امارت شرعیہ بہار، اڈیشہ وجھارکھنڈ کا ترجمان

نقیب

ہفتہ وار

پھلواری شریف پٹنہ

مدیر
مفتی محمد ثناء الہدیٰ قاسمی

معاون
مولانا رضوان احمد ندوی

جلد نمبر 63/73

مورخہ ۱۱؍جمادی الاخریٰ ۱۴۴۵ھ مطابق ۲۵؍دسمبر ۲۰۲۳ء روز سوموار

شمارہ نمبر: 49

اس شمارہ میں

- اللہ کی باتیں، رسول اللہ کی باتیں
- دینی مسائل، حکایات اہل دل
- رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا مجاہدانہ کردار
- کامیابی کے سات قرآنی اصول
- مہمان نوازی کے اصول وآداب
- فلسطینیوں کے جذبۂ ایمان......
- کروڑوں بچے غذائی قلت کا شکار
- اخبار جہاں، ملی سرگرمیاں، طب وصحت

بین السطور

غیبت - ایک معاشرتی بیماری

مفتی محمد ثناء الہدیٰ قاسمی

جن گناہوں کے گناہ ہونے کا خیال بھی ہمارے دل ودماغ سے نکل گیا ہے، ان میں غیبت سرفہرست ہے، کسی ایسی بات کو پیٹھ پیچھے بلاضرورت بیان کرنا کہ اگراس کے سامنے بیان کیا جائے تو اسے ناپسند ہو، غیبت کہلاتا ہے، اگر اس کے اندر وہ صفت نہ ہو اور بیان کیا جائے تو یہ تہمت ہے۔ قرآن کریم میں اللہ رب العزت نے اپنے بھائی کی پیٹھ پیچھے برائی کرنے سے منع کیا ہے اور اس کی کراہت بیان کرنے کے لیے فرمایا کہ کیا تمہیں پسند ہے کہ اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھاؤ، حالاں کہ تم لوگ اس کو پسند نہیں کرتے، اللہ سے ڈرتے رہو، بے شک اللہ معاف کرنے والا مہربان ہے۔(الحجرات:12) اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے غیبت کو زنا سے زیادہ بُرا عمل قرار دیا، کیوں کہ زنا کا گناہ توبہ سے معاف ہوجاتا ہے، لیکن غیبت کا گناہ اس وقت تک معاف نہیں ہوتا، جب تک جس کی غیبت کیا ہے وہ معاف نہ کردے۔ (طبرانی وبیہقی) ایک موقع سے حضرت عائشہؓ نے حضرت صفیہ کو پست قد کہا تو آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم نے ایسی بات کہہ دی کہ اگر اس کو سمندر کے پانی میں ملادیا جائے تو پورا پانی بدبودار ہوجائے۔ (ابوداؤد) مسند احمد کی ایک روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا گذر دو قبروں پر ہوا، فرمایا: ان قبر والوں کو عذاب ہو رہا ہے، ان میں سے ایک غیبت کرتا رہتا تھا اور دوسرا پیشاب کے چھینٹوں سے نہیں بچتا تھا، ایک شخص کے بارے میں مذکور ہے کہ قیامت میں جب نامۂ اعمال کھولا جائے گا تو وہ اپنی نیکیوں کا اندراج اس میں نہیں پائے گا، دریافت کرنے پر اسے اللہ رب العزت کہیں گے کہ تو نے غیبت کرکے اسے ختم کرڈالا تھا اور ظاہر ہے جب نیکیاں برباد ہوگئیں تو وہ جہنم کا مستحق قرار پائے گا، معراج کی رات حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا گذر ایک ایسے شخص پر ہوا جو مردار کھا رہا تھا، دریافت پر حضرت جبرئیلؑ نے فرمایا کہ یہ غیبت کرکے لوگوں کا گوشت کھایا کرتا تھا، ایک موقع سے سخت بدبو آئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ ان لوگوں کی طرف کی ہوا ہے، جو مسلمانوں کی غیبت کرتے تھے۔

واقعہ یہ ہے کہ آج ہماری کوئی مجلس غیبت سے خالی نہیں ہوتی، صبح صبح آنکھ ملتے ہوئے، چائے کی دوکان پر لوگ پہونچ جاتے ہیں، ایک پیالی چائے پیتے ہیں اور پورے محلے کی ٹوپی، پگڑی اچھال دیتے ہیں، ایک پیالی چائے پر مردار کھانے کا سلسلہ شروع ہوجاتا ہے، اور جب چار میں سے ایک چلا جاتا ہے تو تین مل کر اس کی برائی شروع کردیتا ہے کہ بڑا اہانک رہا تھا، لگتا ہے خود دودھ کا دھویا ہوا ہے، چائے خانہ پر لوگوں کے بارے میں ایسی ایسی باتیں کی جاتی ہیں جو غیبت سے بڑھ کر تہمت تک پہونچ جاتی ہیں، یہی حال گھروں میں عورتوں کا ہے، جہاں دو عورتیں جمع ہوئی، تیسری اور پاس پڑوس کی عورتوں کی بُرائی شروع ہوجاتی ہے، شیطان انسانوں کا کھلا دشمن ہے اس لیے وہ مجلس کو طویل کرتا رہتا ہے تاکہ دیر تک غیبت کا کام ہوتا رہے، اور نامۂ اعمال سیاہ ہوتے رہیں۔

غیبت کا گناہ جس قدر شدید ہے اسی قدر اس کا سننا بھی گناہ ہے، غیبت کرنے سے کسی بھائی کو نہ روکے تو اللہ رب العزت اسے دنیا وآخرت میں ذلیل کردے گا، اور اگر اس نے غیبت سے روک دیا تو اللہ کی نصرت ومدد دونوں جہان میں اسے حاصل ہوگی، مسند احمد کی ایک روایت میں ہے کہ اگر کوئی شخص غیبت میں جو بُرائی بیان کی جارہی ہے، اس کا مسلمان بھائی کی طرف سے دفاع کرے اور جو عیب نکالا جارہا ہے اس کی تردید کرے تو اللہ تعالیٰ اسے جہنم سے نجات دے دے گا۔

غیبت کرنے میں انسان کو مزہ آتا ہے، لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ وہ کھجور کی طرح ہے، حالاں کہ اس کے نقصانات شراب پینے سے زیادہ ہیں، صورت حال یہ ہے کہ ہر آدمی کو دوسرے کی بُرائی نظر آتی ہے اور وہ اس کو مزے لے لے کر بیان کرتا ہے، اور اپنے عیوب سے صرف نظر کرتا رہتا ہے۔ حضرت ابوہریرہؓ نے اس کو بیان کیا جو آج مثل اور کہاوت کی طرح معروف ہے کہ اپنے بھائی کی آنکھ کا تنکا تو نظر آتا ہے، لیکن اپنی آنکھ کی شہتیر کا اسے پتہ نہیں چلتا، خوب یاد رکھنا چاہیے کہ جب ہم ایک انگلی کسی کی طرف اٹھاتے ہیں تو بقیہ تین انگلیاں اپنی طرف مڑی ہوتی ہیں، یہ بتانے کے لیے تم کیسے ہو؟ اگر آدمی کی نظر اپنے عیوب پر بھی رہے تو وہ دوسروں کی غیبت سے باز رہے گا، بہادر شاہ ظفر کا مشہور شعر ہے۔

نہ تھی حال کی جب ہمیں اپنے خبر رہے دیکھتے اوروں کے عیب وہنر
پڑی اپنی بُرائی پر جو نظر تو نگاہ میں کوئی بُرا نہ رہا

حضرت ابن عباسؓ کا مشہور قول ہے کہ جب تم اپنے مسلمان بھائی کے عیب بیان کرنے کا ارادہ کرو تو اپنے عیوب کو یاد کرلو، فقہاء نے یہ بھی لکھا ہے کہ جس طرح کسی انسان کی غیبت حرام ہے اسی طرح بچے اور مجنوں کی غیبت کرنا بھی گناہ کا کام ہے، بچوں کے سامنے غیبت کا بڑا نقصان یہ بھی ہے کہ وہ بھی اپنے گھر میں سن کر دوسروں کی بُرائی بیان کرنا شروع کردے گا، اور غیبت میں مبتلا ہوجائے گا، جب کہ مجنوں تو اپنے دفاع پر بھی قادر نہیں ہے، اس کا گوشت کھانا بھلا کس طرح جائز ہوسکتا ہے، اسی طرح ذمی اور کافر کی غیبت بھی مکروہ ہے۔

غیبت کا تعلق صرف زبان سے نہیں ہے، بلکہ اگر کسی نے حرکات وسکنات سے یا کسی کی نقل کرکے اس کی کمزوری اور بُرائی بیان کی تو وہ بھی غیبت ہے، امام غزالیؒ نے اسے زبان والی غیبت سے بڑی غیبت قرار دیا ہے کیوں کہ دلوں کو مجروح کرنے میں یہ زبان سے زیادہ مؤثر ہے۔

ایک سوال یہ بھی ہے کہ غیبت انسان کیوں کرتا ہے؟ اس کی مختلف وجوہات ہوتی ہیں، کبھی تو کینہ، کدورت اور غصہ کی آگ ٹھنڈی کرنے اور دل کی بھڑاس نکالنے کے لئے کینہ، غصہ اور نفرت ہے کی وجہ سے انسان بُرائی شروع کردیتا ہے، اس طرح اس کے دل کو وقتی راحت مل جاتی ہے، لیکن اس کی وجہ سے جہنم کی آگ اس کا مقدر بن جاتی ہے، کبھی لایعنی مجلسوں میں بیٹھ کر دوستوں کی ہم نوائی اور ہاں میں ہاں ملانے کی وجہ سے وہ نادانستہ غیبت کا مرتکب ہوجاتا ہے، پھر بات ہاں، ہوں سے آگے بڑھتی ہے اور وہ بھی مجلس کے تقاضے کے طور پر برائیاں بیان کرنا شروع کردیتا ہے اور آخرت کی تباہی کا سامان کرلیتا ہے، بعض لوگ اپنے بڑے کے سامنے بُرائی بیان کرکے اس کی سرخروئی کے حصول کی کوشش کرتے ہیں، مقصد اپنے بھائی کو نیچا اور چھوٹا دکھانا ہوتا ہے، ذہن کے کسی گوشے میں یہ بات بھی رہتی ہے کہ آقا کے سامنے بُرائی کرنے سے دوسرا حقیر ہوجائے گا اور میرا قد بڑا ہوجائے گا، پہلے لوگ اپنے کو بڑا کرنے کے لیے خود کو چھوٹی لکیر سے بڑا کرکے پیش کیا کرتے تھے، اب خود کو صلاحیت اور صالحیت میں بڑا بننے کے بجائے اپنے حریف کے قد کو غیبت کرکے چھوٹا کیا جاتا ہے، مثال کے طور پر اس کی لکیر کو مٹا کر یعنی بعض بُرائیاں بیان کرکے چھوٹا کرنے کی کوشش کی جاتی ہے، کبھی اپنے کو پاک صاف قرار دینے کی غرض سے بُرائی دوسرے کے سر منڈھ دی جاتی ہے اور معاملہ غیبت سے آگے بڑھ کر تہمت تک جاپہونچتا ہے، کبھی حسد، استہزاء اور مذاق کی وجہ سے بھی غیبت کی جاتی ہے۔

غیبت کا واحد علاج یہ ہے کہ اپنے عیوب پر نگاہ رہے، اور سوچتا رہے کہ میرے اندر تو خود ہی فلاں فلاں عیب ہے، دوسروں کے بارے میں ان عیوب کا تذکرہ کس طرح کروں، اس کے علاوہ اپنے مرے ہوئے بھائی کے گوشت کھانے کا تصور، اور دخول جہنم اور اعمال کے حبط کا استحضار بھی آدمی کو غیبت سے روکنے میں انتہائی مفید ہے، جس کی غیبت کرتا رہا ہے اس سے معافی بھی چاہنی چاہیے، کیوں کہ یہ حقوق العباد میں آتا ہے اور حقوق العباد کی معافی تلافی کے لیے صاحب حق کی معافی بھی ضروری ہے، اب اگر جس کی غیبت کرتا تھا وہ مرچکا ہے تو اس کے لیے دعاء مغفرت کرتا رہے، شاید اس کی تلافی کی اللہ کے یہاں کوئی شکل بن جائے۔

غیبت کی بعض صورتیں گناہ نہیں، مثلاً قاضی کے سامنے گواہی دیتے وقت، ظالم کو ظلم سے روکنے، مسلمانوں کو کسی کے شر سے بچانے، مشورہ لینے والوں کو صحیح مشورہ دینے کی غرض سے اگر اس کے احوال بیان کیے جائیں تو ایسی غیبت ممنوعات کے قبیل سے نہیں ہیں، اسی طرح اگر کسی کے عیب کا ذکر تعارف کے لیے کیا جائے اور تنقیص کا خیال دل میں بالکل نہ ہو تو اس قسم کا تعارف بھی غیبت کے زمرے میں نہیں آئے گا، جیسے اندھے کا تعارف ''اعمیٰ''، بہرے کا تعارف ''اصم'' اور گنجے کا تعارف ''اقرع'' سے کرانا غیبت نہیں ہے، بشرطیکہ یہ اوصاف اس کی تنقیص کے لیے نہ بیان کیے گیے ہوں۔

غیبت کی تباہ کاریاں بے شمار ہیں، اس کی وجہ سے جھگڑے ہوتے ہیں، خاندان ٹوٹتا ہے، اور اچھا پُرسکون ماحول برباد ہوکر رہ جاتا ہے، سارے دوستانہ تعلقات پر غیبت کی ضرب کاری لگتی ہے، اس لیے سماج سے اس معاشرتی بیماری کو ختم کرنا ضروری ہے، اسی میں دنیا وآخرت کی بھلائی ہے۔

اچھی باتیں

''ایک لفظ اگر آپ کے خلاف مل جائے تو لوگ لمبی کہانی بنانے میں دریغ نہیں کرتے، اس لیے الفاظ کا استعمال سوچ، سمجھ کر کیجئے ☆ فضول خرچی کرنے سے پہلے ان لوگوں کا قرض ادا کردیجئے، جنہوں نے آپ کو اچھا انسان سمجھ کر وقت پر قرض دیا تھا ☆ یہ دنیا ہے میرے بھائی، لوگ سامنے سلام کرتے ہیں اور پیٹھ پیچھے بدنام کرتے ہیں ☆ لمبا دھاگا اور لمبی زبان اکثر الجھ کر رہ جاتی ہے، اس لیے دھاگا لپیٹ کر اور زبان کو ہمیشہ سمیٹ کر رکھیں ☆ اچھے لوگوں کا امتحان مت لیجئے، کیوں کہ وہ پارے کی طرح ہوتے ہیں، جب آپ ان پر چوٹ کرتے ہیں تو وہ ٹوٹتے نہیں ہیں لیکن پھسل کر چپ چاپ آپ کی زندگی سے نکل جاتے ہیں ☆ جو انسان آپ کو نیچے گرانے کی کوشش کرتا ہے، اس شخص پر ترس کھاؤ، کیوں کہ وہ پہلے سے ہی آپ سے نیچے ہے۔'' (حاصل مطالعہ ومشاہدہ)

بلا تبصرہ

''ملک کا موجودہ سیاسی منظر نامہ رفتہ رفتہ بے حد سنگین ہوتا جارہا ہے اور جس تیزی سے حالات بدل رہے ہیں اس کے مزید خطرناک ہونے کے آثار صاف نظر آنے لگے ہیں، کاشی کی گیان واپی مسجد کے بعد اب متھرا کے عیدگاہ کے سروے کی بھی اجازت الٰہ آباد ہائی کورٹ نے دے دی اور اس اجازت نامہ کو سپریم کورٹ نے بھی ہری جھنڈی دکھادی، یہ وہی سپریم کورٹ ہے جہاں بابری مسجد کا فیصلہ آستھا کی بنیاد پر ہوچکا ہے، لہذا ساری اچھل کود کے بعد بھی فیصلہ وہی ہوگا جو اکثریتی کمیونیٹی کی آستھا کو ٹھیس نہ پہونچائے، پتہ نہیں 1991 میں جو ورشپ ایکٹ لایا گیا تھا اس کا استعمال کب ہوگا اور ہاں ہوگا۔'' (اداریہ ہمارا سماج 17 دسمبر 2023)

Scanned with CamScanner

اللہ کی باتیں ---- رسول اللہ کی باتیں

مولانا رضوان احمد ندوی

ہدایت یافتہ لوگ

’’اور ہم تم لوگوں کو خوف، بھوک، مال، جان اور پھلوں کے نقصان سے کچھ ضرور آزمائیں گے، اس سلسلہ میں آپ صبر کرنے والوں کو خوشخبری سنا دیجئے، جن کا حال یہ ہے کہ جب ان پر کوئی مصیبت آتی ہے تو کہتے ہیں کہ ہم اللہ ہی کے لئے ہیں اور ہمیں اللہ کی ہی طرف واپس ہونا ہے، یہی لوگ ہیں جن پر ان کے رب کی طرف سے نوازشیں اور رحمتیں ہوں گی اور یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں‘‘ (سورہ بقرہ:۱۵۶)

مطلب: حق تعالیٰ سبحانہ اپنے مقرب بندوں کو بھی آزماتا ہے، کبھی ان پر خوف ودہشت طاری کرتا ہے اور کبھی جانی ومالی پریشانیوں میں مبتلا کرتا ہے پھر اس کے ذریعہ اس کے مرتبہ کو بلند کرتا ہے، تعلق ومحبت میں مزید اضافہ کرتا ہے، اسکے بعد پھر اللہ تعالیٰ ان کو صبر واستقامت اور شکر وصبر کی توفیق بخشتا ہے، یہاں تک کہ وہ تمام خطاؤں سے پاک صاف ہوجاتا ہے، آزمائشیں سب سے زیادہ انبیاء علیم السلام پر ڈالی گئی، پھر درجہ بدرجہ اولیاء وصلحاء پر، جتنا کسی کا دین مضبوط اور عنداللہ اس کا مرتبہ بلند ہے، اسی قدر اسے آزمائشوں میں ڈالا جاتا ہے اور اس سے اس کے درجات بلند ہوتے رہتے ہیں، ترمذی شریف کی ایک روایت ہے کہ ایک صحابی نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ یارسول اللہ! سب سے زیادہ آزمائش کس کی ہوتی ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انبیاء علیہم السلام کی، پھر جوان کے قریب سے قریب تر ہو، آدمی کو اس کے دین کے مطابق آزمایا جاتا ہے، پس اگر وہ اپنے دین میں پختہ ہو تو اس کی آزمائش بھی کڑی ہوتی ہے اور اگر اس کے دین میں کمزوری ہو تو اسے اس کے دین کی بقدر آزمائش میں ڈالا جاتا ہے، پس آزمائش بندے کے ساتھ ہمیشہ رہتی ہے، یہاں تک کہ اس کو ایسا کر چھوڑتی ہے کہ وہ زمین پر ایسی حالت میں چلتا ہے کہ اس پر کوئی گناہ نہیں ہوتا، دوسری روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مصیبت ہمیشہ مومن بندے اور مومن بندی کے ساتھ رہتی ہے، اس کی ذات میں بھی، اس کی اولاد میں بھی اور اس کے مال میں بھی، یہاں تک کہ وہ اللہ تعالیٰ سے ایسی حالت میں ملاقات کرتا ہے کہ اس کے گناہ دھل چکے ہوتے ہیں (ترمذی) معلوم ہوا کہ نیک بندوں پر مصیبتیں گناہوں کی وجہ سے نہیں آتی، بلکہ تطہیر قلب کے لئے آتی ہیں، اس کے برعکس فاسق وفجار پر جو آفتیں نازل ہوتی ہیں وہ ان کی بداعمالیوں کے نتیجہ میں آتی ہیں، گرچہ اس کے کرتوں کی سزا آخرت میں ملے گی، پہلے اس کا سارا کچا چٹھا سامنے رکھ دیا جائے گا، جہاں اس کے ہاتھ، پاؤں سب گواہی دیں گے اور کہیں گے کہ ہاں، اے اللہ! اس شخص نے فلاں وقت فلاں غلط عمل کیا تھا، اس کو سزا ملنی چاہئے، وہاں کی سزا کا کچھ نمونہ اللہ تعالیٰ یہاں بھی دکھلا دیں گے، تاکہ لوگوں کو توبہ وانابت کی توفیق مل جائے، ہاں اگر آدمی گرفتار بلا کے بعد بھی توبہ واستغفار نہیں کرتا تو پھر اس پر دنیا میں گرفت مضبوط کردی جائے گی، اس لئے ایسے لوگوں کو سنبھل جانا چاہئے اور اللہ سے دنیا میں ہی آخرت کی سزا بخش دینے کی دعا کرنی چاہئے۔

صدقہ کا دوہرا اجر

’’حضرت سلمان بن عامرؓ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مسکین پر صدقہ کرنا صرف صدقہ ہے اور رشتہ داروں پر صدقہ کرنا دوگنا ہے، یعنی صدقہ کا ثواب اور صلہ رحمی کا بھی ثواب ملتا ہے‘‘ (سنن نسائی، کتاب الزکوۃ، باب الصدقۃ علی الاقارب)

وضاحت: اسلام نے رشتہ داروں اور قرابت داروں کے ساتھ نیکی وبھلائی کرنے کو بہت بڑی عبادت اور ان کے ساتھ لطف ومحبت سے پیش آنے کو بڑے اجر وثواب کا عمل قرار دیا ہے، اگر آپ کسی عام محتاج وپریشان حال اور ضرورت مند کی حاجت روائی کرتے ہیں تو وہ بھی بلاشبہ ایک بڑا کار خیر ہے، اس کے نتیجہ میں رب کائنات آپ کو دنیا وآخرت میں نوازیں گے، لیکن اگر آپ نے اپنے کسی ضرورت مند رشتہ دار وعزیز کے ساتھ خیر خواہی کرتے ہیں، دست تعاون بڑھاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اس کے صلہ میں آپ کو دہرا اجر عطا فرمائیں گے، ایک تو صدقہ کرنے کا ثواب ملے گا اور دوسرے صلہ رحمی کرنے کا، کیونکہ اس سے تعلق اور محبت ومودت کا رشتہ قائم رہتا ہے جس کے باعث زندگی خوشگوار انداز میں گذرتی ہے، اس لئے شریعت نے والدین کے بعد درجہ بدرجہ دوسرے رشتہ داروں کے ساتھ حسن سلوک کرنے کو اصل نیکی قرار دیا ہے ”وبالوالدین احسانا وبذی القربی‘‘ کہ ماں باپ اور قرابت والے کے ساتھ نیکی کرنے کا حکم اسی بات کی طرف اشارہ کرتا ہے، کیونکہ اسلام میں معاشرتی تعاون کا آغاز گھر سے ہوتا ہے، پھر وہ رشتہ داروں تک وسیع ہوتا ہے اور پھر اس کا دائرہ پوری جماعت کو حاوی ہوتا ہے، بخاری شریف کی ایک روایت ہے کہ ایک دفعہ ایک شخص نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یارسول اللہؐ مجھے کوئی ایسی بات بتائیے جو مجھے جنت میں لے جائے، فرمایا کہ خدا کی بندگی کرو، کسی کو اس کا ساجھی نہ بناؤ، نماز پوری طرح ادا کرو، زکوٰۃ دو اور قرابت داروں کا حق ادا کرو، دوسری جگہ فرمایا کہ جو قرابت کا حق ادا نہ کرے گا وہ جنت میں داخل نہ ہوگا، کیونکہ صلہ رحمی کرنے سے رزق اور عمر میں کشادگی اور برکت ہوتی ہے اور قطع رحمی سے نحوست اور مصیبت طاری ہوتی ہے، ایسا شخص اللہ کی رحمتوں سے محروم رہے گا، حتی کہ حدیث پاک میں کہا گیا کہ قطع رحمی کرنے والا جنت میں نہیں جائے گا، علامہ سید سلیمان ندویؒ نے لکھا ہے کہ اس حدیث کی تشریح مادی توجیہ سے بھی کی جاسکتی ہے کہ انسان کے خانگی افکار اور خاندانی جھگڑے بہت کچھ اس کے لئے اضمحلال، تکرار اور دلی پریشانی کا سبب ہوتے ہیں، لیکن جو لوگ اپنے خاندان والوں کے ساتھ نیکی کا برتاؤ، صلہ رحمی اور خوش خلقی سے پیش آتے ہیں، ان کی زندگی میں خانگی مسرت، انشراح اور طمانیت خاطر رہتی ہے، جس کی وجہ سے ان کی دولت اور عمر دونوں میں برکت اور زیادتی ہوتی ہے (سیرۃ النبی:۶ر۷۷۴) اس وضاحت سے معلوم ہوا کہ اگر اللہ نے آپ کو مال ودولت کی نعمتوں سے نوازا ہے تو اللہ کے رضا وخوشنودی کی خاطر رشتہ داروں کے ساتھ حسن سلوک کیجئے اور ان میں جو محتاج وضرورت مند ہیں ان کی مالی مدد ضرور کیجئے اور اس کے عوض کوئی مادی منفعت کے حصول کو دل سے نکال دیجئے، تاکہ اللہ کے یہاں آپ کے اجر وثواب میں کمی نہ ہونے پائے۔

دینی مسائل

مفتی احتکام الحق قاسمی

رشتہ نکاح ختم کرنے کے لئے تین طلاق دینا ضروری نہیں

س: اسلام میں طلاق کی اجازت کب اور کیوں ہے؟ اس کا طریقہ کیا ہے، کیا تین طلاق دینا ضروری ہے، بعض لوگ کہتے ہیں کہ جب تک تین مرتبہ طلاق نہیں دیں گے، طلاق نہیں پڑے گی اور بیوی نکاح سے نہیں نکلے گی، یہ سمجھنا کیسا ہے؟

ج: نکاح ایک مستحکم، مضبوط اور پائیدار رشتہ کا نام ہے، جس کا مقصد صرف جنسی خواہش کی تکمیل نہیں؛ بلکہ ایک مضبوط خاندانی نظام کا قیام ہے، جو میاں بیوی کے درمیان الفت ومحبت، ہمدردی وروداری کے بغیر عمل میں نہیں آسکتا، اس لیے شریعت نے ایک دوسرے کے حقوق متعین کئے ہیں اور ذمہ داریوں کا پابند بنایا ہے؛ تاکہ زندگی کا یہ خاندانی نظام صحیح سمت میں چل سکے، اس نے عورتوں کو حکم دیا کہ تمہارے شوہر تمہارے گھر کے امیر، ذمہ دار اور سرپرست ہیں، شریعت کے ہر جائز امور میں اس کی اطاعت وفرمانبرداری کرو، اس کے غائبانہ میں اس کے مال اور اپنی آبرو کی حفاظت کرو، شوہر کی اجازت کے بغیر گھر میں کسی کو آنے نہ دو اور نہ خود اس کی اجازت کے بغیر گھر سے نکلو، اس کی رضا اور خوشنودی حاصل کرو، بلاوجہ طلاق کا مطالبہ نہ کرو؛ کیوں کہ جو عورت بلاوجہ طلاق کا مطالبہ کرتی ہے، اس پر جنت کی خوشبو حرام ہے۔ (مشکوٰۃ:۲۸۳) اس نے مردوں کو اس بات کی تاکید کی کہ اپنی بیوی کے ساتھ حسن معاشرت اختیار کرو، بیوی کی ناپسند ہونے کے باوجود صبر وتحمل سے کام لو، رشتہ بنانے کی مکمل کوشش کرو۔ (النساء:۱۹) اس نے اس رشتہ کی نزاکت کا یہاں تک خیال رکھا ہے کہ اگر تمہاری بیوی، بچے دین بیزار بھی ہوں، تب بھی تم ان سے بیزار نہ ہو اور ان سے درگذر کرتے ہوئے ان کی اصلاح کی امید قائم رکھو: ”اِنَّ مِنْ اَزْوَاجِکُمْ وَ اَوْلَادِکُمْ عَدُوًّا لَّکُمْ فَاحْذَرُوْهُمْ وَ اِنْ تَعْفُوْا وَ تَصْفَحُوْا وَ تَغْفِرُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ“ (التغابن: ۱۴)

طلاق کب اور کس طرح دی جائے

پرسکون وخوشگوار ازدواجی زندگی کے لیے میاں بیوی کے درمیان الفت ومحبت ضروری ہے، لیکن اگر یہ محبت رنجش میں بدل جائے اور اس کی بنیاد بیوی کی طرف سے شوہر کی حکم عدولی اور نافرمانی ہو، ایسے امور میں جن میں اس کی اطاعت لازم وضروری ہو تو ایسی صورت میں شریعت یہ نہیں کہتی ہے کہ پہلے ہی فرصت میں اس کو طلاق دے دو اور خاندانی نظام کو تہس نہس کر دو؛ بلکہ ایسے موقع پر بھی شریعت اصلاح ومفاہمت کے ذرائع استعمال کرنے کا حکم کرتی ہے اور طلاق سے بچنے کی تاکید کرتی ہے؛ کیوں کہ اگرچہ طلاق دینے سے طلاق واقع ہوجاتی ہے، لیکن یہ ایک ناپسندیدہ چیز ہے اور رشتہ نکاح کو ختم کرنے کی آخری تدبیر ہے، جس کے استعمال کا حکم بوقت ضرورت اور بقدر ضرورت ہے، شریعت خاندانی نظام کی بقا چاہتی ہے، جس کے لیے پروردگار عالم نے یہ قیمتی ہدایات دی ہیں: ’’اور تمہیں جن عورتوں سے نافرمانی کا اندیشہ ہو، ان کو سمجھاؤ، خوابگاہ میں ان سے بے تعلقی برتو اور ان کو (ہلکے طریقہ پر) مارو، اگر وہ تمہاری فرماں برداری کرنے لگیں تو پھر ان پر زیادتی کے لیے بہانے تلاش مت کرو‘‘ (النساء:۳۴) آیت کریمہ میں اصلاح و مفاہمت کے تین ذرائع استعمال کرنے کا حکم دیا گیا ہے: (۱) پند ونصیحت: سب سے پہلے محبت اور نرمی سے سمجھاؤ، اگر یہ سمجھانا بجھانا کارگر ہوگیا تو ٹھیک ہے، ورنہ (۲) ہجر فی المضاجع، دوسرا طریقہ یہ اختیار کرو کہ خلوت میں اس سے الگ رہو، ایک ہی کمرہ میں دونوں رات گزارو؛ لیکن اس کا بستر اپنے سے الگ کردو، چند دنوں تک ہمبستری ترک کردو، اس علیحدگی سے بیوی کو شوہر کی ناراضگی کا احساس ہوگیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ فرمان جس میں آپ نے ارشاد فرمایا کہ جو عورت اپنے شوہر سے علیحدہ بستر پر رات گزارے، اس پر ملائکہ لعنت بھیجتے ہیں، جب تک وہ رجوع نہ کرلے۔ (بخاری، کتاب النکاح) کو پیش نظر رکھ کر اپنی حرکت سے نادم وشرمندہ ہوگئی اور صحیح روش پر آگئی تو آگے کچھ کرنے کی ضرورت نہیں ہے، دونوں ازدواجی زندگی گزاریں، لیکن اگر یہ دونوں شریفانہ سزا اور تنبیہ بھی کارگر ثابت نہ ہوئی تو پھر (۳) ضرب، یعنی اس کو ہلکی مار مارو، جس سے اس کے بدن پر نشان نہ پڑے، زخم نہ لگے، اہانت آمیز انداز نہ ہو اور چہرہ پر نہ مارو: ’’لا تضرب الوجه ولا تقبح ولا تهجر الا فی البیت‘‘ (ترندی) منہ پر نہ مارو، نہ کوسو اور اس سے نہ الگ رہو، مگر گھر کے اندر‘‘ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’و اضر بوهن ضربا غیر مبرح‘‘ (مسند احمد) مقصود مارنا نہیں ہے، نہ ہی عورت کی تحقیر وتذلیل، نہ انتقام یا دل کی آگ بجھانا ہے؛ بلکہ سرزنش تادیب وتربیت کی مار ہے، جس میں شفقت ومحبت کا بھی پہلو ہوتا ہے، ورنہ عام طور پر مارنا تہذیب کے خلاف ہے، اچھے لوگ اپنی بیوی کو نہیں مارا کرتے: ’’لن یضرب خیارکم‘‘ (بیهقی)

لیکن اگر باہمی اصلاح کی مذکورہ کوششیں کافی نہ ہوں اور جھگڑا طول پکڑلے، خواہ اس کی وجہ عورت کی ضد، تمرد وسرکشی ہو یا مرد کا قصور اور اس کی طرف سے بے جا تشدد، اسلام کا حکیمانہ نظام ان حالات میں ایک اور اقدام تجویز کرتا ہے، جس سے اس خانوادے کو شکست وریخت سے بچایا جاسکتا ہے۔ ارشاد ربانی ہے: ’’اگر تمہیں ان دونوں کے درمیان ناچاقی کا اندیشہ ہو تو مرد کے رشتہ داروں میں سے ایک حکم اور عورت کے رشتہ داروں میں سے ایک حکم مقرر کرو، اگر وہ دونوں اصلاح حال کرنا چاہیں گے تو اللہ ان کے درمیان سازگاری پیدا فرمائیں گے۔ (النساء:۳۵) دونوں حکم کو جن میں فیصلہ کرنے اور معاملہ کو حل کرنے کی صلاحیت موجود ہو، میاں بیوی کے پاس بھیجے جائیں، دونوں پرسکون ماحول میں زوجین کی باتوں کو سنیں، ان کے معاملات پر غور وفکر کریں، میاں بیوی، بچے اور خاندان کی تباہی وبربادی کو سامنے رکھتے ہوئے پوری ہمدردی کے ساتھ خیر خواہانہ انداز میں معاملہ کو حل کریں، دونوں حکم اگر نیک نیت ہوں گے اور دل سے چاہیں گے کہ باہم صلح ہوجائے تو اللہ تعالیٰ ان کی مدد فرمائیں گے اور ان دونوں کے ذریعہ میاں بیوی میں اتفاق ومحبت پیدا فرمادیں گے۔ اگر خاندانی نظام کی بقا کے لیے یہ آخری طریقہ بھی کارگر نہ ہوسکے تو اس کا مطلب ہے کہ دونوں ایک دوسرے سے علیحدگی ہی میں سکون سمجھتے ہیں، اب ان کا باہم ازدواجی بندھن میں بندھے رہنا کرب وتکلیف اور ذہنی اذیت وکوفت کا سبب ہے، جو ان دونوں کی فطرت کے خلاف ہے، جس سے نکلنے کے لیے سوائے طلاق کے اب کوئی چارہ نہیں ہے، لہذا طلاق باوجودیکہ ناپسندیدہ عمل ہے اور دوا کا کڑوا گھونٹ ہے، لیکن ان دونوں میاں بیوی کے لیے باعث راحت ورحمت ہے، اب ایسی صورت میں شوہر کو چاہئے کہ اپنی بیوی کو طلاق دیدے، جس کی سب سے بہتر اور احسن طریقہ یہ ہے کہ بیوی کو پاکی کی حالت میں جس میں اس سے صحبت نہ کی ہو، ایک طلاق دے کر چھوڑ دے، اگر رکھنا نہیں چاہتا ہے تو چھوڑے رکھے، یہاں تک کہ عدت گزر جائے۔ عدت گزرنے کے بعد بیوی خود بخود بائنہ ہوجائے گی؛ یعنی رشتہ نکاح ختم ہوجائے گا اور بیوی زوجیت سے خارج ہوجائے گی، اس طلاق کو احسن؛ یعنی طلاق کا سب سے بہتر طریقہ اس لیے کہا گیا ہے کہ اس صورت میں عدت گزرنے تک بیوی کو لوٹانے کی گنجائش ہے اور عدت کے بعد بھی باہم دوبارہ نکاح ہوسکتا ہے، نیز اس صورت میں عدت طویل نہیں ہوگی؛ کیوں کہ اس کے حاملہ نہ ہونے کا اطمینان ہے۔ تین طلاق دینے سے گریز کرے؛ کیوں کہ تین طلاق دینا سخت گناہ ہے، خواہ ایک ساتھ دے یا الگ الگ، طلاق بہرحال ہوجاتی ہے، لیکن جب ایک ہی طلاق سے مقصد حاصل ہوجاتا ہے اور بیوی زوجیت سے خارج ہوجاتی ہے تو بلاوجہ تین طلاق دے کر اپنے لیے بیوی اور بچوں کے لیے ندامت وشرمندگی اور گناہ مول لینے سے کیا فائدہ، یہ سمجھنا کہ جب تک تین طلاق نہیں دیں گے، بیوی نکاح سے خارج نہیں ہوگی سخت حماقت ونادانی اور باعث ندامت وپشیمانی ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

Scanned with CamScanner

امارت شرعیہ بہار اڑیسہ وجھارکھنڈ کا ترجمان

ہفتہ وار **نقیب** پھلواری شریف، پٹنہ

پھلواری شریف

جلد نمبر 63/73 شمارہ نمبر 49 مورخہ ۱۱؍جمادی الاخریٰ ۱۴۴۵ھ مطابق ۲۵؍دسمبر ۲۰۲۳ء روز سوموار

فتنہ وفساد-اسلامی نقطۂ نظر

اسلام اخوت ومحبت، رافت وحمت، شفقت ومروت، امن وآشتی، مدارات ومواسات کا مذہب ہے، وہ یکجہتی کی ان تمام کوششوں کو سراہتا ہے، جو اسلامی عقائد ونظریات سے متصادم نہ ہوں، اور جن سے دوسرے ادیان کی مشابہت لازم نہ آتی ہو، اس کے برعکس وہ فتنہ وفساد کی ہر کوشش اور اس کے برپا کرنے کو مذموم قرار دیتا ہے، اس سلسلہ میں اس کا بہت صاف اور واضح اعلان ہے: فتنہ قتل سے بڑی چیز ہے۔ اللہ فساد کو پسند نہیں کرتا۔ زمین کی اصلاح کے بعد اس میں فساد نہ کرو۔ ایک دوسری آیت میں ان قوموں کا تذکرہ کرتے ہوئے جنھوں نے فتنہ وفساد کو اپنا شعار بنالیا، ارشاد فرمایا: جب کبھی لڑائی کی آگ بھڑ کانا چاہتے ہیں، اللہ تعالیٰ اس کو فرو کردیتے ہیں، اور وہ ملک میں فساد کرتے پھرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ فساد کرنے والوں کو محبوب نہیں رکھتے۔ ایک اور آیت میں حضرت آدمؑ کے دو بیٹوں کا قصہ بیان کرکے جن میں سے ایک نے دوسرے کو قتل کیا تھا۔ ارشاد فرمایا: جو کوئی کسی کی جان لے بغیر اس کے کہ اس نے کسی کی جان لی ہو، یا زمین میں فساد کیا ہو، تو گویا اس نے تمام انسانوں کا خون کیا، اور جس نے کسی کی جان بچائی تو گویا اس نے تمام انسانوں کو بچایا۔ اس آیت میں اگر غور کریں تو پتہ چلے گا کہ انسانی جان کی حرمت وعظمت کا معیار قلت وکثرت پر اسلام نے نہیں رکھا، بلکہ ایک ایک فرد کو پوری سوسائٹی کے قائم مقام بنادیا، اس لیے کہ ایک ایک جان انسانیت کی متاع عزیز ہے اور اس کا ضیاع انسانیت کی ضیاع کے مترادف ہے۔

فساد پھیلانے والے چوں کہ انسانی جان کے ساتھ املاک کو بھی تباہ کردیا کرتے ہیں، پھر ان کے ساتھ حکومت کی مشنری بھی شامل ہوجائے تو یہ فساد اپنے ساتھ اور بھی تباہی لاتا ہے، اس لیے اللہ رب العزت نے ایسی حاکمانہ قوت وطاقت کی بھی مذمت کی، جو اچھے مقاصد میں استعمال ہونے کے بجائے ظلم وستم اور غارت گری کے لیے استعمال کیا جارہا۔ ارشاد فرمایا: اور جب وہ حاکم بنتا ہے تو زمین میں فساد پھیلانے کی کوشش کرتا ہے، اور کھیتوں اور نسلوں کو تباہ کرتا ہے اور اللہ فساد کو ہرگز پسند نہیں کرتا۔ احادیث میں بھی تاجدار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قسم کے ارشادات کثرت سے پائے جاتے ہیں، جن میں بے گناہوں کے خون بہانے کو بدترین گناہ کہا گیا ہے، حضرت انسؓ بن مالک کی ایک روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بڑے گناہوں میں سب سے بڑا گناہ اللہ کے ساتھ شرک کرنا اور قتل نفس ہے۔

ایک دوسری حدیث میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مؤمن اپنے دین کے دائرے میں اس وقت تک رہتا ہے جب تک وہ حرام خون نہیں بہاتا۔ قیامت کے دن بندے سے سب سے پہلے جس چیز کا حساب لیا جائے گا وہ نماز ہے اور پہلی چیز جس کا فیصلہ لوگوں کے درمیان کیا جائے گا وہ خون کے دعوے ہیں۔ اسلام نے قتل سے اپنی ناپسندیدگی کا اظہار کرنے کے بعد ان اخلاقی قدروں پر زور دیا جن پر عمل پیرا ہونے سے فساد کا اندیشہ ہی باقی نہیں رہتا، اس سلسلے میں فساد کے تین اہم ذرائع زر، زن، زمین کی محبت واہمیت انسانی قلوب سے نکالنے کی کوشش کی، چنانچہ اللہ رب العزت ارشاد فرماتا ہے: مال اور اولاد دنیاوی زندگی کی ایک رونق ہیں۔ ایک دوسری آیت میں ارشاد فرمایا: تمہارے اموال اور اولاد تمہارے لیے ایک آزمائش کی چیز ہیں۔

ایک اور آیت میں انسان کو امراء اور سرمایہ داروں کی طرف حریصانہ نگاہ ڈالنے سے منع کیا اور اسے عارضی بہار قرار دیا اور فرمایا: اور اپنی نگاہیں ہرگز ان چیزوں کی طرف نہ دوڑانا، جو ہم نے ان میں سے مختلف لوگوں کو آرائش دنیا کی دے رکھی ہیں تاکہ انھیں اس سے آزمالیں، تیرے رب کا دیا ہوا ہی (بہت) بہتر اور بہت باقی رہنے والا ہے۔

آمریت کی نئی مثال

ہندوستان کی موجودہ پارلیمانی جمہوری حکومت سخت آزمائشوں کے دور سے گذر رہی ہے، بھاجپا کی مرکزی حکومت اپنی من مانی کرنے اور حزب مخالف کو بحث کا موقع دیے بغیر قانون پر قانون بناتی جارہی ہے، حالیہ سرمائی اجلاس میں بھی بغیر بحث کے تین نئے فوجداری بل کو قانون کی شکل دی گئی، ملک سے غداری کے قانون کو بدل کر رکھ دیا گیا، ماب لنچنگ کی انتہائی سزا سزائے موت بھی ہوسکتی ہے، اس پر بھی قانون لایا گیا، لیکن اس بل کو پاس کرنے کے لیے دونوں ایوان سے حزب مخالف کے ایک سو تینتالیس (147) ارکان کو پورے سرمائی اجلاس کے لیے معطل کردیا گیا، پارلیامنٹ نے ایک نیا فرمان جاری کرکے ان ارکان کے پارلیامنٹ عمارت میں داخلہ پر بھی روک لگادی ہے اور انہیں روزانہ ملنے والے بھتہ سے بھی محروم کردیا گیا ہے۔ ان کا جرم یہ تھا کہ یہ دونوں ایوانوں میں پارلیامنٹ کے تحفظ کے مسئلہ پر وزیر داخلہ سے بیان طلب کررہے تھے، لیکن وزیر داخلہ امیت شاہ نے منی پور معاملہ میں جس طرح کا سکوت اختیار کررکھا تھا، اس مسئلہ میں بھی وہ اپنی ضد پر اڑے ہوئے تھے کہ ہم اس پر بیان نہیں دیں گے، حزب مخالف کا شور وغوغا بڑھتا گیا اور ایوان کے اسپیکر اور صدر نشیں نے قسطوں میں 14 دسمبر کو چودہ، 18 دسمبر کو اٹھہر (78)، 19 دسمبر کو انچاس (49) اور 20 دسمبر کو دو (2) اراکین کو معطل کردیا، اس طرح سے لوک سبھا سے معطل شدہ ارکان کی تعداد ستانوے (97) اور راجیہ سبھا کے ارکان کی تعداد چھیالیس (46) تک پہونچ گئی، رواں پارلیامنٹ کے اس آخری اجلاس میں حزب مخالف کا پتہ صاف کردیا گیا اور ایک تہائی ارکان، پارلیامنٹ کے اسپیکر اور راجیہ سبھا کے صدر نشیں کے عتاب کا شکار ہوئے۔

ہندوستان کی پارلیمانی تاریخ میں یہ آمریت کی بدترین مثال ہے کہ اتنی بڑی تعداد میں ارکان معطل کیے گیے۔ 1989 میں راجیو گاندھی کے دور میں بھی بڑی تعداد میں ارکان معطل کیے گیے تھے، لیکن ان کی تعداد صرف ترسٹھ (63) تک پہونچی تھی، ایک اور موقع سے سارے حزب مخالف کے ارکان نے اپنا استعفیٰ اسپیکر کو پیش کردیا تھا، اس وقت بھی پارلیامنٹ بغیر حزب مخالف کے رہ گئی تھی، لیکن خود سے استعفیٰ دینا اور بات ہے اور ارکان کو جبرا معطل کرنا بالکل دوسری بات ہے، اس فرق کو ملحوظ رکھنا چاہیے۔

یقیناً ایوان کو باوقار انداز میں چلانے کی غرض سے اسپیکر کو خصوصی اختیارات دیے گیے ہیں، کچھ سالوں سے دیکھا یہ جارہا ہے کہ اسپیکر کے فیصلے جانبدارانہ ہونے لگے ہیں، اسی لیے منی پور کے ایک معاملہ میں سپریم کورٹ نے پارلیامنٹ کو اسپیکر کے اختیارات سے متعلق قانون بنانے کو کہا، سپریم کورٹ نے وزیر جنگلات ٹی شیام کمار کی نااہلیت کے معاملہ پر فیصلہ سناتے ہوئے لکھا تھا کہ اسپیکر کے اختیارات پر غور وخوض کرنے کی ضرورت ہے، اس لیے کہ اسپیکر کسی نہ کسی سیاسی پارٹی کا ہوتا ہے، اس لیے وہ غیر جانبدار فیصلہ نہیں لے سکتا ہے۔

تھوک میں معطلی کی اس کارروائی سے ایک بار پھر اسپیکر کا کردار سوالات کے گھیرے میں ہے، اور عین ممکن ہے کہ یہ معاملہ عدالت میں جائے تو کوئی نیا فیصلہ سامنے آئے، البتہ اتنی بات تو یقینی ہے کہ اسپیکر کے اس فیصلہ سے جمہوریت کمزور ہوئی ہے اور آمرانہ قیادت کو عروج ملا ہے۔

انڈیا اتحاد کی میٹنگ

کئی مہینہ کے وقفہ کے بعد انڈیا اتحاد کی چوتھی بڑی بیٹھک دہلی کے اشوکا ہوٹل میں منعقد ہوئی، حالیہ اسمبلی انتخاب کی مشغولیت اور کانگریس کی سرد مہری کی وجہ سے ایسا محسوس ہورہا تھا کہ یہ اتحاد ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہوجائے گا اور بھاجپا سے 2024 کے انتخاب میں سیدھی ٹکر لینے کا منصوبہ جو بہار کے وزیر اعلیٰ نتیش کمار نے بڑی جدوجہد کے بعد بنایا تھا وہ سبوتاژ ہوکر رہ جائے گا، مختلف خیالات ونظریات کی سیاسی پارٹیوں کو ایک پلیٹ فارم پر لانا کوئی آسان کام نہیں تھا، نتیش کمار نے اس دشوار ترین کام کو آسان کردکھایا تھا، ظاہر ہے اس اتحاد کے منتشر ہونے کا غم بھی سب سے زیادہ انہیں کو تھا، کہا جاتا ہے کہ اسی صدمہ نے ان کو بیمار کردیا تھا، لیکن انتخاب کے نتائج نے کانگریس سمیت تمام پارٹیوں کو یہ سوچنے پر مجبور کردیا کہ انڈیا اتحاد ان کے وجود کی بقا کے لیے انتہائی ضروری ہے، ضرورت کا یہ احساس اس وقت اور شدید ہوگیا جب دونوں ایوان سے حزب اختلاف کے ایک سو تینتالیس ارکان کو بیک بنی دو گوش پورے سرمائی اجلاس کے لیے معطل کردیا گیا، چنانچہ میٹنگ ہوئی اور پورے کروفر سے ہوئی، چند دن پہلے تک جن سیاسی رہنماؤں کو میٹنگ کرنے کے لیے وقت نہیں تھا سب میٹنگ میں حاضر ہوئے، مختلف معاملات ومسائل پر کھل کر گفتگو ہوئی، ہم یہ تو نہیں کہہ سکتے کہ کھلے دل سے ہوئی، لیکن اتنی بات ضرور ہے کہ اس چوتھی میٹنگ میں بہت سارے تحفظات کے باوجود مثبت چرچا ہوئی۔ میٹنگ کی خاص بات یہ رہی کہ ترنمول کانگریس کی صدر اور مغربی بنگال کی وزیر اعلیٰ ممتا بنرجی نے وزیر اعظم کے انتخابی چہرے کے طور پر کانگریس کے صدر ملکا ارجن کھرگے کا نام پیش کیا، عام آدمی پارٹی اروند کیجری وال وزیر اعلیٰ دہلی نے اس کی تائید کی، مالے کے جنرل سکریٹری دیپانکر بھٹا چاریہ نے کہا کہ اگر کھرگے جیسے تجربہ کار اور دلت نیتا پی ایم بنتے ہیں تو یہ ایک اچھی بات ہوگی۔ لیکن ملکا ارجن کھرگے نے سیاسی دانشمندی کا ثبوت دیتے ہوئے اپنے بیان میں واضح کردیا کہ ابھی اس موضوع پر بات مناسب نہیں ہے، جب عظیم اتحاد جیت کر آئے گا تو اس پر بات کی جائے گی، فی الوقت تو سب مل کر جیت کو یقینی بنانے پر اپنی توانائی صرف کریں، میٹنگ میں کم ازکم چار سو سیٹوں پر مشترکہ امیدوار اتارنے کی بات پر اتفاق ضرور ہوا لیکن اس کے طریقہ کار کی تعیین نہیں ہوسکی، انڈیا اتحاد کی سب سے بڑی پارٹی کانگریس ہے، اس لیے اس کی رائے ہے کہ ان چار سو سیٹوں میں سے کم ازکم دو سو پچھتر امیدوار اس کے ہوں اور دوسری پارٹیوں میں زیادہ سے زیادہ دو سو پچاس سیٹیں دی جائیں، ممکن ہے آخری چرچا کے لیے 30 جنوری 2024 کو پٹنہ میں ایک اور میٹنگ کرکے اس پر اتفاق رائے کی کوشش کی جائے۔

انڈیا اتحاد کی اس میٹنگ سے حزب اختلاف کو یقیناً توانائی ملی ہے اور ان کے لیے یہ ممکن ہوگیا ہے کہ وہ اسپیکر کے ذریعہ ارکان پارلیمان کی معطلی کو سڑکوں پر چیلینج کرسکیں، احتجاج کے منصوبے پر کام ہورہا ہے اور واضح حکمت عملی تیار کرنے میں سیاسی قائدین جٹ گیے ہیں، پارلیامنٹ کا آخری اجلاس اختتام پذیر ہوگیا ہے، اس لیے اس کا اثر آئندہ پڑسکتا ہے فی الوقت تو کچھ ہوتا نظر نہیں آتا۔

اوراب گیان واپی مسجد اور متھرا کی عیدگاہ بھی

بابری مسجد کے انہدام اور رام مندر کی تعمیر کے بعد ہندو انتہا پسندوں کے حوصلے انتہائی بلند ہیں، پہلے گیان واپی مسجد کی سروے کی منظوری عدالت نے دی تھی، بار بار اس کی مدت میں توسیع ہوتی رہی، ابھی حال میں سروے کنندہ کی رپورٹ جمع ہونے کے بعد الہ آباد ہائی کورٹ نے انجمن انتظامیہ مسجد کمیٹی اور اتر پردیش سنی وقف بورڈ کی عرضی کو خارج کردیا ہے، جسٹس روہت رنجن اگروال کی بنچ نے مالکانہ حقوق کے معاملہ میں اپنا فیصلہ سناتے ہوئے کہا کہ یہ معاملہ دو اہم مذاہب سے متعلق ہے، اس لیے ہم وارانسی کورٹ کو 1941 میں دائر اس مقدمہ کا فیصلہ چھ ماہ میں کرنے کا حکم دیتے ہیں، دوسری طرف عدالت نے متھرا شاہی عیدگاہ کے سروے کی بھی اجازت دیدی ہے اور یہاں بھی مسلمانوں کی عرضی جو سروے کی ممانعت کے سلسلے میں تھی اسے خارج کردیا ہے۔

ان فیصلوں کے بین السطور اور بابری مسجد قضیہ میں عدالت کا جو رجحان رہا ہے، اس سے محسوس ہوتا ہے کہ یہ معاملہ پھر عقیدت کا بنے گا اور ساری دلیلیں ایک طرف اور عقیدت ایک طرف مان کر فیصلہ سنایا جائے گا، چھ ماہ میں اگر فیصلہ فریق ثانی کے حق میں جاتا ہے تو مودی حکومت اکثریتی طبقات کے رائے دہندگان کو اپنی طرف کرنے میں کامیاب ہوجائے گی، اگر انتخاب کا مرحلہ اس سے پہلے گذر گیا تو بھی اس کا استعمال رائے دہندگان کو لبھانے، رجھانے اور متاثر کرنے کے لیے استعمال کیا جائے گا اور کوئی الیکشن کمیشن یہ نہیں پوچھے گا کہ آپ نے مذہبی اقدار پر ووٹ مانگ کر انتخابی ضابطہ اخلاق کی خلاف ورزی کی ہے، اس کے علاوہ اس قسم کے فیصلے بابری مسجد کے انہدام کے بعد بنے ہوئے ورشپ قانون کے بھی خلاف ہوگا، مسلمانوں کو اس قانون کی خلاف ورزی کے حوالہ سے ہی عدالت میں آواز اٹھانی چاہئے تاکہ ہمارا موقف عدالت کے سامنے واضح رہے اور ہماری جانب سے کم ازکم اسے ہندو مسلم نہ بنایا جائے۔

Scanned with CamScanner

یادوں کے چراغ ✍: مفتی محمد ثناء الہدیٰ قاسمی

مولانا سید شاہ شرف عالم ندویؒ

امارت شرعیہ کی مجلس شوری کے رکن، نامور عالم دین خانقاہ پیر دمڑیا خلیفہ باغ بھاگلپور کے سجادہ نشین سید علی احمد شاہ شرف عالم ندوی بن سید شاہ فخر عالم (م 1976) بن شاہ فتح عالم عرف منظور حسن (م 1929) بن اسعد اللہ (1902) بن عنایت حسن (م 1882) کا نواسی سال (ہجری تاریخ کے اعتبار سے) کی عمر میں 25 ربیع الثانی 1426ھ مطابق 3 جون 2005 بروز جمعہ سات بجے وصال ہوگیا "انا لِلّٰہِ و انا اِلَیْہِ رَاجِعُونَ"
شاہ صاحب کی ولادت 28 مارچ 1962ء کو اپنی نانی ہال لکھنؤ میں ہوئی، ابتدائی تعلیم اور قرآن کریم کا حفظ اپنے وطن بھاگلپور میں ہی کیا، پھر دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ تشریف لے گئے، اور علوم متداولہ کی تکمیل کے بعد سند فراغت پائی، قرآن کریم اچھا پڑھتے تھے، اس لیے 36 سال تک مسلسل رمضان میں خانقاہ کی مسجد میں قرآن کریم سنانے کی سعادت حاصل ہوئی اور امامت تو معذور ہونے کے پہلے تک کرتے رہے، 17 مئی 1976 کو والد صاحب کے انتقال کے بعد سجادہ نشیں مقرر ہوئے اور تا عمر اس اہم منصب کے علمی، فکری اور روحانی تقاضوں کو پورا کرنے میں لگے رہے، بھاگل پور فساد کے موقع پر آپ نے اپنے اثر و رسوخ کا استعمال کرتے ہوئے یکجہتی کی فضا پیدا کرنے میں مؤثر رول ادا کیا، آپ سینٹرل وقف کونسل، اور سنی وقف بورڈ بہار کے بھی برسوں تک ممبر رہے، اور اوقاف کی جائداد کی حفاظت اور اس کو نفع بخش بنانے میں اپنی حصہ داری نبھائی۔

شاہ صاحب سے میری پہلی ملاقات 1984 میں ہوئی تھی۔ جب میرا پہلی بار خانقاہ جانا ہوا، ان دنوں میں خانوادہ پیر دمڑیا پر کام کر رہا تھا، اور اس خانقاہ کے مورث اعلیٰ مخدوم شاہ ارشد الدین عرف سید شاہ دانشمند (م 945) کے مزار حسن پورہ سیوان اور سید احمد عرف پیر دمڑیا (م 972) حاجی پور نیز کمال الدین میر سید زین العابدین پیر دمڑیا ثانی (م 1024) کے مزار سے ہوتا ہوا بھاگل پور پہنچا تھا۔ مقصد اس خانقاہ اور خانوادہ سے متعلق مخطوطات اور مطبوعات کا مطالعہ کرنا تھا، جس کا بڑا ذخیرہ حضرت شاہ صاحب کے کتب خانہ میں موجود تھا، حاضری نیاز مندانہ نہیں، طالب علمانہ تھی، اور ایک ایسے شخص کی تھی جو بساط علم وادب پر نو وارد تھا، جس کا نہ کوئی کارنامہ تھا، اور نہ ہی شہرت، اس کے باوجود اس پہلی ملاقات میں ایک طالب علم پر جو شفقت انھوں نے فرمائی اور جس طرح علمی تعاون کیا، اس کے اثرات اب تک دل و دماغ پر مسلط ہیں، میں نے اس ملاقات میں ان کی متانت وسنجیدگی، مریدین ومتوسلین کی تربیت، تزکیہ اور اصلاح کے لیے ان کی فکر مندی کو قریب سے دیکھا، اور کافی متاثر ہوا، مریدوں سے تحائف کے قبول کرنے کا مزاج بھی نہیں تھا، کوئی پیش کرتا تو فرماتے کسی ضرورت مند کو دے دو۔ یہ استغناء اس خانقاہ کی وراثت ہے، بتایا جاتا ہے کہ خانقاہ پیر دمڑیا کا نام دمڑیا اسی مناسبت سے ہے کہ یہ حضرات نذرانہ کی بڑی بڑی رقموں میں سے دل رکھنے کے لیے ایک دمڑی قبول کیا کرتے تھے، دولت کے جمع کرنے کا مزاج نہ پہلے تھا اور نہ اب ہے۔

دوسری ملاقات یتیم خانہ بھاگلپور کے جلسہ میں ہوئی، مولانا سید سلمان الحسینی صدر جمعیت شباب اسلام کی معیت میں یہ سفر ہوا تھا، خانقاہ ہی میں قیام رہا، ہر قسم کے آرام کا خیال خود بھی رکھا، اور اپنے صاحبزادہ مولانا شاہ حسن مانی کو بھی اس طرف متوجہ کرتے رہے، اس سفر میں مجھے جاگیر کی ان تمام دستاویزات کو دیکھنے کا موقع ملا، جو مغل بادشاہوں نے اس خانقاہ کی عظمت کے پیش نظر جاگیر کے وثیقہ کی شکل میں پیش کیا تھا، کئی سلاطین کے دستخط مجھے پہلی بار وہاں دیکھنے کو ملے، جائداد سے قطع نظر، خود ان قیمتی دستاویزات کی مالیت لاکھوں میں تھی، لیکن استغناء کا یہ عالم کہ ایک کپڑے کے ٹکڑے میں لپٹا ہوا رکھا ہے۔ کوئی اہتمام نہیں اور نہ ہی اس حوالہ سے خانقاہ کی عظمت کا کوئی بیان ہوتا ہے، جیسے یہ کوئی قابل ذکر چیز ہے ہی نہیں۔
امارت شرعیہ سے شاہ صاحب کا بڑا مضبوط اور گہرا رشتہ تھا آپ ہمیشہ اس کے کاموں میں معین و مددگار رہتے، یہی وجہ ہے کہ انتقال کی خبر آنے پر اس وقت کے امیر شریعت مولانا سید نظام الدینؒ کے حکم اور اس وقت کے ناظم امارت شرعیہ مولانا انیس الرحمٰن قاسمی کی ہدایت پر راقم الحروف (محمد ثناء الہدیٰ قاسمی) اور مولانا محمد سہیل اختر قاسمی موجودہ نائب قاضی امارت شرعیہ نے جنازہ میں شرکت کی، بعد نماز عشاء جنازہ کی نماز ہوئی، لوگوں کا جم غفیر تھا جو آخری دیدار، اور جنازہ کے لیے جمع تھا، خانقاہ کی مسجد کے صحن میں صفیں لگائی گئیں، مولانا شاہ حسن مانی ندوی کے حکم سے شاہ صاحب کے پوتے مولانا محمد حسن ندوی نے نماز جنازہ پڑھائی، اور نصف شب میں آفتاب علم وفن، سلوک وفضیلت وشرافت کو خانقاہ کے قبرستان میں مسجد سے متصل سپرد خاک کر دیا گیا، اللہ رب العزت سے دعا ہے ان کی مغفرت فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل سے نوازے۔

کتابوں کی دنیا ✍: ایڈیٹر کے قلم سے (تبصرہ کے لئے کتابوں کے دو نسخے آنے ضروری ہیں)

تابِ سخن

غالب نے کہا تھا" کچھ شاعری ذریعہ عزت نہیں مجھے"، حالاں کہ غالب کی زندگی سے شاعری کو نکال دیا جائے تو گوشت و پوست کے ایک انسان کے سوا کچھ نہیں بچتا، البتہ یہ بات علماء پر صادق آتی ہے، طبقہ علماء میں بڑے بڑے شعراء پیدا ہوئے، لیکن انہوں نے شاعری کو کبھی بھی ذریعہ عزت نہیں بنایا، ماضی کو چھوڑیے حال میں ہی مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم کو ہی دیکھ لیجئے، کتنی اچھی شاعری ہے، لیکن ان کی شہرت وعزت قطعا اس کی ممنون نہیں ہے، شعروادب سے علماء کی اس بے اعتنائی کی وجہ سے ان کے کلام ادھر اُدھر منتشر ہوتے رہے، خود انہیں کبھی جمع کرنے، بلکہ بجوکر رکھنے کا بھی خیال نہیں آیا، جس کی وجہ سے علماء طبقہ کے بڑے بڑے شعراء، شعروادب کے حوالہ سے گوشہ گم نامی میں پڑے رہے اور ان کا شعری سرمایہ زمانہ کیدست برد سے محفوظ نہیں رہ سکا، بلکہ بڑی حد تک ضائع ہو گیا، میں ایسے کئی علماء کو جانتا ہوں، لیکن یہاں فہرست سازی کا نہ موقع ہے اور نہ ہی ضرورت۔
"تاب سخن" کا معاملہ بھی کچھ ایسا ہی ہے، یہ مولانا سید مسرور احمد مسرور (ولادت 1950 وفات 21 اگست 2022) کا مجموعہ کلام ہے۔وہ دارالعلوم سبیل السلام حیدر آباد سے 1986 میں جڑے اور زندگی کے کم وبیش پینتیس سال یہیں گذار دیے، وہ اچھے کاتب تھے اور کتابت انہوں نے دارالعلوم دیوبند سے سیکھی تھی، اس لیے زیادہ وقت کتابت اور بچوں کو خوش خطی سکھانے میں گذرا، حیدر آباد جانے سیقبل ایک زمانہ تک امارت شرعیہ کے ہفت روزہ نقیب کی کتابت وہی کیا کرتے تھے، امیر شریعت سادس مولانا سید نظام الدین سے وطنی قربت بھی تھی، مولانا سید مسرور کے والد چھپرہ سے نقل مکانی کر کے کوٹھی ضلع گیا منتقل ہو گیے تھے، جہاں انکی سسرال تھی، امیر شریعت سادس کے گاو?ں گھوری گھاٹ سے یہ بہت قریب ہے، یہیں پلے بڑھے، مدرسہ عبیدیہ کوٹھی اور مدرسہ قاسمیہ گیا سے تعلیم وتربیت حاصل کی، دیو بند کا رخ کیا، وہاں سیکتابت کا فن سیکھا او رپوری زندگی اسی کام میں لگا دیا۔
شعروادب کا ذوق اکتسابی نہیں، وہبی تھا، طبیعت موزوں تھی، مختلف اصناف سخن میں طبع آزمائی کی، جن میں نعت، تہنیت، منقبت، سپاس نامے، الوداعی نظمیں، سہرے، نغمہائے شادی، خراج عقیدت اور متفرق چیزیں شامل ہیں، لیکن ان کو مرتب کرنے، جمع کرنے اور با قاعدہ محفوظ رکھنے کا خیال ان کے دل میں کبھی نہیں آیا، اس لیے ان کی زندگی میں مولانا محمد سراج الہدیٰ ندوی ازہری کے بار بار کے تقاضے کے باوجود وہ اس پر آمادہ نہیں ہوئے اور بالآخر موت نے انہیں آلیا۔
ان کے گذرنے کے بعد مولانا سراج الہدیٰ ندوی ازہری جو میرے برادر زادہ، داماد اور خانوادہ ہدی کیگل سر سبد ہیں، نے ان کے وارثین سے کسی طرح ان کے اشعار کو حاصل کیا، جو کام ان کی زندگی میں آسان تھا وہ ان کے بعد مشکل ہو گیا اور اس کے لیے مولانا ازہری کو جو جگر کادی کرنی پڑی، اس کا اندازہ کچھ انہیں لوگوں کو ہوگا جو اس قسم کے کام سے دلچسپی رکھتے ہوں اور کبھی اس قسم کی خارزار وادی سے ان کا گذر رہا ہو۔
مولانا محمد سراج الہدیٰ ندوی ازہری اگر صرف ان کے اشعار جمع کر دیتے تو یہ بھی بہت تھا، لیکن انہوں نے ایک غیر ضروری شرط اپنے اوپر لگائی کہ اسے تاریخ کے اعتبار سے مرتب کرنا ہے، یعنی جس تاریخ کو ان اشعار کا مولانا پر نزول ہوا، اس کی رعایت ترتیب میں کریں گے، اس نے اس کام کو ان کے لیے مزید دشوار کر دیا، بلکہ کہنا چاہیے کہ یہ تکلیف ما لا یطاق کے قبیل سے تھا، جو ان کی محنت میں مزید اضافے کا باعث ہو گیا، بہرکیف انہوں نے اپنی بے پناہ مشغولیات جن میں درس وتدریس، وعظ وخطابت، بچوں کی پرورش وپرداخت، متعلقین اور معتقدین کے تقاضوں کی تکمیل کے ساتھ اس کام کو بھی پایہ تکمیل تک پہنچا دیا۔
مولانا محمد سراج الہدیٰ کی نظر حدیث وفقہ، تفسیر پر گہری ہے، ان کی تفسیر دو جلدوں میں شائع بھی ہو چکی ہے، اس کے ساتھ ان کا ادبی ذوق بھی بالیدہ ہے، انہوں نے اس سے قبل حضرت مولانا سید محمد شمس الحق صاحبؒ سابق شیخ الحدیث جامعہ رحمانی مونگیر کے اشعار بھی "کلام شمس" کے نام سے جمع کیا ہے، اس میں بھی ان کی محنت لائق ستائش ہے، لیکن اب تک یہ کتاب شائع نہیں ہو سکی ہے، مولویوں کے پاس اتنی اضافی رقم نہیں ہوتی جو کتاب کی طباعت کی متحمل ہو سکے اور غیرت وخودداری کا احساس کسی کے سامنے دست تعاون دراز کرنے سے مانع ہوتا ہے، شاید یہی وجہ ہے کہ اب تک "کلام شمس" طبع نہیں ہو سکی۔
مولانا مرحوم کی شاعری اچھی ہے، لیکن وہ کسی نہ کسی موقع سے لکھی گئی ہے، جس میں اپنی خواہش کم اور دوسروں کی خواہش کا احترام زیادہ ہے، اشعار میں ندرت اور فکر میں رفعت کے باوجود تہنیت، سہرے، خراج عقیدت وغیرہ کے بعض اشعار ایک دوسرے سے توارد کا مظہر ہیں، میں جانتا ہوں ایک جیسے خیالات اور مصرعے جب دو شاعروں کے یہاں مماثل ہو جاتے ہیں تو توارد کہلاتا ہے، مولانا کے یہاں جو کچھ ہے اس کے لیے صحیح لفظ تکرار ہے، لیکن تکرار کہنے میں سوئادب معلوم ہوتا ہے، اس لیے اسے توارد سے تعبیر کیا ہے، کوئی فکر اگر شاعر پر غالب آگئی، اور وہ بار بار اس کا اعادہ کرنے لگے تو اسے توارد کہنے میں حرج نہیں معلوم ہوتا، گوادبی پنڈتوں کے یہاں یہ زیادہ صحیح نہیں سمجھا جاتا، توارد پر اگر اعتراض ہو تو آپ اسے احباب کے تقاضوں کی تکمیل بھی کہہ سکتے ہیں۔ یہ توارد کبھی بعض الفاظ کو الٹ پلٹ کر اور کبھی بعض مصرعوں کو بڑھا کر بھی سامنے آتا ہے، اصل میں تہنیت، سہرے، خراج عقیدت میں "مضامین نو کے انبار" کا موقع نہیں ہوتا، اس کی لفظیات بھی محدود ہوتی ہیں، اور خیالات میں وسعت کی بھی کمی ہوتی ہے، لن ترانی اور ایران توران کی ہانکنے کا مولانا کا مزاج نہیں تھا، اس لیے ان اصناف میں عام طور پر یکسانیت کا احساس ہوتا ہے، اور صحیح اور سچی بات یہی ہے کہ وہ ان اصناف میں "مضامین نو" کا انبار نہیں لگا سکے ہیں، اور ہر آدمی یہ کام کر بھی نہیں سکتا، اب میر انیس پیدا نہیں ہوں گے جو مضامین نو کے انبار لگاتے تھے، اور خرمن کے خوشہ چینوں کو خبر کرنے کی تلقین بھی کیا کرتے تھے۔
مولانا محمد سراج الہدیٰ ندوی ازہری ہم سب کی جانب سے شکریہ کے مستحق ہیں، انہوں نے مولانا سید مسرور احمد مسرور کے کلام کو مرتب کر کے ان کو ضائع ہونے سے بچا لیا، اللہ تعالیٰ سے اس مجموعہ کے قبول عام وتام، مولانا مرحوم کی مغفرت اور مولانا سراج الہدیٰ ندوی ازہری کے علمی کاموں میں وسعت اور صحت وعافیت کے ساتھ درازی ؟ عمر کی دعا پر اپنی بات ختم کرتا ہوں۔

Scanned with CamScanner

حکایات اہل دل

: مولانا رضوان احمد ندوی

نکاح کرنے میں سادگی کی عجیب مثال: حضرت سعید بن المسیبؒ نے اپنی بیٹی کا نکاح فقط دو درہم کے عوض کر دیا، تفصیل اس طرح ہے، ابن ابی وداعہؒ کہتے ہیں کہ میں حضرت سعیدؒ کی مجلس میں حاضر ہوتا تھا، ایک بار حضرت نے مجھے مفقود پایا، جب میں حضرت کے پاس گیا تو حضرت نے دریافت کیا کہاں تھے؟ عرض کیا کہ حضرت اہلیہ کا انتقال ہوگیا اس میں مشغول تھا، حضرت نے فرمایا کہ تم نے ہمیں مطلع نہیں کیا ہم بھی اس جنازہ میں شرکت کرتے، پھر جب میں حضرت کے پاس سے اٹھنے لگا تو حضرت نے معلوم کیا کہ تم نے دوسرا نکاح نہیں کیا؟ میں نے عرض کیا کہ اللہ آپ پر رحم فرمائے، اب مجھ غریب سے کون اپنی بیٹی کا نکاح کرے گا؟ میرے پاس تو فقط دو درہم ہیں، یہ میرے مالی حیثیت ہے، فرمایا کہ میں کردوں گا، میں نے کہا کہ واقعۃً آپ کردیں گے؟ آپ نے یہ سنکر حمد وثنا مع خطبۂ مسنونہ پڑھایا اور ان ہی دو درہموں پر اپنی صاحبزادی سے میرا نکاح کردیا، کہتے ہیں کہ میں اس قدر خوش تھا اور میری سمجھ میں بھی نہیں آرہا تھا کہ کیا کروں؟ اس نعمت عظمیٰ کا مجھے دور دور تک تصور وخیال بھی نہیں تھا، میں گھر آیا اور فکر کررہا تھا کہ کس سے پیسے وغیرہ لوں، کس سے قرض لوں تاکہ اہلیہ کریمہ کو اپنے غریب خانہ لاسکوں، میں نے اسی عالم میں مغرب کی نماز ادا کی اور دن بھر کا روزہ تنہائی کا عالم، گھر جاکر آرام کرنے لگا، افطار کیلئے کچھ روٹی اور زیت میرے پاس موجود تھا، اچانک ایک آواز آئی کہ کوئی دروازہ کھٹکھٹا رہا ہے، میں نے کہا کہ کون ہے؟ کہا کہ "سعید" کہتے ہیں کہ یہ سنکر سعید نامی تمام لوگوں کی طرف میرا دماغ گھوم گیا، مگر حضرت اقدس کی طرف خیال نہیں گیا، کیونکہ حضرت اقدس کو چالیس سال سے سوائے گھر اور مسجد کے دوسری کسی جگہ دیکھا نہیں گیا تھا، میں نے دیکھا تو حضرتؒ تھے، میں نے سوچا کہ حضرت کو شاید کوئی نئی بات سمجھ میں آئی ہوگی اس لئے تشریف لائے، میں نے حضرت سے عرض کیا کہ آپ نے مجھے کیوں نہیں بلوایا؟ بندہ خود حاضر ہوجاتا، فرمایا نہیں بلکہ تم اس کے مستحق ہو کہ تمہارے پاس آیا جائے، میں نے عرض کیا اب کیا حکم ہے؟ فرمایا کہ تم نوجوان آدمی ہو، میں نے اس بات کو برا سمجھا کہ تم اکیلے تنہا رات گزارو، یہ تمہاری بیوی میرے پیچھے ہے، پھر حضرت نے ہاتھ پکڑا اور دروازے کے اندر چھوڑ دیا، وہ بیچاری حیاء کے مارے گرگئی، پھر میں نے پڑوسیوں کو اطلاع دی وہ آئے اتنے میں والدہ ماجدہ کو اطلاع ہوگئی، وہ بھی آگئیں، انہوں نے فرمایا میں اس کو زیب وزینت سے مزین ومرصع کروں گی، چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا، اس کے بعد جب وہ میرے پاس آئیں اور میں اس کے قریب گیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ وہ دیدۂ بینا کیلئے مانند درۂ نایاب، انتہائی حسین وجمیل ظاہری وباطنی اوصاف وکمالات کی حامل، حافظ قرآن، حافظ حدیث اور شوہر کے حقوق کو پہچاننے والی عورت ہے، پھر ایک ماہ تک میری حضرت سے ملاقات نہ ہوسکی، نہ حضرت آئے، ایک ماہ بعد جب میں گیا تو حضرت کا حلقہ لگا ہوا تھا، میں نے سلام کیا اور بیٹھ گیا، جب جملہ اہل مجلس چلے گئے تو حضرت نے پوچھا انسان (یعنی بیوی) کو کیسا پایا؟ میں نے کہا کہ بہت بہتر جس کو دوست پسند کرے، دشمن ناگواری محسوس کرے، فرمایا کہ اگر کوئی بات اس کی بری معلوم ہو تو یہ عصا (لاٹھی) ہے، اس سے خبر لیجئے! میں گھر واپس آگیا تو میرے پاس حضرت نے بیس ہزار درہم بھیجے (کذا فی حلیۃ الاولیاء:۲/۱۶۸)

اس قصہ میں بہت ساری عبرتیں ہیں، دور حاضر میں نکاح کے سلسلہ میں جو افراط وتفریط ہے حد سے زیادہ فضول خرچیاں اور خرافات ہورہی ہیں، ان سب سے نجات کا ایک واضح اور صاف وشفاف راستہ مطابق شریعت وسنت معلوم ہوتا ہے، حضرت سعیدؒ اپنے دور کے بہت بڑے صاحب تقویٰ بزرگ تھے، حضرت کی صاحبزادی سے اس زمانے کے بادشاہوں کے پیغامات بھی وصول ہورہے تھے، مگر آپ نے سب کو چھوڑ کر ایک عالم، متقی، غریب انسان کو ترجیح دی، یہ ان کی دینداری اور عین کتاب وسنت پر عمل کرنے کا ایک بہت بڑا نمونہ ہے، جبکہ اس زمانے میں اچھے اچھے لوگ دنیا کے پیچھے بھاگ رہے ہیں اور سب کچھ دنیا کے اسباب مال ومتاع ہی کو سمجھا جارہا ہے، جبکہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سلسلہ میں صاف فرمایا کہ دینداری پر مدار رکھا جائے کہ اس میں زیادہ خیر وبرکت ہے، نیز حضرت عبداللہ ابن مبارکؒ کے والد بزرگوار نے ایک موقع پر فرمایا کہ نکاح کے سلسلہ میں خوبصورتی پر مدار عیسائی لوگ رکھتے ہیں اور مال پر نظر یہودیوں کی ہوتی ہے اور ایمان والے دینداری پر نظر رکھتے ہیں، چنانچہ خود وہ جس کے ہاں ملازم تھے، انہوں نے اسی بات کو مدنظر رکھا تھا کہ وہ دیندار تھے اور اپنے گوشۂ جگر کا نکاح ان سے کیا تھا، جس سے حضرت عبداللہ پیدا ہوئے جو اپنے زمانے کے بہت بڑے بزرگ، محدثین، علماء، صلحاء اور اولیاء اللہ کے مرجع، مقتدا اور پیشوا ثابت ہوئے، اس قصہ کا سیر حاصل تذکرہ حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلویؒ نے بستان المحدثین میں کیا ہے۔

وقت کی قدر کیجئے: حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایسے لوگوں کو پایا ہے۔ "لوگوں" سے مراد صحابہ کرام ہیں، اس لیے کہ یہ خود تابعین میں سے ہیں، ان کے اساتذہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ تھے، فرماتے ہیں کہ میں نے ان لوگوں کو پایا ہے اور ان لوگوں کی صحبت اٹھائی ہے جن کا اپنے عمر کے لمحات اور اوقات پر بخل سونے چاندی کے دراہم اور دنانیر سے کہیں زیادہ تھا، یعنی جس طرح عام آدمی کی طبیعت سونے چاندی کی طرف مائل ہوتی ہے اور اس کو حاصل کرنے کا شوق ہوتا ہے اور اگر کسی کے پاس سونا چاندی آجائے تو وہ اس کو بڑی حفاظت سے رکھتا ہے اور اس کو بے جگہ رکھنے سے پرہیز کرتا ہے، تاکہ کہیں چوری نہ ہوجائے، یا ضائع نہ ہوئے، اسی طرح یہ وہ لوگ تھے جو سونے چاندی سے کہیں زیادہ اپنی عمر کے لمحات کی حفاظت کرتے تھے، اس لئے کہ زندگی کا ایک لمحہ سونے چاندی کی اشرفیوں سے کہیں زیادہ قیمتی ہے، کہیں ایسا نہ ہو کہ عمر کا کوئی لمحہ کسی بیکار کام میں یا ناجائز کام میں یا غلط کام میں صرف ہوجائے، وہ لوگ وقت کی قدر وقیمت پہچانتے تھے کہ عمر کے جو لمحات اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائے ہیں، یہ بڑی عظیم نعمت ہے کہ اس کی کوئی حد وحساب نہیں اور یہ نعمت کب تک حاصل رہے گی؟ اس کے بارے میں ہمیں کچھ معلوم نہیں، اس لئے اس کو خرچ کرنے میں بڑی احتیاط سے کام لیتے تھے۔

بن بلائے دعوت میں شرکت نہ کیجئے: حضرت ابو مسعود البدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کی اور آپؐ کے ساتھ چار افراد کی بھی دعوت کی، سادگی کا زمانہ تھا، اس لئے بسا اوقات جب کوئی شخص حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کرتا تو عام طور پر وہ حضورؐ سے یہ بھی کہہ دیتا کہ آپ اپنے ساتھ مزید تین افراد کو بھی لے آئیں یا چار افراد کو لے آئیں، چنانچہ ان صاحب نے پانچ افراد کی دعوت کی تھی، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اور چار صحابہ کرام حضور صلی اللہ علیہ وسلم دعوت میں جانے لگے تو ایک صاحب اور ساتھ ہولئے، جیسے بزرگوں کے بعض معتقدین ہوتے ہیں کہ بزرگوں کے ساتھ لگ جاتے ہیں، جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم میزبان کے گھر کے دروازے پر پہنچے تو آپ نے میزبان سے فرمایا کہ یہ صاحب ہمارے ساتھ آگئے ہیں ان کو آپ نے دعوت نہیں دی تھی، اب اگر آپ کی اجازت ہو تو یہ اندر آجائیں، اگر اجازت نہ ہو تو یہ واپس چلے جائیں، میزبان نے کہا: یارسول اللہ! میں اجازت دیتا ہوں، آپ ان کو بھی اندر لے آئیں۔

اس حدیث کے ذریعہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ تعلیم دی کہ جب کسی کے گھر دعوت میں شرکت کے لیے جاؤ اور اتفاق سے کوئی ایسا شخص تمہارے ساتھ اس دعوت میں آگیا جس کو دعوت نہیں دی گئی تو میزبان کو اس کے آنے کی اطلاع کردو اور پھر اس کی اجازت کے بعد اس کو دعوت میں شریک کرو، کیوں کہ ایک حدیث میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کسی دعوت میں بن بلائے شرکت کرلے تو وہ شخص چور بن کر داخل ہوا، اور لٹیرا بن کر نکلا۔ (خطبات:۵)

غیبت کا زہر: ایک مرتبہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے موجود تھیں، باتوں بات میں ام المومنین حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کا ذکر آگیا، اب بتقاضائے بشری سوکنوں کے اندر آپس میں ذرا سی چشمک ہوا کرتی ہے، حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کا قد ذرا چھوٹا تھا، تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان کا ذکر کرتے ہوئے ہاتھ سے اس طرح اشارہ کردیا کہ وہ چھوٹے قد والی ٹھگنی ہیں، زبان سے یہ نہیں کہا کہ وہ ٹھگنی ہیں، بلکہ صرف ہاتھ سے اشارہ کردیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا، اے عائشہ! آج تم نے ایک ایسا عمل کردیا کہ اگر اس کی بو اور اس کا زہر سمندر میں ڈال دیا جائے تو پورے سمندر کو بدبودار اور زہریلا بنادے، اب آپ اندازہ لگائیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غیبت کے معمولی اشارے کی کتنی شناعت بیان فرمائی ہے اور پھر فرمایا کہ کوئی شخص مجھے ساری دنیا کی دولت لاکر دے دے تو بھی میں کسی کی نقل اتارنے کو تیار نہیں، جس میں دوسرے کا استہزاء ہو جس میں اس کی برائی کا پہلو نکلتا ہو۔ (ترمذی، ابواب صفۃ القیامۃ، حدیث نمبر:۲۶۲۴)

حضرت شیخ الہندؒ کا معمول: شیخ الہند حضرت مولانا محمود حسن صاحبؒ کا معمول تھا کہ سارا دن تعلیم وتدریس کی محنت اٹھانے کے باوجود رات کو دو بجے بیدار ہوجاتے اور فجر تک نوافل وذکر میں مشغول رہتے تھے اور رمضان المبارک میں تو تمام رات جاگنے کا معمول تھا، حضرتؒ کے یہاں تراویح سحری سے ذرا پہلے تک جاری رہتی تھی اور مختلف حفاظ کئی کئی پارے سناتے تھے، یہاں تک کہ حضرتؒ کے پاؤں پر ورم آجاتا اور "حتی تورمت قدماه" کی سنت نبویہ نصیب ہوتی تھی۔

ایک مرتبہ خوراک اور نیند کی کمی اور طویل قیام کے اثر سے حضرتؒ کا ضعف بہت زیادہ ہوگیا، اس کے باوجود رات بھر کی تراویح کا یہ معمول ترک نہیں فرمایا، آخر مجبور ہوکر گھر کی خواتین نے تراویح کے امام مولوی کفایت اللہ صاحب کو کہلایا کہ آج کسی بہانے سے تھوڑا سا پڑھ کر اپنی طبیعت کے کسل اور گرانی کا عذر کردیجئے، حضرتؒ کو دوسروں کی راحت کا بہت خیال رہتا تھا، اس لئے خوشی سے منظور کرلیا، تراویح ختم ہوگئی اور اندر حافظ صاحب لیٹ گئے اور باہر حضرت شیخ الہندؒ، لیکن تھوڑی دیر بعد حافظ صاحب نے محسوس کیا کہ کوئی شخص آہستہ آہستہ ان کے پاؤں دبا رہا ہے، انہوں نے ہوشیار ہوکر دیکھا تو خود حضرت شیخ الہندؒ تھے، ان کی حیرت وندامت کا کچھ ٹھکانہ نہ رہا، وہ اٹھ کھڑے ہوگئے، لیکن مولاناؒ فرمانے لگے کہ "نہیں بھائی، کیا حرج ہے؟ تمہاری طبیعت اچھی نہیں، ذرا راحت آجائے گی"۔ (حیات شیخ الہندؒ، از مولانا سید اصغر حسین صاحب، ص:۱۸۹)

زیادہ کھانا کمال نہیں: دارالعلوم دیوبند کے بانی حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کا ایک بڑا حکیمانہ واقعہ ہے، ان کے زمانے میں آریہ سماج ہندوؤں نے اسلام کے خلاف بڑا شور مچایا ہوا تھا، حضرت نانوتویؒ آریہ سماج والوں سے مناظرہ کیا کرتے تھے، تاکہ لوگوں پر حقیقت حال واضح ہوجائے، چنانچہ ایک مرتبہ آپ ایک مناظرہ کے لئے تشریف لے گئے، وہاں ایک آریہ سماج کے پنڈت سے مناظرہ تھا اور مناظرہ سے پہلے کھانے کا انتظام تھا، حضرت نانوتویؒ بہت تھوڑا کھانے کے عادی تھے، جب کھانا کھانے بیٹھے تو حضرت والا چند نوالے کھاکر اٹھ گئے اور جو آریہ سماج کے عالم تھے، وہ کھانے کے استاذ تھے، انہوں نے خوب ڈٹ کر کھایا، جب کھانے سے فراغت ہوئی تو میزبان نے حضرت نانوتویؒ سے فرمایا کہ حضرت آپ نے تو بہت تھوڑا کھانا کھایا، حضرت نے فرمایا کہ مجھے جتنی خواہش تھی اتنا کھالیا اور آریہ سماج بھی قریب بیٹھا ہوا تھا، اس نے حضرت سے کہا کہ مولانا آپ کھانے کے مقابلے میں تو ابھی سے ہار گئے اور یہ آپ کے لئے بدفالی ہے کہ جب آپ کھانے پر ہار گئے تو اب دلائل کا مقابلہ ہوگا تو اس میں بھی آپ ہار جائیں گے، حضرت نانوتویؒ نے جواب دیا کہ بھائی اگر کھانے کے اندر مناظرہ اور مقابلہ کرنا تھا تو مجھ سے کرنے کی کیا ضرورت تھی؟ کسی بھینس یا بیل سے کرلیا ہوتا، اگر اس سے مناظرہ کریں گے تو آپ یقیناً بھینس سے ہار جائیں گے، میں تو دلائل میں مناظرہ کرنے آیا تھا، کھانے میں مناظرہ اور مقابلہ کرنے تو نہیں آیا تھا۔

حضرت نانوتویؒ نے اس جواب میں اس طرف اشارہ فرمادیا کہ اگر غور سے دیکھو تو کھانے پینے کے اندر انسان اور جانور میں کوئی فرق نہیں، جانور بھی کھاتا ہے اور انسان بھی کھاتا ہے اور اللہ تعالیٰ ہر جانور کو رزق دیتے ہیں اور بسا اوقات ان کو تم سے اچھا رزق دیتا ہے، لیکن ان کے درمیان اور تمہارے درمیان فرق یہ ہے کہ تم کھانا کھاتے وقت اپنے کھلانے والے کو فراموش نہ کرو، بس جانور اور انسان میں یہی فرق ہے۔ (خطبات، ج:۵)

کاموں کی تین قسمیں: حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ دنیا میں جتنے بھی کام ہیں، وہ تین قسم کے ہیں، ایک وہ ہیں جن میں کچھ نفع اور فائدہ ہے، چاہے دین کا فائدہ ہو یا دنیا کا فائدہ ہو، دوسرے وہ کام ہیں، جو مضرت والے اور نقصان دہ ہیں، ان میں یا تو دین کا نقصان ہے۔ یا دنیا کا نقصان ہے اور تیسرے وہ کام ہیں، جن میں نہ نفع ہے، نہ نقصان ہے، نہ دنیا کا نفع، نہ دین کا نفع، نہ دنیا کا نقصان، نہ دین کا نقصان، بلکہ فضول کام ہیں، اس کے بعد امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جہاں تک ان کاموں کا تعلق ہے جو نقصان دہ ہیں، ظاہر ہے کہ ان سے تو بچنا ضروری ہے، اور اگر غور سے دیکھو تو کاموں کی یہ جو تیسری قسم ہے، جس میں نہ نقصان ہے اور نہ نفع ہے، وہ بھی حقیقت میں نقصان دہ ہیں، اس لئے کہ جب تم ایسے کام میں اپنا وقت لگا رہے ہو، جس میں کوئی نفع نہیں ہے، حالانکہ اس وقت کو تم ایسے کام میں لگا سکتے تھے، جس میں نفع ہو تو گویا کہ تم نے اس وقت کو برباد کردیا اور اس وقت کے نفع کو ضائع کردیا۔ (خطبات، ج:۴)

Scanned with CamScanner

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا مجاہدانہ کردار

مولانا اسرار الحق قاسمیؒ

رسول مقبول تاجدار مدینہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پاک کی سیرت کا ہر پہلو اس قدر جامع اور مکمل ہے کہ اس کا پوری طرح احاطہ کرنا نہ صرف انتہائی مشکل بلکہ ناممکن ہے یہ فیصلہ کرنا انتہائی مشکل ہو جاتا ہے کہ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کون سے وصف حمیدہ پر روشنی ڈالی جائے اور بات کو کہاں سے شروع کیا جائے۔ آپ بڑی عزت وتوقیر کے مالک تھے۔ آپ کے ماننے والے آپ کی اس قدر عزت کرتے تھے کہ کسی بادشاہ کے ماننے والوں کو اپنے پیشوا اور بادشاہ کی اس قدر عزت کرتے ہوئے نہ دیکھا گیا۔ اللہ نے عزت وعظمت اور جاہ وجلالت جس قدر عطا فرمائی تھی اس قدر آپ کے اندر اس قدر خاکساری تھی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم محنت اور جفاکشی میں اپنے ساتھیوں سے بھی آگے نکل جاتے تھے۔ تاجدار مدینہ مکہ معظمہ سے ہجرت کے بعد جب مدینہ طیبہ تشریف لائے تو سب سے پہلے بستی قباء میں قیام فرمایا۔ یہاں آپ کا قیام چودہ روز رہا اور آپ نے اس مدت میں اللہ کی عبادت کے لئے دنیا کی سب سے پہلی مسجد کا سنگ بنیاد رکھا۔

مسجد قبا کی تعمیر جاری ہے، آقائے دوجہاں صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ساتھیوں کے ہمراہ بھاری بھاری پتھر اٹھا کر لا رہے ہیں اور بھاری پتھر کے بوجھ سے آپ کا جسم پاک خم کھا رہا ہے آپ کے جانثار ساتھی آپ کی طرف دوڑتے ہیں اور عرض کرتے ہیں یا رسول اللہ ہمارے ماں باپ آپ پر قربان ہو جائیں اس کام کے لیے تو ہم لوگ ہی کافی ہیں آپ کیوں زحمت فرما رہے ہیں لیکن سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم جاں نثاروں کی درخواست قبول نہیں فرماتے اور دوسرا پتھر اٹھانے چلے جاتے ہیں۔ اللہ کی زمین پر اللہ کا پہلا گھر تعمیر ہو رہا ہے اللہ کے بندے آقا اور غلام خوشی اور جوش میں اللہ کی عبودیت کا ترانہ گاتے جاتے ہیں کہ کامیابی اس شخص کے لیے ہے، جو اللہ کا گھر بنائے، اٹھتے بیٹھتے قرآن پڑھے اور راتوں کو عبادت کے لیے جاگے۔

مسجد قباء کی تعمیر کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ میں مسجد نبوی کی تعمیر شروع فرمائی۔ محنت کے عظیم کام میں بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ مل کر کام کیا۔ حضرت ابوسعید خدریؓ کا بیان ہے کہ ہم لوگ ایک پتھر لا رہے تھے اور حضرت عمار بن یاسر دو بھاری پتھر لا رہے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت عمار بن یاسرؓ پر ترس آ گیا آپ عمار کے پاس آئے اور اپنے مبارک ہاتھوں سے ان کی کمر سے مٹی جھاڑتے ہوئے ان کی حق پرستی پر ایک پیشین گوئی فرمائی اور کہا کہ عمارؓ تمہیں اللہ تعالی استقامت نصیب فرمائے۔ محنت ومشقت کے اس موقع پر بھی آپ نے جی بہلانے کے لئے نہ بیہودہ گوئی فرمائی اور نہ کوئی نخش مذاق بلکہ اللہ کی بارگاہ میں یہ فرمایا کہ ابدی زندگی ہی حقیقی زندگی ہے۔ اے اللہ انصار اور مہاجرین کی مغفرت فرما۔ مسجد نبوی کی تعمیر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پھر ڈھوتے دیکھ صحابہ کرام تڑپ اٹھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اگر خدا کے نبی مزدوروں کی طرح کام کرتے رہے اور ہم بیٹھے دیکھتے رہے تو ہمارا سارا کیا کرایا غارت ہو جائے گا۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پاک کا پہلو اتنا جامع مستحکم اور مکمل ہے کہ جس کی تاریخ عالم میں کوئی مثال نہیں ملتی۔ آپ نے محنت ومشقت زمانہ امن میں ہی نہیں بلکہ جنگ وجدال کے موقع پر بھی اسی طرح فرمائی۔ خندق کی لڑائی کا موقعہ ہے عرب کے تمام قبیلوں اور سرداروں کا مدینہ منورہ پر حملہ ہو رہا ہے یہ سب مل کر مدینہ کی پرامن بستی کو اپنے ناپاک قدموں سے روندڈالنا چاہتے تھے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے حملے سے شہر کی حفاظت کا انتظام فرما رہے تھے اس حملے کے موقع پر حضرت سلمان فارسیؓ نے خندق کھود کر شہر کے بچاؤ کی تجویز رکھی۔ رسول پاک نے تجویز سے اتفاق کیا شہر کے باہر تشریف لائے خندق کی حدود خود طے فرمائیں۔ دس دس لوگوں پر دس گز زمین تقسیم کر دی گئی۔ پانچ گز گہری خندق کھودنے کا پروگرام ہے۔ تین ہزار مجاہدین صحابہ مزدور بنے ہوئے کھدائی کے کام میں مصروف ہیں۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی ایک مزدور کی طرح کدال ہاتھ میں لیے زمین کھود رہے ہیں سردی کی ٹھنڈی راتیں نہ کھانے کا ہوش ہے نہ پینے کا، جاں نثار ساتھی فاقے کی وجہ سے پیٹ پر پتھر باندھے ہوئے ہیں۔ ایک رفیق نے بھوک کی شکایت کی اور اپنے پیٹ پر بندھے دو پتھر آپ کو دکھائے۔ سرور دو عالم نے اس رفیق کو اپنا پیٹ کھول کر دکھایا جس پر بھوک کی وجہ سے تین پتھر بندھے ہوئے نظر آتے ہیں۔ صحابہ کرام کو اطمینان ہو جاتا ہے۔ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم خندق کی مٹی بھی ٹوکریوں میں بھر کر خود ہی پھینکنے جا رہے ہیں حالت یہ ہے کہ جب مٹی کی ٹوکری سر پر رکھتے ہیں تو اس میں سے مٹی چھن چھن کر آپ کے اوپر گرتی ہے اور اس مٹی سے آپ کے سینہ اقدس پر سنہرے بالوں کی جو حسین دھاری ہے وہ مٹی میں اٹ جاتی ہے لیکن رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم راہ حق کی اس جدوجہد میں پورے ذوق وشوق کے ساتھ لگے ہوئے ہیں نہ بھوک کا احساس ہے نہ پیاس کا اور نہ تکلیف کی شدت کا۔ خندق کی کھدائی میں صحابہ کرام کے سامنے ایک نہایت سخت چٹان آ جاتی ہے۔ صحابہ کرام سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کرتے ہیں کہ حضور یہ چٹان ہم سے نہیں ٹوٹتی۔ سرور دو عالم خود تشریف لاتے ہیں اور کدال لے کر اس چٹان پر مارتے ہیں آپ کی ایک ہی ضرب سے چٹان ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتی ہے رسول مقبول کی بھرپور محنت ومشقت کا یہ دوسرا نمونہ تھا۔ آپ گھریلو زندگی میں بھی اسی محنت وبے تکلفی کے ساتھ اپنے گھر والوں کا ہاتھ بٹاتے ہیں۔ حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ حضور گھر کے کاموں میں شریک رہتے ہیں تھے۔ البتہ جب اذان ہوتی تھی تو آپ فوراً گھر سے مسجد میں چلے جاتے تھے۔ رسول اکرم لوگوں کو بھلائی اور کامیابی کا صرف روحانی راستہ بتاتے نہیں تھے بلکہ روحانیت کے ساتھ معیشت کی کامیابی کے طریقے بتانے اور ان پر چلانے کا کام بھی آپ کے فرائض میں شامل تھا۔ آپ نے اسی کو تکمیل اخلاق کا نام دیا ہے جو آپ کا حقیقی مشن تھا۔ چنانچہ آپ کی زندگی میں جہاں یہ واقعہ نظر آتا ہے کہ آپ نے ایک رفیق خاص حضرت معاذ ابن جبل کو ایک روز مسجد میں پریشان اور غم زدہ بیٹھے ہوئے دیکھا تو آپ ان کے پاس گئے اور ان سے پوچھا اے معاذ میں اس وقت تم کو پریشان غمگین دیکھ رہا ہوں، معاذ بولے حضور مجھے غم و پریشانیوں نے گھیر لیا ہے۔ آپ نے حضرت معاذ کو رنج وغم کا روحانی علاج بتاتے ہوئے کہا معاذ تم خدا تعالیٰ سے اس طرح دعا کیا کرو اللھم اعنی علی ذکرک وشکرک وحسن عبادک اے اللہ اپنا ذکر وشکر کرنے اور اچھی طرح اپنی عبادت کرنے میں میری مدد فرما۔ حضرت معاذؓ نے خدا کا شکر ادا کیا اور حضور کو بتایا کہ اللہ نے میری پریشانیوں کو دور فرما دیا۔ خدا تعالیٰ کے ذکر وشکر کی کثرت ایک کامیاب روحانی معلم کی طرف سے رنج وغم کا بے خطا علاج تھا جس پر معاذ نے عمل کیا اور رنج وغم سے نجات حاصل کر لی، اب اس کے ساتھ دوسرا واقعہ سنئے جس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک پریشان حال اور غم روزگار سے تنگ ایک صحابی کو روزگار اور کسب معاش کا طریقہ سکھایا۔ حضرت بن مالک نے بیان کیا کہ ایک انصاری مسلمان نے سرور دو عالم کے سامنے دست سوال دراز کیا۔ آپ نے اس سے پوچھا کہ تمہارے پاس کیا ہے۔ اس نے عرض کی کہ حضور میرے پاس ایک بڑی چادر اور کھانے کا پیالہ ہے۔ حضورؐ نے اس سے پیالہ منگوایا اور اس پیالے کو اپنے ہاتھ میں لیکر مجلس میں دو درہم میں نیلام فرما دیا۔ پھر اس انصاری سے کہا کہ تم ایک درہم کا کھانا خرید کر بال بچوں کے پاس پہنچا دو اور ایک درہم کی کلہاڑی خرید کر لے آؤ انصاری نے آپ کے حکم کی تعمیل کی اور ایک کلہاڑی لاکر حضور کی خدمت میں پیش کر دی۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کلہاڑی میں اپنے دست مبارک سے لکڑی کا دستہ ڈالا اور کہا جاؤ اور لکڑیاں کاٹ لاؤ اور دیکھو میں تمہیں پندرہ دن تک یہاں کہیں نہ دیکھوں، وہ انصاری اسی وقت سے کام میں لگ گئے لکڑیاں جنگل سے کاٹ کر لاتے اور بازار میں فروخت کر دیتے۔ دو ہفتہ کے بعد یہ انصاری حضورؐ کے پاس تشریف لائے اور اپنی آمدنی کا حساب پیش کیا۔ ان کے پاس اس وقت کھا پی کر دس درہم بچ رہے تھے۔ حضورؐ نے اس حلال نفع کی طرف توجہ دلاتے ہوئے اپنے رفیق سے فرمایا یہ محنت کی کمائی اس لئے بہتر ہے کہ بھیک مانگنا تمہاری پیشانی پر ایک بدنما داغ بن جاتا اور قیامت کے دن تمہاری پیشانی پر ظاہر ہوتا۔ امام بخاری نے حضرت زبیر ابن عوامؓ سے نقل کیا ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ساتھیوں کو محنت اور مشقت کی تعلیم دیتے ہوئے اس کی فضیلت سے آگاہ فرمایا۔ تم میں سے کوئی شخص لکڑیوں کا ایک گٹھا باندھ کر جنگل سے لائے اور اسے بازار میں فروخت کرے اور اسی طرح خدا تعالیٰ اس کی آبرو بچالے تو یہ اس صورت سے بدرجہا بہتر ہے کہ وہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلائے اور لوگ اسے بھیک دیں یا انکار کر دیں۔ ان واقعات سے معلوم ہوا کہ عبادت وریاضت کے ساتھ معیشت کے لئے جدوجہد کرنا اور کسب حلال کے لئے کوشش کرنا بھی عبادت ہے اور یہ آپؐ کے مجاہدانہ کردار سے معلوم ہوتا ہے۔

غزہ میں اسرائیلی بمباری میں ہلاک تین اسرائیلیوں کے متعلق حیران کن انکشاف

کیمرے نے کام جاری رکھا اور ایک قیدی کی آواز کو ریکارڈ کرلیا

اسرائیلی فوج کی جانب سے غزہ میں غلطی سے تین اسرائیلی قیدیوں کی ہلاکت کے اعتراف کے بعد اس حوالے سے نئی معلومات سامنے آئی ہیں، یہ تفصیلات فوجی کتے پر نصب GoPro کیمرہ کی فوٹیج سے متعلق ہیں، جسے اسرائیلی فوج نے غزہ شہر کے الشجاعیہ محلے میں چھوڑا تھا، اس میں تین قیدیوں میں سے ایک 28 سالہ یوتام حائیم، 22 سالہ سامر طلالقہ اور 26 سالہ ایلون شمریز کی طرف سے مدد کے لیے پکارتے ہوئے دکھایا گیا ہے، اسرائیلی میڈیا کی رپورٹ کے مطابق کیمرے کے مواد کے تجزیے سے پتہ چلتا ہے کہ فوج نے غلطی سے ہلاک ہونے والے قیدیوں میں سے ایک کو اپنی موت سے پانچ دن پہلے مدد کے لیے چیختے ہوئے سنا، تینوں کی موت کے بارے میں فوجی تحقیقات سے سامنے آنے والی تفصیلات میں پتہ چلتا ہے کہ فوج نے اس علاقے کی ایک عمارت کی تلاشی کے لیے ایک کتے کو بھیجا، اسرائیلی فورسز کو اس عمارت کے اندر سے فائرنگ کا سامنا کرنا پڑا تھا، تاہم کتا لڑائی کے دوران مارا گیا تھا؛ لیکن کیمرے نے کام جاری رکھا اور ایک قیدی کی آواز کو ریکارڈ کر لیا تھا، اس کے بارے میں خیال کیا جاتا ہے کہ آواز لگانے والا 'ایلون شمریز' تھا جو عبرانی میں مدد کے لیے پکار رہا تھا؛ تاہم استقبالیہ مرکز کی جانب کتے کے کیمرے سے نشر ہونے والی ویڈیو کو بہ ظاہر اس وقت مانیٹر نہیں کیا گیا، اس لیے بعد میں اسرائیلی فوجی علاقے سے نکل گئے۔ پھر پانچ دن بعد شمریز، طلالقہ اور حائیم نے 'آئی ڈی ایف' فورسز سے رابطہ کرنے کی کوشش کی؛ لیکن وہ فرینڈلی فائرنگ سے مارے گئے، دو روز قبل جب کتے کی نعش برآمد ہوئی تھی تب تک ویڈیو نہیں ملی تھی، قابل ذکر ہے کہ تینوں نوجوانوں نے گذشتہ ہفتے ایک عمارت کو چھوڑ دیا تھا جب کہ ان میں سے ایک نے سفید کپڑا لہرایا تاہم اسرائیلی فورسز نے ان پر گولیاں چلا دیں، بعد ازاں اسرائیلی فوج نے واقعے کا اعتراف کرتے ہوئے افسوس کا اظہار کیا اور اس بات پر زور دیا کہ وہ اس واقعے کی شفاف تحقیقات کا آغاز کرے گی۔

Scanned with CamScanner

کامیابی کے سات قرآنی اصول

مولانا اسلام الدین حنفی بنارسی

کامیابی دراصل یہ ہے کہ انسان اپنے دائرہ کار اور عمل میں رہتے ہوئے جہاں اسے اپنی زندگی تنگ معلوم ہو اپنی محنت و مشقت اور جد و جہد کے ذریعہ کسی خاص مقصد میں آگے بڑھے اور اس کو حاصل کرلے جس کے بعد اسے عزت وشہرت مال و دولت اور اطمینان وسکون حاصل ہو۔ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اسے اپنے مقصد کو حاصل کرنے اور محنت و مشقت کرنے کے سبب عطا کی جاتی ہے۔ آج دنیا میں ہر کوئی اعلیٰ تعلیم اور کامیابی حاصل کرنے کا خواہشمند ہے۔ لیکن قرآن کریم کا مطالعہ کریں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ حقیقی کامیابی تو آخرت کی کامیابی ہے۔ اور اخروی کامیابی کی بنیاد اسی دنیاوی زندگی میں رکھنی ہے، قرآن مجید میں جہاں آخرت کی کامیابی کے اصول وضوابط کو بیان کیا گیا ہے وہیں دنیاوی زندگی میں کامیاب ہونے کی بھی وضاحت کی گئی ہے تاکہ قیامت تک آنے والے لوگ اس کتاب مبین کو پڑھ کر نہ صرف اپنی آخرت کو سنواریں بلکہ اس دنیا میں بھی کامیاب وکامران شخصیت بن کر زمانے کے لیے ایک روشن مثال قائم کریں۔ اس مضمون میں اس کامیابی کے متعلق سات قرآنی اصول بیان کرنے کی کوشش کروں گا۔

پہلا: انعام یافتہ لوگوں کی پیروی کرو۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی پہلی ہی سورت میں جہاں اپنے بندوں کو یہ درس دیا کہ صراط مستقیم پر چلنے کی دعا کریں وہیں ہمیں یہ بھی سکھایا کہ ہم انعام یافتہ لوگوں کی پیروی کرنے کی توفیق مانگیں۔ کیونکہ ہم انعام یافتہ لوگوں کی پیروی کرکے ہی دنیا وآخرت میں کامیاب ہو سکتے ہیں۔

دوسرا: ہر تنگی کے بعد آسانی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس آیت مبارکہ میں دو مرتبہ ذکر فرما کر ہمارے شکوک وشبہات کا خاتمہ کردیا۔ بعض دفعہ ہم کسی چیز میں محنت کرتے ہیں اس وقت ہمارے ذہن میں یہ خیال آتا ہے کہیں ہماری محنت ضائع نہ ہوجائے اسی شک کو دور کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے اس آیت کریمہ میں دو مرتبہ فرمایا اس سے ہمیں معلوم ہوا کہ ہماری زندگی میں مصائب وآلام پہلے آتے ہیں بعد میں آسانیاں ہمارے گھر کا راستہ دیکھتی ہیں، ہم اپنی زندگی میں برابر اس بات کا مشاہدہ کرتے رہتے ہیں کہ ایک کسان فصل تیار کرنے کے لیے پہلے ہل چلاتا ہے، بیج ڈالتا ہے، پانی دیتا ہے، اسے ہر طرح کی نقصاندہ چیزوں سے بچاتا ہے، مہینوں کی انتھک محنت و مشقت کے بعد کہیں جاکر فصل تیار ہوتی ہے یوں ہی اگر ہم زندگی میں آسانیاں چاہتے ہیں تو مصائب وآلام کو برداشت کرنا ہوگا۔

تیسرا: مایوس نہ ہو۔ انسان کو اللہ کی رحمت سے دور کرنا شیطان کا سب سے بڑا ہتھیار ہے اس لیے ہمیں مایوس نہیں ہونا ہے دنیا بھر کے ماہرین نفسیات اس بات کو تسلیم کرتے ہیں کہ فرد بعد میں مرتا ہے پہلے اس کی امید مرتی ہے۔ کسی قوم یا فرد سے اگر امید چھین لی جائے تو اس کی زندگی جینے کا کوئی فائدہ نہیں، وہ اندر سے ٹوٹ جاتا ہے۔ زندگی جینے کی امنگ اور کام کرنے کی لگن صرف امید پر ہی قائم ہے۔ ہماری امید میں ہی ہمارے حوصلوں کو جوان رکھتی ہیں اور ہمتوں کو عزم نو عطا کرتی ہیں۔ تو معلوم ہوا کہ سخت سے سخت اور مشکل سے مشکل حالات میں بھی ہمیں امید کا دامن نہیں چھوڑنا چاہیے، یہی زندگی کی علامت ہے۔

چوتھا: سوچو اور تدبر کرو، تدبر وتفکر کرنا قرآن کا بنیادی حکم ہے قرآن پاک میں کہیں اپنی ذات پر سوچنے کا حکم دیا گیا ہے، جسے سیلف نالج کہتے ہیں جو کہ تمام علوم کا سرچشمہ قرار دیا جاتا ہے۔ (بقیہ صفحہ:۱۳ر پر)

مہمان نوازی کے اصول وآداب

ریحانہ خطیب

اسلام نے مہمان کی آمد کو باعث رحمت اور باعث برکت قرار دیا ہے اور اس کی خاطر مدارات کی بطور خاص تاکید کی ہے، وہ مہمان جو سفر کرتے ہیں یعنی مسافر ہیں ان کی اہمیت تو کچھ زیادہ ہی ہے، اب یہ ضروری نہیں کہ مسافر کوئی جانا پہچانا ہی ہو، اجنبیوں کی بھی اتنی ہی ذمہ داری ہوتی ہے، اس کی وجہ غالبًا یہ ہے کہ پرانے وقتوں میں سفر کافی تکلیف دہ ہوتے تھے، تکلیف دہ سواریاں اور راستے، آج کی طرح راستے میں جگہ جگہ کھانے پینے کی اشیاء نہیں ملتی تھیں، کھانا اور پانی مسافروں کو ساتھ رکھنا پڑتا تھا، پیسے کی بھی فراوانی نہیں تھی، مسافروں کی مہمان نوازی کرنا لوگ باعث فخر سمجھتے تھے اور حتی الامکان ان کی تکلیف دور کرنے کی کوشش کرتے تھے، ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم گھر پر موجود نہیں تھے، اچانک کوئی مہمان آئے، حضرت عائشہؓ نے گھر میں موجود بکری ذبح کی اور مہمانوں کے سامنے رکھ دی، صرف پنجہ کا تھوڑا گوشت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بچا کے رکھا، جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو عائشہؓ نے مہمانوں کے بارے میں بتایا اور کہا کہ ایک پوری بکری ختم ہوگئی، صرف ایک پنجہ بچا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسکرائے اور کہا کہ اے عائشہؓ یوں کہو کہ پوری بکری بچ گئی صرف ایک پنجہ خرچ ہوا، مہمانوں پر کیا جانے والا خرچ بچت ہے۔

زمانے بیتے، وقت بدلا مگر مہمان نوازی کی روایت دنیا کے ہر ملک میں اپنے اپنے طریقے سے جاری ہے۔ ہندوستان میں اور کئی چیزوں کی طرح مہمان نوازی بھی خواتین کی ذمہ داری قرار پائی ہے، خواتین اپنی اپنی صلاحیتوں کو بروئے کار لاکر مہمان نوازی کرتی ہیں، مسلمانوں کی مہمان نوازی کی مثال دی جاتی ہے، مہمان نوازی کے کچھ اصول اور آداب ہوتے ہیں، یہ نہیں کہ کھانا کھلا دیا اور بس، جس وقت مہمان گھر میں داخل ہو تو اس کا استقبال مسکراتے چہرے اور خندہ پیشانی سے کرنا چاہئے، مہمان کو یہ محسوس ہونا چاہئے کہ اس کی آمد میز بانی کیلئے خوشی کا باعث ہے، مہمان کی حیثیت کے مطابق اچھی جگہ بیٹھا کر خوشگوار انداز میں بات چیت ہونی چاہئے، اس کے بعد وقت کے لحاظ سے مشروبات اور کھانے کا اہتمام ہونا چاہئے، مشروبات پیش کرتے وقت مہمان کی پسند ضرور پوچھ لینی چاہئے اور اس کے مطابق پیش کرنے کی کوشش کرنی چاہئے، ماضی میں گھر کشادہ ہوتے تھے اور فرش پر دستر خوان بچھا کر کھانا چنا جاتا تھا، دستر خوان کے بھی آداب ہوتے ہیں، مہمانوں کے ساتھ کھانے میں شامل ہونا بھی میزبان کا فرض بنتا ہے، اس سے مہمان پر اچھا اثر پڑتا ہے، دستر خوان پر سب ایک ساتھ کھانا شروع کرتے ہیں اور ایک ساتھ ختم کرتے ہیں، اگر کسی کا جلد ختم ہوجائے تو بھی وہ اٹھتا نہیں بلکہ سب کا ختم ہونے تک بیٹھا رہتا ہے۔

مہمان چاہے کھانے آئے یا یونہی، بہر حال ملاقات کرنا میزبان کا فرض ہوتا ہے کہ اس کے ساتھ بیٹھے، اگر تھکا ہو اور کوئی کام ہو تو بھی حتی الامکان اسے ظاہر نہ کرے اور خوش دلی کا مظاہرہ کرتا رہے۔

بعض خواتین کی عادت ہوتی ہے کہ کھانے کے بعد مہمان کو چھوڑ کر کچھ سمیٹنے چل دیتی ہیں، انہیں کراکری وغیرہ صاف کرنی ہوتی ہے، یہ صحیح ہے مگر مہمان صرف کھانے کے لئے نہیں آتے، گھر میں آکر نئی نویلی بہو ہو تو اس کا بھی فرض بنتا ہے کہ مہمانوں کے جانے تک ان کے ساتھ رہیں، بعض گھرانوں میں دیکھا گیا ہے کہ اگر ماں باپ سے ملنے کوئی آیا ہو تو بہوئیں اور بیٹے بھی اپنے کمرے میں جا گھستے ہیں، یہ بری بات ہے چھوٹے بچوں کو بھی مہمانوں سے برتاؤ کرنے کے طریقے سکھانے چائیں، بچپن ہی سے انہیں تربیت دینی چاہئے کہ مہمانوں کو سلام کریں اور ادب سے پیش آئیں، بعض وقت بچے مہمانوں کی موجودگی میں زیادہ شرارت کرتے ہیں، وہ جانتے ہیں کہ مہمان تو کچھ کہیں گے نہیں اور ان کی موجودگی میں والدین بھی ڈانٹ ڈپٹ سے احتراز کرتے ہیں، بچوں کو گاہے بگاہے مہمان اور مہمان نوازی کی اہمیت سے آگاہ کرنا چاہئے، تاکہ آئندہ زندگی میں ان کے کام آسکے، بعض والدین مہمان کے سامنے اپنے بچوں کی تعریفیں اور بڑائیاں بیان کرنا شروع کر دیتے ہیں جبکہ بچے اس کے برخلاف نظارہ پیش کرتے ہیں، یہ بڑی خراب بات ہے، کچھ ماں باپ بچوں کو کھڑا کرکے ان سے نرسری کی نظمیں وغیرہ پڑھانا شروع کرتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ مہمان بے حد خوش ہوں گے، حالانکہ مہمان صرف بور ہوتے ہیں مگر مسکرانے پر مجبور بھی ہوتے ہیں، پرانے وقتوں میں گھر کے بزرگ تاکید کرتے تھے کہ مہمان کی موجودگی میں دیوار گیر یا کلائی کی گھڑیوں پر نظر نہ ڈالیں، اگر بے حد ضروری ہو تو اس طرح دیکھیں کہ مہمان کو محسوس نہ ہو کہ یہ بھی میزبانی کا اک خوبصورت انداز ہے، آج کل حالات اس کے برعکس ہیں، ہر ایک ساتھ میں موبائل ہے وہ ہر وقت اس پر نظر جمائے رہتے ہیں، جب لینڈ لائن کا زمانہ تھا اور مہمان کی موجودگی میں کوئی فون آجاتا تو صاحب خانہ مہمان سے معذرت کرکے فون اٹھاتے اور ضروری فون نہ ہو تو بعد میں بات کرنے کا کہہ کر رکھ دیتے، اب موبائل پر فون نہ بھی آئے تو میسج چلتے ہیں اور فیس بک پر ہی نظر جمی رہتی ہے، ساتھ ہی مہمان سے بھی بات جاری رہتی ہیں، یہ بھی عجیب وغریب منظر ہوتا ہے، خاص طور پر نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں کو والدین یہ ضرور سکھائیں کہ اگر مہمان کے سامنے بیٹھیں تو ادب سے بیٹھیں اور پوری طرح اسی کی طرف متوجہ رہیں، نوجوان یہ عذر پیش کرتے ہیں کہ میسج کرتے وقت یا فیس بک دیکھتے وقت بھی وہ متوجہ رہتے ہیں، لیکن یہ سراسر غلط بات ہے، اس میں اچھا لگے یا نہ لگے مگر ہر وقت ہمیں مہذب نظر آنا ہے۔

مہمان جب واپس جانے لگے تو میزبان کو چاہئے کہ اسے اچھی طرح رخصت کریں اسے چھوڑنے دروازے تک یا سواری تک ضرور جائیں، اس کے آنے کا شکریہ ادا کریں اور دوبارہ پھر آنے کی فرمائش بھی کریں، اس طرح مہمان آپ کے گھر سے بہت اچھے خیالات لے کر رخصت ہوں گے اور موقعہ ملنے پر اوروں کے سامنے آپ کے اخلاق اور حسن سلوک کی تعریف بھی کریں گے۔

مہمان میزبانوں سے بہت ساری توقعات رکھتے ہیں، مگر خود ان کو بھی کچھ باتوں کا خیال رکھنا ضروری ہے، سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ کسی کے گھر موقع ومحل کی مناسبت سے جائیں اور جانے کے پہلے فون پر اطلاع ضرور دیدیں، ہوسکتا ہے اس وقت میزبان کو کوئی ضروری کام ہو اور اس لئے اگر وہ معذرت کرے تو برا نہ مانیں اور ملاقات کو کسی اور مناسب وقت کے لئے اٹھا رکھیں، موبائل کی وجہ سے اب تو کسی وقت بھی کسی سے بھی بات ہوجاتی ہے، لوگوں کے پاس وقت بھی کم ہے لہذا ملنے جلنے کی زیادہ ضرورت بھی نہیں ہوتی، سب ایک دوسرے کے حال واحوال سے واقف رہتے ہیں، فون ہوتے ہوئے بھی بعض لوگ بغیر اطلاع کے دوسروں کے گھر اچانک پہونچ جاتے ہیں جو سراسر بداخلاقی ہے، وہ اسے بے تکلفی اور محبت واپنائیت کا نام دیتے ہیں، کسی زمانے میں یہ سچ تھا، مگر اب بالکل غلط ہے، وقت کا خیال رکھنا بھی ضروری ہے، جس وقت کا وعدہ کیا ہو اس وقت تک پہنچنے کی کوشش کرنی چاہئے، بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ دیر رات گئے جب محفل برخاست ہو رہی ہو پہنچتے ہیں، ایسے لوگ تھکے ہارے میزبان کے لئے بڑے ناپسندیدہ ہوتے ہیں، بعض مہمان کسی کے گھر جاتے ہیں تو بہت دیر تک اٹھنے کا نام ہی نہیں لیتے، یہ سب سے غلط بات ہے، میزبان تھک کر جمائیاں لینے لگے تو اس کا قصور نہیں ہوتا، کہیں مہمان جائیں تو تمیز سے بیٹھیں، یہ نہیں کہ سارے گھر کا جائزہ لیتے پھریں اور جاسوسوں کی طرح نظریں دوڑائیں اور پھر چھوٹی چھوٹی باتوں کا دوسروں کے سامنے ذکر کریں، یہ تمام باتیں قطعی ناپسندیدہ ہیں، غرض مہمان نوازی ہو یا کوئی اور بات ہر بات تہذیب کے دائرے میں ہونی چاہئے، ہر بات کی ایک حد مقرر کر لینی چاہئے تبھی آپ پسندیدہ شخصیت قرار دیئے جاسکتے ہیں اور لوگ مزید آپ سے ملنے کی خواہش کریں گے۔ (انقلاب، ۲۵ر اگست ۲۰۱۶ء)

Scanned with CamScanner

اخبار جہاں

محمد اسعداللہ قاسمی

ملائیشیا میں اسرائیلی بحری جہازوں پر بندرگاہیں استعمال کرنے کی پابندی عائد

غزہ میں فسلطینی شہریوں کی بڑھتی اموات پر دنیا بھر میں غم وغصہ بڑھ رہا ہے اور ملائیشیا نے اپنی بندرگاہوں پر ایسے جہازوں کے رُکنے پر پابندی عائد کر دی ہے جو اسرائیل میں رجسٹرڈ ہوں یا وہاں سامان لے کر جا رہے ہوں، عرب نیوز کے مطابق اکتوبر میں غزہ پر اسرائیلی بمباری کے آغاز سے اب تک ملائیشیا میں عوامی سطح پر اس کے خلاف روزانہ احتجاج کیا جارہا ہے، ملائیشیا میں اسرائیل کی شپنگ کمپنی زیڈ آئی ایم اور دیگر اسرائیلی پرچم بردار بحری جہازوں کی آمد پر پابندی کا اعلان وزیر اعظم انور ابراہیم نے کیا، ایک بیان میں انہوں نے کہا کہ 'یہ پابندیاں اسرائیل کے بنیادی انسانی اصولوں کو نظر انداز کرنے اور فلسطینیوں کے مسلسل قتل عام اور مظالم کے ذریعے بین الاقوامی قانون کی خلاف ورزی کا ردعمل ہیں (ایجنسی)

ٹیکساس میں نیا متنازع قانون منظور پولیس کو غیر قانونی تارکین وطن کی گرفتاری کی اجازت

امریکہ کی ریاست ٹیکساس کے گورنر گریگ ایبٹ نے ایک نئے قانونی مسودے پر دستخط کیا ہے جس کے تحت پولیس غیر قانونی طور پر امریکی سرحد عبور کرنے والے تارکین وطن کو گرفتار کر سکے گی، نئے قانون کے تحت ٹیکساس کے مقامی ججز کو یہ اختیار دیا گیا ہے کہ وہ غیر قانونی تارکینِ وطن کو بے دخل کرنے کے احکامات بھی جاری کرسکیں گے، خبر رساں ادارے 'ایسوسی ایٹڈ پریس' کے مطابق ٹیکساس کے گورنر نے پیر کو نئے مسودہ قانون پر دستخط کیے ہیں جس کا اطلاق آئندہ برس مارچ سے ہوگا، ناقدین کا کہنا ہے کہ تارکینِ وطن سے متعلق 2010 میں ریاست ایریزونا میں نافذ کیے جانے والے قانون کے بعد کسی بھی ریاست میں تارکینِ وطن کے حوالے سے پولیس کو دیے جانے والے اختیارات کا یہ ڈرامائی اقدام ہے، ایریزونا کے قانون کو ناقدین نے مجھے اپنے کاغذات دکھاؤ قانون قرار دیا تھا، اُس وقت ایریزونا کے قانون کے بیشتر حصوں کو امریکہ کی سپریم کورٹ نے منسوخ کر دیا تھا، امکان ظاہر کیا جا رہا ہے کہ ٹیکساس کے گورنر کے دستخط سے منظور ہونے والے قانون کو بھی ممکنہ طور پر عدالتی کارروائی کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے (ایجنسی)

بنگلہ دیش نے گارمنٹس کی برآمد میں چین کو بھی پچھاڑ دیا

بنگلہ دیش پہلی بار یورپی یونین کونٹ ویئر (گارمنٹس) برآمد کرنے والا سب سے بڑا ملک بن گیا، میٹس گلوبل کی رپورٹ کے مطابق بنگلہ دیش نے جنوری سے ستمبر 2023 کے دوران یورپی یونین کونٹ ویئر کی برآمدات میں پہلی پوزیشن حاصل کی ہے، رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ یورپی یونین کے لیے بنگلہ دیش کی نٹ ویئر کی درآمدات ڈالر کی قیمت اور وزن کے لحاظ سے کسی بھی دوسرے ملک سے زیادہ ہیں، اس کامیابی کا سہرا بلاک کی ایوریتھنگ بٹ آرمز (ای بی اے) اسکیم کے تحت دستیاب ڈیوٹی سہولت کے سر سجایا گیا ہے، رپورٹ میں بنگلہ دیشی اخبار 'ڈیلی اسٹار' کا حوالہ دیتے ہوئے کہا گیا کہ 9 ماہ کے عرصے میں یورپی یونین نے بنگلہ دیش سے 9 ارب ڈالر کے نٹ ویئر درآمد کیے، جو چین سے ہونے والی 8.96 ارب ڈالر کے مقابلے میں زیادہ ہیں، بنگلہ دیش گارمنٹ مینوفیکچررز اینڈ ایکسپورٹرز ایسوسی ایشن (بی جی ایم ای اے) کے صدر فاروق حسن نے بتایا کہ وزن کے لحاظ سے بنگلہ دیش نے یورپی یونین کے ممالک کو چین کے 442 ملین کلوگرام کے مقابلے میں 571 ملین کلوگرام نٹ ویئر برآمد کیا۔ انہوں نے کہا کہ نٹ ویئر میں یورپی یونین کے ممالک میں بنگلہ دیش کی شاندار کارکردگی کی ایک وجہ ہائی ویلیو ایڈڈ اشیا، خاص طور پر ایکٹو ویئر میں حالیہ سرمایہ کاری ہے، ان کا کہنا تھا کہ 'مجھے لگتا ہے کہ ہماری صنعت غیر کپاس پر مبنی ایتھلیزر اشیا کے شعبے میں اہم تبدیلی لانے کے قابل ہو جائے گی، خیال رہے کہ اس وقت بنگلہ دیش میں حکمراں جماعت کے متعلق شکوک وشبہات پائے جاتے ہیں، اور شیخ حسینہ کی سرکار کیخلاف مظاہرے بھی ہوئے ہیں، آئندہ کچھ ماہ بعد عام انتخابات ہوں گے (ایجنسی)

امریکہ میں نئی سیاسی تاریخ، سابق صدر ٹرمپ الیکشن لڑنے کیلیے نااہل

امریکی میڈیا کے مطابق سابق صدر ڈونلڈ ٹرمپ کو ریاست کولوراڈو کی عدالت نے بغاوت میں ملوث افراد کو عہدہ سنبھالنے سے روکنے کی شق کے تحت 2024 کے صدارتی انتخاب میں حصہ لینے کے لیے نااہل قرار دیا، صدر ٹرمپ امریکی تاریخ کے پہلے صدر ہیں جنہیں الیکشن لڑنے کے لیے نااہل قرار دیا گیا ہے، عدالتی فیصلے کا اطلاق صرف کولوراڈو کی ریاست پر ہوگا، ڈونلڈ ٹرمپ کو کیپیٹل ہل حملے میں ملوث ہونے کے باعث نااہلی کا سامنا ہے، ٹرمپ کے وکیل نے فیصلے کو جمہوریت کے خلاف قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ اس فیصلے کے خلاف سپریم کورٹ میں اپیل کی جائے گی، کولوراڈو کی سپریم کورٹ نے آئینی بغاوت کی شق کا حوالہ دیتے ہوئے فیصلہ دیا ہے کہ ڈونلڈ ٹرمپ ریاست میں اگلے سال ہونے والے صدارتی انتخابات میں حصہ نہیں لے سکتے، (ایجنسی)

زمبابوے میں خشک سالی کے باعث کم از کم 100 ہاتھی ہلاک

انٹرنیشنل فنڈ فار اینیمل ویلفیئر نے اسے ہاتھیوں اور دیگر جانوروں کے لیے ایک بحران قرار دیا ہے، حکام کے مطابق سب سے زیادہ متاثر ہونے والوں میں نوجوان، بوڑھے اور بیمار ہاتھی شامل ہیں، جو پانی تلاش کرنے کے لیے طویل سفر نہیں کر سکتے، ہوانگے نیشنل پارک میں خشک سالی کی وجہ سے 2019 میں دو سو ہاتھی ہلاک ہو گئے تھے، زمبابوے کے سب سے بڑے نیشنل پارک میں حالیہ ہفتوں میں خشک سالی کی وجہ سے کم از کم 100 ہاتھی ہلاک ہوگئے ہیں۔ ان ہاتھیوں کی لاشیں جنگلی حیات کے حکام اور تحفظ کے گروپوں کی طرف سے کی بیان کی جانے والی موسمیاتی تبدیلیوں اور ال نینو موسمی رجحان کے اثرات کی سنگینی کی نشاندہی کرتی ہیں، حکام نے باخبر کیا ہے کہ اس نوعیت کی مزید ہلاکتیں ہوسکتی ہیں؛ کیونکہ پیشین گوئی کے مطابق اس جنوبی افریقی ملک میں ہوانگے نیشنل پارک سمیت دیگر کچھ علاقوں میں گرمی میں اضافہ ہوسکتا ہے۔

تعلیم وروزگار

مولانا آزاد میڈیکل ٹریننگ اینڈ ریسرچ انسٹی ٹیوٹ میں داخلے کا اب بھی موقع

15 جنوری تک مختلف کورس میں داخلہ لیکر خصوصی رعایت کا فائدہ اٹھائیں: ڈاکٹر عقیل صدیقی/ ڈاکٹر عنایت اللہ پالوی

مولانا آزاد پارامیڈیکل ٹریننگ سنٹر اینڈ ریسرچ انسٹی ٹیوٹ، پٹنہ کے مختلف کورسوں میں داخلہ لے کر اپنے کیریئر اور مستقبل روشن کرنے کا موقع اب بھی باقی ہے، طلبا وطالبات 15/جنوری 2024 تک مولانا آزاد پارامیڈیکل ٹریننگ سنٹر اینڈ ریسرچ انسٹی ٹیوٹ، پٹنہ کے BMLT, BMRT, BOTT, BPT DRESSER اور DMLT, DOT, میں کثیر تعداد میں طلبا وطالبات اس ادارے کورسیز میں داخلہ لے کر روزگار کے بہترین مواقع حاصل کر سکتے ہیں، انسٹی ٹیوٹ کے کوآرڈینٹر ڈاکٹر عقیل صدیقی اور پرنسپل ڈاکٹر عنایت اللہ پالوی نے یہ باتیں خواہش مند طلبا وطالبات کو توجہ دلاتے ہوئے کہی ہیں، انہوں نے مشترکہ بیان میں مزید کہا کہ طلبہ مختلف تکنیکی شعبے میں داخلہ لے کر اپنی علمی تشنگی بجھا سکتے ہیں، انسٹی ٹیوٹ کے اساتذہ ان کے خواب کو شرمندہ تعبیر کرنے کے لئے مسلسل محنت ولگن سے کوشاں ہیں، ادارے میں ابھی بھی بہت سارے کورسیز میں داخلہ کے لئے سیٹیں خالی ہیں جن میں طلبا وطالبات داخلہ لے کر اپنی دیرینہ تعلیمی خواہش کو پورا کر سکتے ہیں، انہوں نے بتایا کہ انسٹی ٹیوٹ میں معاشی طور سے کمزور طلبا وطالبات کیلئے خصوصی آفر ہے، انہیں انسٹی ٹیوٹ کی جانب سے جہاں فیس میں خصوصی چھوٹ دی جائے گی وہیں انہیں مطلوبہ کورس کی فیس قسطوں میں ادا کرنے کی بھی سہولت ملے گی، انسٹی ٹیوٹ کے کوآرڈینیٹر ڈاکٹر عقیل صدیقی اور پرنسپل ڈاکٹر عنایت اللہ پالوی نے بتایا کہ اس انسٹی ٹیوٹ میں مختلف کورسیز کے لئے کلاسیز سرگرمی کے ساتھ چل رہے ہیں، مزید خواہش مند طلبا وطالبات کے لئے داخلہ کی گنجائش ابھی باقی ہے، خواہش مند انٹر پاس طلبا وطالبات 15 جنوری تک داخلہ لے کر استفادہ کر سکتے ہیں، ہماری انتظامیہ کمیٹی نے ویسے طلبا وطالبات کو خصوصی رعایت اور سہولت دینے کا فیصلہ کیا ہے جن میں حصول تعلیم کی خواہش ہے مگر وہ اقتصادی حالات سے کمزور ہونے کے سبب اپنی خواہش پوری نہیں کرے پا رہے ہیں، انہوں نے کہا کہ اس ادارے میں اقلیتی طلبا وطالبات کے لئے بھی خصوصی رعایات ہیں، جناب صدیقی اور پالوی نے کہا کہ یہ ادارہ ہیلتھ ڈپارٹمنٹ حکومت بہار سے منظور شدہ اور بہار یونیورسٹی آف ہیلتھ سائنس، پٹنہ سے ملحق ہے، ڈاکٹر عقیل صدیقی نے مزید بتایا کہ اس انسٹی ٹیوٹ میں لڑکیوں کے لئے 33 فیصد سیٹ مختص ہیں۔ جناب عقیل صدیقی اور ڈاکٹر عنایت اللہ پالوی نے مزید کہا کہ یہاں ہوسٹل کی سہولت اور اسٹوڈنٹ کریڈٹ کارڈ کی سہولت بھی دستیاب ہے۔ ضرورت مند طلبا وطالبات کو اسٹوڈنٹ کریڈٹ کارڈ کا فائدہ دلانے میں ادارہ ہر ممکن تعاون کرے گا۔

فوقانیہ اور مولوی امتحانات 2024 کا Dummy رجسٹریشن کارڈ آج آن لائن جاری

رجسٹریشن کارڈ کے اصلاح کیلئے 27 دسمبر تک help.bsmeb@gmail.com درخواست کریں: عبد السلام انصاری

ڈاکٹر محمد نور اسلام کنٹرولر آف اکزامنیشن بہار اسٹیٹ مدرسہ ایجوکیشن بورڈ، پٹنہ نے فوقانیہ ومولوی کے طلباء و طالبات اور گارجین حضرات کو بحکم چیئرمین اطلاع دی ہے کہ سال 2024 کے فوقانیہ ومولوی امتحانات کا Dummy رجسٹریشن کارڈ بہار اسٹیٹ مدرسہ ایجوکیشن بورڈ کے ویب سائٹ www.bsmeborg پر مورخہ 22.12.2023 کو آن لائن جاری کر دیا گیا ہے؛ تاکہ طلبا وطالبات وگارجین حضرات رجسٹریشن کارڈ کو اچھی طرح جانچ لیں، اگر اس میں کسی طرح کی کوئی غلطی کی نشاندہی ہوتی ہے تو اس کی اصلاح کرنے کی سہولت دی جارہی ہے، ڈمی رجسٹریشن کارڈ (Dummy registration(card) بورڈ کے ویب سائٹ پر موجود لنک (Link) بنام: Registration slip Fauquania Dummy / moulvi کے Exam سے ڈاؤن لوڈ کر سکتے ہیں، ڈاکٹر محمد نور اسلام کنٹرولر آف اگزامنیشن نے طلبا وطالبات کو واضح کیا ہے کہ رجسٹریشن کارڈ ڈاؤن لوڈ کر کے اسے جانچ لیں، ڈمی رجسٹریشن کارڈ میں کسی طرح کی کوئی غلطی (نام، والد کے نام، والدہ کے نام تاریخ پیدائش، جنس اور تصویر ودستخط) میں اصلاح کرانا ہے تو اس کیلئے بورڈ کے میل آئی ڈی help.bsmeb@gmail.com 53 پر ایک درجہ پہلے کا یعنی فوقانیہ امیدوار وسطانیہ، مولوی امیدوار فوقانیہ سرٹیفکیٹ منسلک کر کے مورخہ 27.12.2023 تک درخواست سکتے ہیں، درخواست پر کاروائی گزشتہ سرٹیفکیٹ کی بنیاد پر ہی کی جائے گی، ساتھ ہی یہ بھی واضح کرنا ہے کہ والد کے نام اور والدہ کے نام میں Spelling Mistake ہے تو اس کی اصلاح کی جائے گی نام کی تبدیلی پر ہرگز کاروائی نہیں کی جائے گی۔

جھارکھنڈ میں سردی کی لہر سبھی اسکول 26 سے 31 دسمبر تک رہیں گے بند سرکار نے جاری کیا حکم

جھارکھنڈ میں سردی کی لہر کو دیکھتے ہوئے تمام سرکاری اسکولوں کو بند کرنے کے احکامات جاری کئے گئے ہیں، یہ حکم جھارکھنڈ حکومت کے اسکول ایجوکیشن اینڈ لٹریسی ڈپارٹمنٹ نے ۲۱ردسمبر کو جاری کیا ہے، اس میں کہا گیا ہے کہ ریاست میں سردی کی لہر کے بڑھتے ہوئے اثرات کے پیش نظر ریاست کے تمام سرکاری، غیر سرکاری امداد یافتہ/غیر امداد یافتہ (بشمول اقلیتی اسکول) اور تمام نجی اسکول بند ہیں، بتایا گیا ہے کہ جھارکھنڈ کے یہ تمام اسکول ۲۶ردسمبر سے ۳۱ردسمبر تک بند رہیں گے، حکم نامہ میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ سکینڈری اور ہائی سکینڈری یعنی میٹرک اور انٹرمیڈیٹ کے بورڈ کے امتحانات کو مدنظر رکھتے ہوئے متعلقہ اسکول ضرورت کے مطابق دسویں سے بارہویں تک کے کلاسز کا انعقاد کریں گے، محکمہ جاتی سکریٹری کی اجازت سے جاری کردہ اس حکم نامے کو فوری طور پر موثر تصور کیا گیا ہے۔

Scanned with CamScanner

ملی سرگرمیاں

مفتی محمد سہراب ندوی

ریاست جھارکھنڈ کے قضاۃ امارت شرعیہ نے مفتی نذر توحید صاحب کے فتنہ کو کیا رد

تمام قضاۃ نے تحریری طور پر مولانا احمد ولی فیصل رحمانی صاحب کی بیعت امارت پر قائم رہنے کا کیا پختہ عہد

امارت شرعیہ بہار، اڈیشہ وجھارکھنڈ ایک خالص اسلامی فکر اور ملت اسلامیہ کا عظیم سرمایہ ہے، جسے ایک سو سال قبل حضرت مولانا ابوالمحاسن محمد سجاد علیہ الرحمہ نے ملک کے اکابرین علماء، دانشوران و اساطین امت کے مشورہ سے قائم فرمایا۔ الحمدللہ اس وقت مذکورہ تمام ریاستوں کے مسلمان متحد ہو کر ایک امیر شریعت کی ماتحتی میں اسلامی نظام کے فکر کے مطابق شرعی زندگی گذار رہے ہیں۔ موجودہ وقت میں امارت شرعیہ بہار، اڈیشہ وجھارکھنڈ کے امیر شریعت حضرت مولانا احمد ولی فیصل رحمانی دامت برکاتہم کی امارت وقیادت میں ملت اسلامیہ اپنی زندگی گذار رہی ہیں، خاص طور سے مذکورہ ریاستوں کے مسلمانان مکمل سمع وطاعت کے ساتھ امیر شریعت کی ہدایات پر عمل کر رہے ہیں، مورخہ 14 دسمبر 2023 کو جھارکھنڈ میں مجلس علماء جھارکھنڈ کے بینر تلے دوسرے ایجنڈے پر بلائے گئے اجلاس میں مفتی نذر توحید صاحب نے امارت کو غیر مستحکم کرنے کی کوشش کی جس کو وہیں پر مجلس علماء جھارکھنڈ اور وہاں پہنچے علماء کرام نے فورا مسترد کر دیا اور اپنی برأت کا بھی اعلان کیا۔ مسلمانوں کے خلاف اس سازش کو کامیاب ہونے سے پہلے ہی اللہ سبحانہ وتعالی نے اسے ناکام بنا دیا، الحمدللہ، جملہ قضاۃ ریاست جھارکھنڈ محمد انور قاسمی قاضی شریعت دارالقضاء امارت شرعیہ کربلا ٹینک روڈ رانچی، جھارکھنڈ، محمد سعود عالم قاسمی قاضی شریعت دارالقضاء امارت شرعیہ آزادنگر، جمشید پور، جھارکھنڈ، محمد شاہد قاسمی قاضی شریعت دار القضاء امارت شرعیہ واسع پور دھنباد، جھارکھنڈ، محمد کلیم اللہ مظہر قاضی شریعت دار القضاء امارت شرعیہ چتر پور وبوکارو، جھارکھنڈ، سید طاہر حسین ندوی نائب قاضی شریعتد ار القضاء امارت شرعیہ بوکارو، جھارکھنڈ، محمد ثناء اللہ قاسمی قاضی شریعت دارالقضاء امارت شرعیہ ہزاری باغ، جھارکھنڈ، محمد نظام الدین قاسمی قاضی شریعت دارالقضاء امارت شرعیہ جامتاڑا، جھارکھنڈ، نسیم اختر قاسمی قاضی شریعت دارالقضاء امارت شرعیہ کوڈرما، جھارکھنڈ، مختار عالم قاسمی قاضی شریعت دارالقضاء امارت شرعیہ سمڈیگا، جھارکھنڈ، محمد عمر فاروق مظاہری قاضی شریعت دار القضاء امارت شرعیہ لوہردگا، جھارکھنڈ، محمد سراج الدین مظاہری قاضی شریعت دارالقضاء امارت شرعیہ گورگاواں گڈا، جھارکھنڈ، محمد صدام قاسمی قاضی شریعت دارالقضاء امارت شرعیہ صاحب گنج، جھارکھنڈ، محمد عمران قاسمی قاضی شریعت دارالقضاء امارت شرعیہ مدھوپور، دیوگھر، جھارکھنڈ، محمد ابوصالح قاسمی قاضی شریعت دارالقضاء امارت شرعیہ گریڈیہہ، جھارکھنڈ، عبدالاحد قاسمی قاضی شریعت دار القضاء امارت شرعیہ سیسئی ضلع گملا، جھارکھنڈ نے تحریری طور پر اقرار کیا کہ ہم تمام قضاۃ امیر شریعت حضرت مولانا سید احمد ولی فیصل رحمانی صاحب مدظلہ کی بیعت امارت پر قائم ہیں اور ان شاءاللہ تادم حیات قائم رہیں گے۔ اس بات کا پختہ عہد کرتے ہیں اور ہم تمام علماء، مشائخ، ائمہ، دانشوران اور عوام الناس سے التماس کرتے ہیں اسلامی فکر کے ساتھ رہیں اور اللہ کو نصرت دیں تاکہ اللہ ہمیں نصرت دے نیز امارت کو کمزور کرنے والے تمام فتنے اور انتشار سے دور رہیں۔

امارت شرعیہ بہار، اڈیشہ وجھارکھنڈ مسلمانوں کے ملی اتحاد کی روشن علامت: احمد حسین قاسمی مدنی

ضلع مظفر پور کے کٹرا اورائی، گائے گھاٹ و شکرا بلاک کی مسلم آبادیوں میں امارت شرعیہ کا دعوتی و اصلاحی دورہ جاری

امارت شرعیہ کا وفد جناب مولانا احمد حسین قاسمی مدنی کی قیادت میں اورائی بلاک کے مرزاپور بسنت پہنچا، جہاں امارت شرعیہ کی سو سالہ خدمات اور اتحاد ملت کے عنوان سے، قائد وفد اور امارت شرعیہ کے معاون ناظم جناب مولانا احمد حسین قاسمی صاحب نے اپنے کلیدی خطاب میں کہا: کہ امارت شرعیہ بہار، اڈیشہ وجھارکھنڈ، اس ملک میں مسلمانوں کے ملی اتحاد کی علامت ہے، اس نے ہمیشہ کلمہ واحدہ کی بنیاد پر ملت اسلامیہ کو متحد کرنے کا فریضہ انجام دیا ہے، مسلمانو! آپ کسی بھی حالت میں اپنے اتحاد کو منتشر نہ ہونے دیں، ہمیں پانچ وقت کی نماز باجماعت سے اتحاد کا سبق ملتا ہے، ہم اپنی مسجدوں کے دروازوں سے باہر بھی اپنے گاؤں کی سطح پر اتحاد کو قائم کرنے کی عملی کوشش کریں اور ایک امت، ایک جماعت بن کر زندگی گزاریں، محترم موصوف نے تعلیم کے حوالے سے مجمع عام کو خطاب کرتے ہوئے کہا کہ موجودہ وقت میں امارت شرعیہ کا سب سے پہلا اور بنیادی پیغام یہ ہے کہ ہر مسلمان اپنی نئی نسل کی دینی تعلیم وتربیت پر خصوصی توجہ دے؛ تاکہ اس کا دین وایمان وقت کے فتنوں سے محفوظ رہ سکے۔

اس موقع پر ضلع مظفر پور کے کٹڑا، اورائی اور شکرا بلاک کی درج ذیل مسلم آبادیوں: اورائی جامع مسجد، سسولی، چنڈیہا، عالم پورسمری، مصراولیاء، جگولیا، خیروٹولہ، رتوارہ، ہرپوربیشی، رام کھیتاری، کھیتل پور اور مرزاپور بسنت میں بالترتیب امارت شرعیہ کے حضرات علماء نے امارت شرعیہ کی گراں قدر خدمات وعزائم کے تعارف اور امارت شرعیہ کی ملی وتعلیمی اور سماجی کارکردگی کے ساتھ تعلیم واصلاح معاشرہ کے مختلف موضوعات پر تفصیل سے روشنی ڈالی اور موجودہ وقت میں امت کی کیا ذمہ داریاں ہیں ان سے روشناس کرایا۔

جناب مولانا محمد اخلاق قاسمی قاضی شریعت دارالقضاء مدرسہ اسلامیہ شکرپور بھرواره نے نظام قضاء کی اہمیت وضرورت کو اجاگر کیا اور عورتوں کے حقوق پر قرآن وحدیث کی روشنی میں گفتگو فرمائی، جبکہ مفتی صدام قاسمی استاذ دارالعلوم الاسلامیہ امارت شرعیہ نے دین کی بنیادی تعلیم اور اعلی عصری تعلیم کے فروغ کے موضوع پر بصیرت افروز خطاب فرمایا، وہیں امارت شرعیہ کے قدیم مبلغ جناب مولانا محمد شعیب عالم قاسمی نے دورۂ وفد کے اغراض ومقاصد اور امارت شرعیہ کے حالیہ کارناموں پر روشنی ڈالی اور نظامت کے فرائض بھی انجام دیے اور جناب حافظ عبدالحق رحمانی مبلغ امارت شرعیہ نے پروگرام کے نظم ونسق بہتر سے بہتر کرنے کی کوشش کی، تمام آبادیوں میں وہاں کے مسلمانوں نے امارت شرعیہ کے وفد کا استقبال کیا اور خاص کر جناب مولانا محمد بلال رحمانی جوائنٹ سکریٹری تنظیم امارت شرعیہ ضلع مظفر پور اور ان کے رفقاء نے اپنے خطہ میں پروگرام کو کامیاب بنانے میں اپنا کردار ادا کیا۔

امیر شریعت مولانا محمد ولی رحمانیؒ کے مضامین کے اولین مجموعہ کی اشاعت

امیر شریعت حضرت مولانا محمد ولی رحمانی علیہ الرحمہ کے مطبوعہ وغیر مطبوعہ مضامین کے پہلے مجموعے کا اجراء عمل میں آیا ہے۔ جامعہ رحمانی کے اجلاس دستار بندی میں حضرت امیر شریعت سابعؒ کے وقیع مضامین پر مشتمل 'مضامین ولی' کا اجراء امیر شریعت حضرت مولانا احمد ولی فیصل رحمانی سجادہ نشیں خانقاہ رحمانی مونگیر اور دیگر مقتدر علماء کے ہاتھوں ہوا۔ اس موقع پر حضرت امیر شریعت سابعؒ کے خلیفہ حضرت مولانا محمد عمرین محفوظ رحمانی سکریٹری مسلم پرسنل لاء بورڈ سمیت دیگر اہل علم موجود تھے۔ نیز اجلاس جامعہ رحمانی میں ملک بھر سے آئے عقیدت مندوں اور فیض یافتگان کی ہزاروں کی تعداد موجود تھی۔ کتاب کے اجراء کے بعد حضرت امیر شریعت نے جامعہ رحمانی کے سنیئر اور بزرگ استاذ اور مرتب کتاب حافظ محمد امتیاز رحمانی کے استاذ جناب حافظ رضی احمد رحمانی کو پیش کی، حضرت امیر شریعت سابع مفکر اسلام مولانا محمد ولی رحمانی علیہ الرحمہ کی شخصیت جس طرح بے باک قائد اور بہترین مربی ومرشد اور منتظم کی تھی، اسی طرح آپ کی تحریر بھی ادب پارے کا درجہ رکھتی ہے، زبان جتنی صاف ستھری تھی، تحریر بھی اتنی ہی دل نشیں اور بااثر ہوتی۔ آپ ایک کامیاب صحافی، صاحب طرز نثر نگار اور مکتوب نگار وادیب بھی تھے۔ آپ نے نقیب، ایثار، صحیفہ کی بھی ادارت کی۔ بڑھتی مصروفیت کی وجہ سے صحافتی میدان سے علاحدگی کے بعد بھی کسی سلگتے موضوع پر آپ کا قلم جنبش میں آتا اور آپ کی تحریریں ملک کے معتبر اخباروں کی زینت بنتیں، آپ کے مکاتیب کی بڑی تعداد ہے جو معلوماتی ہونے کے ساتھ ساتھ دل نشیں اسلوب کے آئینہ دار ہیں۔ حافظ محمد امتیاز رحمانی نے کوشش کی ہے کہ حضرتؒ کی تحریروں کو جمع کیا جائے جو یقیناً ادبی وعلمی خزانہ ہیں، اس کی پہلی کڑی 'مضامین ولی' ہے۔ اس موقع پر حضرت امیر شریعت مولانا احمد ولی فیصل رحمانی دامت برکاتہم نے حافظ محمد امتیاز رحمانی کی ستائش کرتے ہوئے کہا کہ بڑوں کی کارآمد چیزوں کو جمع کرنے اور ان کو سامنے لانے کا حافظ محمد امتیاز رحمانی کو خاص ملکہ اور خاص شوق ہے، اس سے پہلے بھی انھوں نے خانقاہ رحمانی کے بزرگوں کے کئی نقوش منظر عام پر لائے ہیں، اللہ تعالیٰ انہیں اس کا بہترین اجر دے۔ آمین۔

اجراء کے موقع پر مرتب کتاب حافظ محمد امتیاز رحمانی نے کہا کہ یقیناً یہ مرحلہ میرے لیے مسرت کا ہے کہ میری طالب علمی کے زمانہ میں میری مرتب کردہ دو کتابوں کا ایک ساتھ اجراء ہوا، آج چوبیس سال بعد پھر یہ لمحہ آیا ہے اور ایک ساتھ دو کتابوں کا اجراء ہو رہا ہے۔ آج حضرت مولانا محمد ولی رحمانیؒ موجود نہیں ہیں لیکن ہمارے استاذ جناب حافظ رضی احمد رحمانی جو موجودہ حضرت امیر شریعت دامت برکاتہم کے بھی استاذ ہیں، وہ موجود ہیں، حضرت امیر شریعت سے درخواست کرتے ہیں کہ ان کو ان کے عزیز کی یہ کاوش پیش فرمائی جائے۔ میری خوش قسمتی ہے کہ اس بار دو کتابوں کو ترتیب دینے کی سعادت حاصل ہوئی، ایک امیر شریعت رابع حضرت مولانا منت اللہ رحمانیؒ کے خطبات کا مجموعہ 'خطبات رحمانی' اور دوسری کتاب مرشد گرامی امیر شریعت سابع حضرت مولانا محمد ولی رحمانیؒ کے مضامین کا مجموعہ 'مضامین ولی' ہے۔ لوگوں کی خواہش تھی کہ حضرتؒ کی تحریریں جمع کی جائیں اور اس ادبی وعلمی سرمایے سے استفادہ ہو۔ الحمدللہ آج یہ سعادت میرے حصے میں آئی، حضرتؒ کی ادبی وتحریری خدمات کا دائرہ وسیع ہے۔ ان پر اگر کام کیا جائے تو بڑا علمی وادبی خزانہ سامنے آئے گا۔ کتاب کی اشاعت پر مرتب کتاب کے اساتذہ، دوستوں اور احباب نے ان کی حوصلہ افزائی کی اور مبارک باد دیتے ہوئے کہا کہ حافظ محمد امتیاز رحمانی کو بزرگوں کے نقوش سامنے لانے کا بہترین سلیقہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سے مزید کام لے اور اسی طرح بزرگوں کے نقوش سے ہم سبھی مستفید ہوتے رہیں۔ آمین۔

هفته وار نقیب کا خصوصی شماره

حضرت امیر شریعت سابعؒ نمبر

مفکر اسلام امیر شریعت سابع حضرت مولانا سید محمد ولی رحمانی رحمۃ اللہ علیہ کی حیات وخدمات کے مختلف گوشوں پر ملک کے نامور علماء ومشائخ، سیاسی وسماجی شخصیات اور ممتاز اہل قلم کی نگارشات کا گراں قدر مجموعہ ہفت وار نقیب کا خصوصی شمارہ ''**حضرت امیر شریعت سابعؒ نمبر**'' دستاویزی اہمیت کا حامل ہے، اس کتاب کا ٹائٹل دیدہ زیب ہے اور طباعت بھی عمدہ ہے، قارئین اور اصحاب فکر ونظر اس سے ضرور استفادہ کریں، اس کتاب کی قیمت 350 روپئے ہے، ڈاک خرچ اس کے علاوہ ہے، خواہش مند حضرات **9576507798** پر رابطہ کر سکتے ہیں۔ (**مینیجر نقیب**)

Scanned with CamScanner

فلسطینیوں کے جذبہ ایمان کو دیکھ کر متعدد امریکی خواتین کا قبول اسلام

محمد ریاض

اسرائیل فلسطین جنگ میں فلسطینیوں کی قربانیوں، اسرائیل کی درندگی، وحشیانہ فضائی حملوں، ہزاروں کی تعداد میں فلسطینی بچوں کی شہادتوں اور غزہ کو ملبہ کے ڈھیر میں تبدیل کئے جانے کے باوجود فلسطینیوں کے صبر وشکر نے ایک دنیا کو حیران کر دیا ہے۔ وہ یہ سوچنے پر مجبور ہیں کہ آخر اس قدر تباہی و بربادی، اپنے عزیز ورشتہ داروں کی شہادت، پانی، بجلی اور خوراک سے محرومی کے باوجود فلسطینی اپنے رب کا شکر ادا کر رہے ہیں۔ صابر وشاکر بن کر ابھر رہے ہیں۔ ان کے لبوں پر اپنے رب سے کوئی شکایت نہیں۔ ان کے اس عزم واستقلال کی کیا وجوہات ہیں۔ اس ضمن میں لوگوں نے قرآن مجید کا مطالعہ شروع کر دیا۔ ایسے ہی لوگوں میں شکاگو میں رہنے والی 34 سالہ میگن بی رائس بھی شامل ہیں۔ انہیں مطالعہ کا بہت شوق ہے۔ اب اس نے اپنے سوشل میڈیا اکاؤنٹ کو غزہ میں انسانی بحران سے متعلق بات کرنے کیلئے استعمال کیا ہے۔ حال ہی میں دیئے گئے اپنے ایک انٹرویو میں اس نے کچھ یوں کہا ''میں فلسطینیوں کے ایمان وعقیدہ کے بارے میں بات کرنا چاہتی ہوں۔ ان کا ایمان ان کا عقیدہ بہت مضبوط ہے اور لاکھ تباہی و بربادی، زبردست جانی و مالی نقصانات، رنج والم، شدید مشکلات ومصائب میں بھی وہ اپنے رب ذوالجلال کا شکر ادا کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ ان سے سب کچھ چھین لئے جانے پر بھی ان کی زبان سے جو الفاظ ادا ہوتے ہیں وہ اپنے رب کے حضور شکر کے ہوتے ہیں۔ اگرچہ بعض مسلم فالوورس یہ کہتے ہیں کہ شاید میگن دین اسلام کی مقدس کتاب قرآن مجید کے مطالعہ میں دلچسپی رکھتی ہو، یہی وجہ ہیکہ اس نے ''ورلڈر یلیجن بک کلب'' کا اہتمام کیا جہاں تمام مذہبی پس منظر کے حامل لوگ اس کے ساتھ قرآن کریم کا مطالعہ کر سکیں۔ ویسے بھی قرآن مجید کا یہ معجزہ ہیکہ جو لوگ قرآن مجید کا مطالعہ کرتے ہیں، اللہ عزوجل ان کے اذہان وقلوب کو نور ایمان سے منور کر دیتا ہے۔ چنانچہ میگن نے قرآن مجید کے مطالعہ شروع کرنے کے اندرون ماہ کلمہ شہادت پڑھ کر دامن اسلام میں پناہ لے لی۔ اب وہ نہ صرف حجاب کا اہتمام کرتی ہے بلکہ اسلامی تعلیمات پر چلنے کی پوری کوشش بھی کرتی ہے۔ دی گارجین اور ڈیلی آن لائن میں شائع رپورٹس میں واضح طور پر کئی خواتین کے قرآن مجید کا مطالعہ کرنے اور دین اسلام قبول کرنے سے متعلق واقعات بیان کئے گئے ہیں۔ جیسا کہ آپ کے سطورہ بالا میں رائس کی کہانی پڑھی ہے۔ اس معاملہ میں صرف رائس ہی واحد خاتون نہیں ہے بلکہ ایسی بے شمار خواتین ہیں جو اسرائیل کی درندگی اور فلسطینیوں کے جذبہ شہادت ان کے صبر وشکر کو دیکھ کر اس قدر متاثر ہوئی ہیں کہ ان لوگوں نے قرآن مجید کا مطالعہ شروع کیا اور پھر خود کو دین اسلام میں ڈھال لیا۔ یہ خواتین اب باقاعدہ حجاب استعمال کرتی ہیں اور دوسروں کو بھی یہ بتاتی ہیں کہ اسرائیل کس طرح فلسطینیوں پر ظلم کر رہا ہے۔ اپنی تمام تر طاقت جھونک کر فلسطینیوں کی زندگیوں کو اس نے اجیرن کر رکھا ہے۔ اگرچہ ٹک ٹاک کو معاشرہ میں فحش کاموں کی گندگی پھیلانے والا پلیٹ فارم کہا جاتا ہے لیکن اس پلیٹ فارم کو اللہ رب العزت نے اپنے بے شمار بندوں کو کفر وشرک اور گمراہی کے دلدل سے نکالنے اور ان کے اذہان وقلوب کو ایمان کے نور سے منور کرنے کا ذریعہ بنایا ہے۔ صرف رائس نے ہی ٹک ٹاک پر قرآن مجید کا مطالعہ نہیں کیا بلکہ مغربی میڈیا نے اسلام کے بارے میں جو غلط فہمیاں، بدگمانیاں پیدا کی، اسے دور کرنے کیلئے نوجوان غیر مسلم خواتین نے ٹک ٹاک پر چند منٹ کی تلاوت قرآن پاک، آیات قرآنی کا ترجمہ سنا، اس کا مطالعہ کیا اور پھر ان کی سمجھ میں یہ بات آ گئی کہ بے شک مغربی میڈیا مسلسل اسلام اور مسلمانوں کے بارے میں گمراہ کن پروپگنڈہ اور جھوٹ پھیلانے میں مصروف تھا۔ ان نوجوان خواتین نے جیسے جیسے قرآن مجید کا مطالعہ کیا، اللہ نے ان کیلئے وسیع الذہنی اور وسیع القلبی کا سامان پیدا کیا اور وہ اسرائیل کے خلاف فلسطینیوں کے ساتھ اظہار یگانگت کرنے لگی۔ اس ضمن میں ہیش ٹیگ ''قرآن بک کلب'' کے ذریعہ بہت سارے ویڈیوز اپ لوڈ کئے گئے اور اس ایپ پر 1.9 ملین ویوز درج کئے گئے۔ اگرچہ کچھ لوگ قرآن مجید کا آن لائن مطالعہ کر رہے ہیں۔ کچھ سوشل میڈیا پر آیات قرآنی کی سماعت کر رہے ہیں، بعض ایسے بھی ہیں جو کام پر جاتے ہوئے گاڑی میں ہی قرأت کلام پاک سن کر اپنے علم میں اضافہ کر رہے ہیں۔ جس سے انہیں پتہ چل رہا ہیکہ مغربی میڈیا جان بوجھ کر اسلام کو بدنام کرنے میں مصروف تھا۔ یہ الفاظ دی گارجین ڈاٹ کام کی ایک رپورٹ میں استعمال کئے گئے ہیں جس کا عنوان ''نوجوان امریکی مسلم فلسطینیوں کی ابھرنے کی قوت کو سمجھنے کیلئے قرآن کا مطالعہ کر رہے ہیں''۔ اس میں ان نوجوان امریکی خواتین کے بارے میں بتایا گیا جو فلسطینیوں کے جذبہ ایمان اور ایمانی قوت سے متاثر ہیں، چند ایسے لوگ بھی ہیں جو قرآن کے مفت آن لائن ورژن سے استفادہ کر رہے ہیں۔ رپورٹ میں یہ بھی بتایا گیا کہ بعض امریکی نوجوان قرآن مجید کا ہدیہ ادا کر کے حاصل کرتے ہوئے مطالعہ کرنے لگے ہیں۔ اسی طرح #Book Tok Space پر بھی جہاں اکثر خواتین جمع ہو کر کتابوں پر تبصرہ کرتی ہیں، قرآن مجید پر بھی بات کر رہے ہیں۔ Yale میں اسوسی ایٹ پروفیسر کی حیثیت سے خدمات انجام دے رہی Zareena Grewal جو فی الوقت قرآن مجید اور امریکی تہذیب وثقافت میں مذہبی رواداری سے متعلق ایک کتاب پر کام کر رہی ہیں، ان کا کہنا ہیکہ ٹک ٹاک پر اس معاملہ میں دلچسپی کوئی نئی نہیں ہے۔ خاص طور پر 9 / 11 کے بعد تو امریکہ اور مغربی معاشرہ میں قرآن مجید کا بے تحاشہ لوگوں نے خرید کر مطالعہ کیا اور قرآن مجید سب سے زیادہ فروخت ہوئے۔ زرینہ مزید کہتی ہیں کہ فرق یہ ہیکہ اس مرتبہ لوگ 7 اکٹوبر کو حماس نے جو حملہ کیا اسے سمجھنے کیلئے قرآن مجید کا مطالعہ نہیں کر رہے ہیں بلکہ وہ یہ سمجھنے کیلئے قرآن مجید کا مطالعہ کرنے لگے ہیں کہ آخر اسرائیل کے انتہائی ظلم وجبر کے باوجود فلسطینی کس طرح دوبارہ اٹھ کھڑے ہوتے ہیں۔ وہ فلسطینیوں کے عقیدہ وایمان، ان کے ناقابل یقین بلند حوصلوں وعزائم اور اخلاق وکردار سمجھنے کیلئے قرآن مجید کا مطالعہ شروع کیا ہے۔

ٹمپا فلوریڈا کی رہنے والی 35 سالہ MOONNNEFARTARI نے فلسطینیوں کے جذبہ ایمانی اور جذبہ حریت کو سمجھنے کی خاطر اپنے شوہر کے پاس موجود قرآن مجید کا مطالعہ شروع کیا۔ ان کے شوہر کوئی راسخ العقیدہ، مسلمان نہیں ہیں۔ اس کے علاوہ وہ خود کو مذہبی نہیں سمجھتی۔ وہ اپنے شوہر کے بارے میں کہتی ہیں کہ وہ راسخ العقیدہ مسلمان نہیں ہیں بلکہ عام مسلمان ہیں چنانچہ وہ کچھ یوں کہتے ہیں ''میں یہ دیکھنا چاہتی تھی کہ جب بھی مسلمانوں (فلسطینیوں) کو موت کا سامنا ہوتا ہے وہ خود کو اللہ سے رجوع کر لیتے ہیں۔ یہی وجہ تھی کہ ان سے میری جذباتی وابستگی ہو گئی۔ بہرحال اس وجہ سے مون نے بھی کلمہ شہادت پڑھ کر مسلمان ہونے کا فیصلہ کیا۔ وہ مزید کہتی ہیں کہ قرآن مجید کے مطالعہ اور کلمہ شہادت پڑھنے سے جو کیفیت مجھ پر طاری ہوئی، اسے الفاظ میں بیان نہیں کر سکتی۔ میں نے ایسا محسوس کیا جیسے میرا وجود روشن ہو گیا ہو۔ مجھے ایسا محسوس ہوا جیسے مجھے وہ نعمت مل گئی جس کا میں انتظار کر رہی تھی۔ ایسا لگا کہ میں اپنوں میں واپس آ گئی۔ قرآن مجید میں واضح طور پر کہا گیا ہیکہ اللہ کے سامنے مرد وخواتین برابر ہیں۔ رائس اور دین اسلامی قبول کرنے والے دیگر ٹک ٹاکر کہتے ہیں کہ قرآن میں حقوق نسواں کی بات کئی گئی ہے اور مخلوق کی تخلیق کے بارے میں سائنٹفک وضاحت کی گئی ہے اور قرآن مجید میں Big Bang اور دوسرے نظریات کا بھی احاطہ کیا گیا ہے۔ رائس کہتی ہیں کہ اکثر دیکھا گیا ہیکہ لوگ سائنس کو اہمیت دیتے ہیں اور قرآن میں تمام سائنسی علوم موجود ہیں۔ اسلام کی حقانیت جان کر مسلمان ہونے والوں میں Sylvia- chan Malik بھی شامل ہیں جو فی الوقت Rutgers University میں اسوسی ایٹ پروفیسر ہیں۔ وہ سردست امریکہ اسلام اور اسلاموفوبیا کی تاریخ پر تحقیق کر رہی ہیں۔ وہ کہتی ہیں کہ جب وہ اسلام سے قریب آئیں تو پتہ چلا کہ میڈیا جس منفی انداز میں اسلام کو پیش کرتا ہے وہ حقیقت کے بالکل برعکس ہے۔

ای وی ایم سے کیا چھٹکارا ملے گا؟

ڈاکٹر مظفر غزالی

ہر الیکشن کے بعد الیکٹرانک ووٹنگ مشین (ای وی ایم) کے انتخابی کرشمہ کا ذکر ہوتا ہے۔ اس پر شک وشبہ اور جانبداری کا الزام لگتا ہے۔ ای وی ایم کے خلاف آوازیں بھی سنائی دیتی ہیں۔ ناکام ہونے والی جماعت اپنی ہار کے لئے ای وی ایم کو ذمہ دار بتا کر مطمئن ہو جاتی ہے۔ اگر الیکشن میں ای وی ایم کے استعمال پر بھروسہ نہیں ہے تو قومی سیاسی پارٹیاں اس پر روک لگانے کے لئے کوئی قدم کیوں نہیں اٹھاتیں۔ کیا اس کے پیچھے کسی ریاست کی جیت کا لالی پاپ ہے یا پھر ای وی ایم کو لے کر تذبذب کی کیفیت۔ حالانکہ 1982 میں کیرالہ کی پارُل اسمبلی سیٹ کے ضمنی انتخاب میں پچاس پولنگ اسٹیشن پر پہلی مرتبہ ای وی ایم کا استعمال ہوا تھا۔ 1998 میں مدھیہ پردیش، راجستھان اور دہلی اسمبلی کی 16 سیٹوں پر ای وی ایم کے ذریعہ لوگوں نے ووٹ ڈالے تھے۔ 2004 کا عام الیکشن ای وی ایم کے ذریعہ ہوا۔ اس وقت سڑک سے پارلیمنٹ تک اگر کوئی پارٹی ای وی ایم پر عدم اعتبار کا اظہار کر رہی تھی، تو وہ بی جے پی تھی۔

2009 کے عام انتخابات میں بی جے پی نے ہار کا سامنا کیا تھا۔ تب پارٹی کے سینئر لیڈر ایل کے اڈوانی نے سب سے پہلے ای وی ایم پر سوال اٹھائے تھے۔ سبرامنیم سوامی نے بھی ماہرین کے حوالے سے ای وی ایم کے خلاف شدید مہم چلائی تھی۔ 2010 میں جی وی ایل نرسمہاراو نے "ڈیموکریسی ایٹ رسک: کین وی ٹرسٹ آر الیکٹرانک ووٹنگ مشین'' کے نام سے کتاب بھی لکھی تھی۔ مزے کی بات یہ ہے کہ اس کتاب کا پیش لفظ ایل کے اڈوانی نے لکھا تھا۔ جی وی ایل کی کتاب پر اس وقت کے آندھرا پردیش کے وزیر اعلیٰ چندر بابو نائیڈو کا پیغام بھی چھپا ہوا ہے۔ سوامی اور اڈوانی کا جو حال پارٹی میں ہے اسے دیکھ کر ان سے کسی کو ہمدردی نہیں ہو پاتی۔ جی وی ایل کو چاہیئے کہ ای وی ایم کے سب سے زیادہ بھروسہ مند ہونے پر ایک اور کتاب لکھیں تا کہ 2024 میں اس پر کوئی سوال نہ اٹھا سکے۔

انٹرنیشنل انسٹی ٹیوٹ فار ڈیموکریسی اینڈ الیکٹرورل اسیسٹینس (آئی ڈی ای اے) کی مانیں، تو آج کی تاریخ میں دنیا کے 178 ممالک میں سے 29 ملک پوری طرح یا جزوی طور پر انتخابات میں ای وی ایم کا استعمال کر رہے ہیں۔ انڈیا، بھوٹان کے علاوہ یو اے ای، رشین فیڈریشن کے کچھ حصوں، پیرو، ایستونیا، ڈومینک ریپبلک، برازیل، بیلزیم، آسٹریلیا، آرمینیا، ارجنٹینا، البانیہ، فلپینس، پنامہ، اومان، نیوزی لینڈ، نمیبیا، منگولیہ، کرگستان، عراق، کانگو، وینیجولا میں ای وی ایم موجود ہے۔ ان کے علاوہ ایران، کنیڈا، میکسیکو کچھ صوبوں میں ای وی ایم کے ذریعہ انتخابات کراتے ہیں۔ یوں تو امریکہ کی کئی ریاستوں میں بیلٹ پیپر کے ذریعہ ووٹنگ ہوتی ہے۔ مگر جہاں الیکٹرانک ووٹنگ مشینوں کا استعمال ہو رہا ہے۔ اس کی نگرانی الیکٹرورل مینجمنٹ باڈی (ای ایم بی) کرتی ہے۔ "ای ایم بی'' میں سیاسی پارٹیاں، سیکورٹی ایجنسیاں، میڈیا، سول سوسائٹی کے لوگوں اور انٹرنیشنل سپروائزروں کی حصہ داری ہوتی ہے۔ فجی، فرانس اور جنوبی کوریا امریکی طرز پر انتخابات کرا رہے ہیں۔ عراق میں ای وی ایم کے ذریعہ ووٹنگ میں بیایمانی کی مسلسل مخالفت ہوئی ہے، لیکن وہاں کا الیکشن کمیشن اسے نظر انداز کرتا رہا ہے۔

لیٹن امریکی ممالک میں برازیل نے 1996 میں اور وینزولا نے 1998 میں ای وی ایم کا استعمال شروع کیا۔ پیراگوئے نے 2001 سے 2006 کے بیچ تجرباتی طور پر ای وی ایم کا استعمال شروع کیا لیکن جب شکایتوں کا انبار لگنا شروع ہوا تو 2007 میں ای وی ایم کو الوداع کہہ دیا۔ (بقیہ صفحہ:۱۱ر پر)

Scanned with CamScanner

کروڑوں بچے غذائی قلت کا شکار

ایم اے کنول جعفری

غربت اور ناخواندگی کے سبب ماؤں اور بچوں کی خوراک میں عام جسمانی نشوونما کے لیےضروری غذائی اجزا کی کمی کی بنا پر دنیا بھر کے 15 کروڑ بچے غذائی قلت کا شکار ہیں۔غذائی قلت کی وجہ سے بچوں میں خون کی کمی، گھینگا مرض اور ہڈیاں کمزور ہونے کی شکایات مل رہی ہیں۔اس کے علاوہ خاندانی غذائی عدم تحفظ، حفظان صحت کی کمی، آگہی کی کمی اور صحت کی خدمات کی عدم دستیابی سے یہ مسئلہ مزید سنگین ہوتا جا رہا ہے۔گلوبل ساؤتھ مطالعہ کی رپورٹ کے مطابق غذائی قلت پیدائش کے بعد کے پہلے دو برسوں میں بچوں کی نشونما کو شدید طور پر متاثر کرتی ہے۔خاص طور پر ایشیا میں کروڑوں بچوں کے لیے یہ تباہ کن حقیقت کو اجاگر کرتی ہے۔

گلوبل ساؤتھ کی تقسیم سے مراد یہ ہے کہ تمام ممالک کے درمیان سماجی، اقتصادی اور سیاسی لحاظ سے بہت فرق ہے۔شمال کے تحت ان ممالک میں امریکہ، کنیڈا، یورپ اور ایشیا کے ترقی یافتہ ممالک سمیت آسٹریلیا و نیوزی لینڈ شامل ہیں۔دنیا کی باقی جنوبی زمین (گلوبل ساؤتھ) کہلاتی ہے۔محققین نے نیچر میگزین میں شائع ہونے والی اس تحقیق میں اب تک کا سب سے وسیع اور جامع تجزیہ پیش کیا ہے۔یوسی برکلے کی قیادت میں 100 سے زیادہ بین الاقوامی تحقیق کاروں کی ایک ٹیم نے 1987 سے 2014 کے درمیان کئے 33 مخصوص مطالعات میں 2 برس سے کم عمر کے تقریباً 84,000 بچوں کے اعداد و شمار کا جائزہ لیا۔ یہ گروپ جنوبی ایشا، سب سہارا افریقہ اور لیٹن امریکہ کے 15 ممالک پر منحصر تھا۔تحقیقی اندازوں کے مطابق غذائیت کی کمی کے اثرات کم وسائل والے ماحول میں بہت زیادہ پائے گئے۔اس کے باوجود جنوبی ایشا میں اس کا اثر سب سے زیادہ ہے۔ یہاں پیدائش کے وقت 20 فیصد بچے پسماندہ رہ جاتے ہیں۔تحقیق کے مطابق 2022 میں دنیا میں ہر پانچ میں ایک سے زیادہ یعنی قریب 15 کروڑ بچوں کو جسمانی نشوونما کے لیے وافر مقدار میں کیلوری نہیں ملیں۔4.5 کروڑ سے زیادہ بچوں میں کمزوری کی علامات دکھائی دیں یا پھر لمبائی کے حساب سے بچوں کا وزن کم پایا گیا۔ ہر برس 10 لاکھ سے زیادہ بچے کمزوری کے سبب موت اور 2.5 لاکھ سے زیادہ بچے بونے پن کا شکار ہوکر مر جاتے ہیں۔جن لوگوں کو بچپن میں بونے پن اور کمزوری کا تجربہ ہوا ہے، ان میں آگے چل کر یادداشت کی کمی ہو جاتی ہے۔

اقوام متحدہ کے ماتحت کام کرنے والے ادارے برائے خوراک و زراعت کا کہنا ہے کہ دنیا میں اس وقت 80 کروڑ سے زیادہ افراد کو شدید غذائی قلت کا سامنا ہے۔افسوس کی بات یہ ہے کہ اس تعداد میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔ یہ تعداد 2015 کے مقابلے 38 فیصد زیادہ ہے۔پوری دنیا میں 5 برس تک کی عمر کے 15.50 کروڑ بچے ایسے ہیں، جن کی جسمانی اور ذہنی نشوونما پر غذائیت کی کمی کی بنا پر منفی اثرات مرتب ہوئے۔اس وقت دنیا میں کم سے کم 19 ممالک شدید غذائی بحران کا شکار ہیں اور وہاں کے رہائش پذیر افراد کو ہر روز غذائی قلت کا درد جھیلنا پڑ رہا ہے۔دنیا میں بدحالی اور غربت کی مار سے دوچار آبادی کا 60 فیصد حصہ جنگ زدہ علاقوں اور ماحولیاتی تبدیلیوں سے عاجز ممالک میں رہتا ہے۔اتنا ہی نہیں، کم و بیش 2 کروڑ لوگ یمن، سوڈان، نائجیریا اور صومالیہ میں قحط سالی کی مار برداشت کر رہے ہیں۔ عالمی ادارہ خوراک کا کہنا ہے کہ ترقی یافتہ ممالک کی جانب سے بھوک سے دوچار غریب ممالک کو مالی تعاون فراہم نہیں کرانے سے اس پریشانی میں اور اضافہ ہو گیا۔ ماہرین کا ماننا ہے کہ اگر اقوام متحدہ کے پائیدار ترقیاتی اہداف کے تحت 2030 تک صفر بھوک (زیرو ہنگر) کا ہدف حاصل کیا جا سکتا ہے، مگر اس کے لیے سخت محنت کے ساتھ زبردست سرمایہ کاری کی ضرورت ہے۔سیاسی قیادت کی مدد اور امن و آشتی کے بغیر غربت اور بھوک سے نجات پانا مشکل ترین امر ہے۔ بھوک سے حفاظت کے لیے روزگار کے نئے مواقع اور ان کے تحفظ کو یقینی بنانا لازمی ہے۔غذائی قلت کے معاملے میں ہندوستان کی صورت حال بھی کافی خراب ہے۔اقوام متحدہ کی جانب سے بچوں کے فنڈ (یونیسیف)، عالمی ادارہ صحت (ڈبلیو ایچ او) اور ورلڈ بینک پر مشتمل جاری مشترکہ رپورٹ میں 'بچوں میں غذائیت کی سطح اور رجحانات 2023' میں بتایا ہے کہ دنیا میں ویسٹنگ (ضایع/بربادی) کا شکار بچوں کی تعداد 1.36 کروڑ ہے۔ان میں تقریباً 75 فیصد ایشیا اور 22 فیصد افریقہ میں رہتے ہیں۔لمبائی کے مقابلے کم وزن کو ویسٹنگ کہا جاتا ہے۔ایشیا و یورپ میں 20.2 فیصد، افریقہ میں 17.4 فیصد اور امریکہ و کیریبین میں 1.6 فیصد بچے ویسٹنگ کا شکار ہیں۔ بھارت میں 5 سال سے کم عمر کے 2.19 کروڑ بچے غذائی بحران کا شکار ہونے کی بنا پر اپنے قد کے مقابلے کم وزن کے ہیں۔ ہندوستان میں 18.7 فیصد ویسٹنگ کے شکار بچوں کی صورت حال کو کسی بھی طور اچھا نہیں کہا جا سکتا۔عالمی صحت تنظیم (ڈبلیو ایچ او) کے مطابق غذائیت کی کمی کی وجہ سے اپنی لمبائی کے مقابلے کم وزن والے تقریباً 22.7 فیصد جنوبی سوڈان میں ضائع ہوتے ہیں۔

ہندوستان میں 18.2 فیصد، یمن میں 16.4 فیصد، سوڈان میں 16.3 فیصد اور سری لنکا میں 15.1 فیصد بچے ضائع ہو جاتے ہیں۔دنیا میں بربادی کے شکار قریب آدھے بچوں کا تعلق ہندوستان سے ہے۔ بھارت کی غذائیت کے ہدف سے بہت دور رہنے کو کسی بھی صورت میں اچھا نہیں کہا جا سکتا۔غذائیت کے مطابق 2030 تک مقررہ اہداف کے تحت دنیا میں 5 برس سے کم عمر کے کم و بیش 45 ملین بچے بربادی کا شکار ہیں۔مطلب یہ کہ دنیا کے 6.8 فیصد بچے غذائی قلت مسئلے سے نبرد آزما ہیں۔اعداد و شمار کے مطابق اس طرح کے معاملے ایشیا میں سب سے زیادہ ہیں۔ بھارت کی صورت حال سب سے زیادہ خراب ہے۔ اس کی بنیادی وجوہات میں خوراک میں غذائی اجزا کی کمی، باربار لگنے والی بیماریاں اور قوت مدافعت کمزور ہونا ہے۔ان سے بچوں کی زندگی کو خطرہ لاحق ہو سکتا ہے۔بچوں میں ضائع ہونے کی شرح کو کم کر 3 فیصد تک لانا ہوگا۔ بھارت کے لیے اس ہدف کو حاصل کرنا ناممکن نہیں، لیکن مشکل ضرور ہے۔ دیکھنا یہ ہے کہ ہندوستان 2030 تک طے شدہ اوقات میں مقررہ ہدف حاصل کرنے میں کس حد تک کامیاب ہو پائے گا؟

اقوام متحدہ کے ادارہ خوراک و زراعت کے زیر اہتمام 16 اکتوبر 1979 کو ادارے کی 20 ویں جنرل کانفرنس کے موقع پر اس دن کو باقاعدہ 'عالمی یوم خوراک' کے طور پر منانے کی منظوری دی گئی۔تب سے ہر برس دنیا بھر میں 16 اکتوبر کو 'عالمی یوم خوراک' کے طور پر منایا جاتا ہے۔اس روز کی مناسبت سے دنیا بھر کے مختلف شہروں میں منعقد ہونے والی تقریبات اور سیمناروں کے ذریعہ عوام کو بیدار کرنے کے ساتھ اہم معلومات فراہم کی جاتی ہیں۔اس دن کے منانے کے بنیادی مقاصد میں عالمی سطح پر خوراک کی پیداوار کو بڑھانا، خوراک کی قلت کو ختم کرنے کے لیے ضروری اقدامات کرنا، خوراک کے عالمی سطح کے اہم مسائل سے عام لوگوں میں بیداری اور واقف کاری پیدا کرنا، خراب، باسی اور صحت کو نقصان پہنچانے والی غذا اور غربت کے خلاف بڑے پیمانے پر جدوجہد کرنا، مستقبل میں آنے والی اپنی نسلوں کو غذائی بحران کے عذاب سے بچانے کے لیے غذائی قلت سے نمٹنے کی حکمت عملی تیار کرنے اور ہر سطح پر کی جانے والی کوششوں کی رفتار کو تیز کرنا ضروری ہے۔

بقیہ: ای وی ایم سے ....

ایکواڈور میں 2014 سے 20017 تک استعمال کے بعد 2019 میں ای وی ایم کے استعمال کو روک دیا گیا۔نمیبیا نے 2014 میں سب سے پہلے ای وی ایم کا الیکشن میں استعمال کیا۔چار ہزار الیکٹرانک ووٹنگ مشینوں کے ذریعہ 2019 میں جو نتیجے آئے، ان میں 24 سال سے برسراقتدار پارٹی "سواپو" پھر سے کامیاب ہوئی۔اس کرشمہ کے پیچھے پارٹی کے مخالفین ای وی ایم کا سب سے بڑا کردار مانتے ہیں۔ بھارت نے نمیبیا کو 2012 میں 3400 الیکٹرانک ووٹنگ مشینیں بھیجی تھیں۔2019 میں ای وی ایم کی جب شدید مخالفت ہوئی تو بھارت الیکٹرانکس لمیٹڈ نے ووٹر ویریفیبل پیپر ٹریل (وی وی پیٹ) مشینیں بھی نمیبیا کو بھجوادیں۔

انڈیا میں بنی ای وی ایم بوتسوانا بھی بھیجی گئی۔سینئر صحافی پشپ رنجن کے مطابق 2019 کے انتخاب میں ای وی ایم کے استعمال پر افریقی ملک میں بوال مچا تو بوتسوانا حکومت نے انڈیا کے الیکشن کمیشن کو لیٹر بھیجا کہ انکے افسران یہاں کی عدالت میں آئیں، اور یہ ڈیمو کر کے دکھائیں کہ ان مشینوں کی ہیکنگ نہیں ہو سکتی۔بی ای ایل کے ذریعہ بنائی گئی ای وی ایم کے ساتھ کوئی چھیڑ چھاڑ ممکن نہیں ہے۔انڈیا کے الیکشن کمیشن نے اس پر خاموشی اختیار کرلی۔کانگو کے اپوزیشن لیڈر مارٹن فایلو نے وہاں کی حکومت کو دھمکی دی کہ ای وی ایم کے ذریعہ الیکشن ہوا تو وہ اس کا بائکاٹ کریں گے۔ یہ معاملہ اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل میں پہنچا۔نکی ہیلی تب یو این میں امریکی سفیر تھیں، انہوں نے دلیل دی ایک یہ کہ جو ای وی ایم ڈیموکریٹک ریپبلک کانگو کے استعمال میں ہے، وہ آسانی سے ہیک کئے جا سکتے ہیں۔دوسرے یہ کہ ریپبلک کانگو کے دیہی ووٹر ٹیکنولوجی سے واقف نہیں ہیں۔ان دونوں دلیلوں کی بنیاد پر نکی ہیلی نے بیلٹ پیپر کے ذریعہ الیکشن کرانے پر زور دیا۔کانگو قومی الیکشن کمیشن نے کوریا کی دو ای وی ایم کا پارلیمنٹ میں ٹیسٹ کرایا دونوں خراب نکلیں۔کانگو نے دنیا کو راہ دکھائی ہے کہ جن ممالک کے حکمراں عوام پر زبردستی ای وی ایم تھوپتے ہیں انکے خلاف اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل میں سنوائی ہو سکتی ہے۔

بنگلہ دیش کی 39 رجسٹرڈ سیاسی جماعتوں میں سے 19 ای وی ایم کے ذریعہ الیکشن کرانے کے خلاف ہیں۔پچھلے سال 17 سے 31 جولائی تک بنگلہ دیش کے الیکشن کمیشن نے ای وی ایم کے حوالے سے کئی میٹنگیں کی تھیں۔اسی کے بعد بنگلہ دیش کے انتخابی کمیشن نے ای وی ایم کے ذریعہ ووٹنگ کرانے کے فیصلہ کو رد کر دیا۔وہاں 2024 میں عام انتخابات ہونے ہیں۔الیکشن کمیشن نے ای وی ایم بین کرنے کی وجہ اقتصادی بتائی ہے۔لیکن حقیقت یہ ہے کہ شیخ حسینہ حکومت ملک گیر مخالفت برداشت کرنے کی حالت میں نہیں ہے۔

جنوبی ایشیاء میں صرف بھوٹان اور بھارت ایسے ممالک ہیں جو ای وی ایم استعمال کر رہے ہیں۔بھوٹان اپنے دم پر اکیلا ای وی ایم کا خرچ نہیں اٹھا سکتا۔اس کا خرچ پانی چونکہ بھارت دیتا رہا ہے، اس لئے اس کے ساڑھے چار لاکھ ووٹروں کے ووٹنگ کا انتظام کرنا بھارت کے لئے مشکل نہیں ہے۔بدلے میں اسے ای وی ایم استعمال کرنے والا ایک ساتھی مل گیا ہے۔سوال یہ ہے کہ اگر الیکٹرانک ووٹنگ مشین سب سے بھروسہ مند ہے، تو انگلیوں پر گنے جانے والے ممالک تک یہ سمٹ کر کیوں رہ گئی؟ جس سے چٹکی بجاتے انتخابی کرشمہ ہو جاتا ہے۔اپوزیشن چاہے جتنی ملک گیر مہم چلالے۔ای وی ایم ہے تو برسراقتدار حکمرانوں کو اقتدار سے بے دخل کرنا ناممکن ہے۔صحت مند جمہوریت کے لئے ای وی ایم سے چھٹکارا ضروری ہے۔دیکھنا یہ ہے کہ حزب اختلاف اس کیسے نپٹتا ہے۔

Scanned with CamScanner

نزولِ مصائب اور رفعِ مصائب

مولانا ابوبکر حنفی شیخوپوری

مصائب وآلام اور تکالیف وحوادث انسانی زندگی کا لازمی حصہ ہیں، اس فانی دنیا میں عمرِ عزیز کی چند ساعتیں عیش کی گھنی چھاؤں میں بڑے سکون سے گذرتی ہیں اور کچھ گھڑیاں رنج کی جھلساتی ہوئی دھوپ میں کٹ جاتی ہیں، حیاتِ مستعار کے آنگن میں کبھی مسرتیں ڈیرے ڈال کر لمحات کو خوشگوار بنادیتی ہیں تو کبھی غم واندوہ کے جھکڑ خوشیوں کے آشیانے کو تنکا تنکا کردیتے ہیں، رنج والم سے عبارت یہ زندگی کی ہچکولے کھاتی ہوئی کشتی اپنے دامن میں زمانے کی تلخ وشیریں یادیں لیے ہوئے آخر موت کے ساحل پر لنگر انداز ہو جاتی ہے، یہ سفرِ حیات اتنا کٹھن کیوں ہے؟ مصیبتیں کیوں انسان کو گھیر لیتی ہیں؟ خدا تو اپنے بندے سے ماؤں سے ہزاروں گنا بڑھ کر پیار کرتا ہے پھر انھیں آزمائش کی چکی میں کیوں پیتا ہے؟ اس سوال کا جواب پانے کے لیے بنیادی طور پر یہ ذہن نشین کرلیں کہ اللہ تعالی نے قرآنِ کریم میں جا بجا اپنی صفت حکیم ذکر فرمائی ہے اور حکیم ایسی ذات کو کہا جاتا ہے جس کا کوئی فعل حکمت سے خالی نہیں ہوتا لہٰذا آفات و بلیات کے نازل ہونے میں بھی اس کے حکیمانہ فیصلے اور دانشمندانہ امر کو دخل ہوتا ہے، اب وہ کون سے اسباب و وجوہات اور کیا مصلحتیں ہیں جن کی وجہ سے بلائیں اترتی ہیں؟ تو قرآن وسنت کے علوم کی روشنی میں اہلِ علم نے پانچ وجوہات کا تعین کیا ہے۔

نزولِ مصائب کی پہلی وجہ مومن بندے کی آزمائش ہوتی ہے، اللہ کی ذات علام الغیوب ہے لیکن اہلِ دنیا پر واضح کرنے کے لیے کہ میرا بندہ مصیبت آنے پر صبر کرتا ہے یا بے صبری کا مظاہرہ کرتا ہے، مختلف طریقوں سے آزماتا رہتا ہے، ارشادِ باری تعالی ہے وَلَنَبْلُوَنَّكُم بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْأَمْوَالِ وَالْأَنفُسِ وَالثَّمَرَاتِ (البقرۃ: ۱۵۵) ''اور ہم تمہیں کچھ خوف اور بھوک سے دوچار کرکے اور مالوں اور جانوں اور پھلوں میں نقصان کرکے ضرور آزمائیں گے''۔ آفات کے نازل ہونے کا دوسرا سبب مسلمان کے گناہوں کا کفارہ ہے، اللہ تعالی مصیبت میں مبتلا فرما کر گناہوں کا بدلہ دنیا میں ہی دے دیتے ہیں اور آخرت کی سزا سے بچا لیتے ہیں، صحیحین میں حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ما ''یُصِیبُ المسلمُ مِن نَصَبٍ وَلا وَصَبٍ وَلا هَمٍّ وَلا حُزْنٍ حتى الشوكةِ يُشاكُها إلاّ كَفَّرَ اللّٰهُ بها مِنْ خَطاياهُ'' ''مومن مرد کو جو بھی دکھ اور جو بھی بیماری اور جو بھی پریشانی اور جو بھی اذیت پہنچتی ہے یہاں تک کہ اس کو کانٹا بھی چبھتا ہے تو اللہ تعالی اس کی وجہ سے اس کے گناہوں کی صفائی کر دیتا ہے'' حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے مروی ایک روایت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ الفاظ منقول ہیں حَطَّ عنه من سَيّآتِهِ كما تُحَطُّ الشجرةُ وَرَقَها ' 'اللہ تعالی (اس مصیبت کی وجہ سے) اس کے گناہوں کو اس طرح جھاڑ دیتا ہے جیسے خزاں رسیدہ درخت اپنے پتے جھاڑ دیتا ہے''۔ حوادث وآلام پیش آنے کی تیسری علت نیک اور متقی لوگوں کے درجات کو بلند کرنا ہے، انبیاء، اولیاء اور سلفِ صالحین کی سوانح پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کی زندگی میں بڑے کٹھن حالات اور دشوار گذار مراحل آئے، سننِ ترمذی میں حضرت سعدؓ بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا أيُّ الناسِ أشَدُّ بَلاءً؟ سب سے سخت تکلیفیں کن لوگوں پر آئیں؟ آپؐ نے ارشاد فرمایا الانبیاء ثم الامثل فالامثل ''سب سے زیادہ مصیبتیں انبیاء پر آئیں، پھر وہ جوان کے طریقے کے زیادہ قریب ہیں اور پھر وہ جوان کے طریقے کے زیادہ قریب ہیں''۔ ان جلیل القدر شخصیات کے اللہ تعالی کے مقرب ومحبوب ہونے کے باوجود ان پر تکالیف اس لیے آئیں تاکہ اللہ تعالی انھیں اپنے ہاں مزید بلندی درجات سے نوازے، مسندِ احمد میں محمد بن خالد اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: إنّ العبدَ إذا سَبَقَتْ لَهُ مِنَ اللّٰهِ منزلةٌ لَمْ يَبْلُغْها بِعمله ابتلاهُ اللّٰهُ في جسدِهِ أوْ فِي مالِهِ أوْ فِي وَلَدِهِ ثم صَبَرَهُ على ذلك حتى يُبْلِغَهُ المنزلةَ التي سَبَقَتْ له مِنَ اللّٰهِ ''کسی مومن بندے کے لیے اللہ تعالی کی طرف سے ایسا بلند مقام طے ہو جاتا ہے جس تک وہ اپنے عمل سے نہیں پہنچ سکتا تو اللہ تعالی اس کو کسی جسمانی یا مالی تکلیف میں یا اولاد کی طرف سے کسی صدمہ اور پریشانی میں مبتلا کر دیتا ہے، پھر اس کو صبر کی توفیق دیتا ہے؛ یہاں تک کہ بندہ (ان مصائب اور تکالیف پر صبر کرنے کی وجہ سے) اس بلند درجہ تک پہنچ جاتا ہے جو اس کے لیے پہلے سے طے ہو چکا تھا''۔ ناموافق حالات کے درپیش ہونے کی چوتھی وجہ غافل انسان کو متنبہ اور خبردار کرنا ہے، اللہ تعالی بندے سے غفلت کی چادر کو اتارنے اور اسے اپنی بندی اور اطاعت کی طرف متوجہ کرنے کے لیے اس پر مصائب اتارتے ہیں، فرمانِ خداوندی ہے وَلَنُذِيقَنَّهُم مِّنَ الْعَذَابِ الْأَدْنَىٰ دُونَ الْعَذَابِ الْأَكْبَرِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ (احزاب: ۲۴) ''اور ہم ان (نافرمانوں) کو بڑے عذاب سے پہلے چھوٹا عذاب چکھاتے ہیں تاکہ وہ باز آجائیں''

زندگی کی الجھنوں، مشقتوں اور مصیبتوں کا آخری اور عمومی سبب انسان کی بدعملی، فسق وفجور، خدا کی حکم عدولی اور شریعت کے احکام سے روگردانی ہے۔ اللہ تعالی جب گناہوں کی وجہ سے اپنے بندے پر ناراض ہوتا ہے تو اس پر اپنی رحمت کے دروازے بند کر دیتا ہے اور اس کی زندگی سے راحت وسکون ختم کر دیتا ہے جس کی علامت یہ ہوتی ہے کہ مسرت وشادمانی کے تمام اسباب ووسائل کے ہوتے ہوئے بھی دل بے چین رہتا ہے۔ خلاقِ عالم نے اپنے مقدس کلام میں بارہا اس حقیقت کو آشکار کیا ہے؛ چنانچہ ارشادِ خداوندی ہے وَمَآ أَصَابَكُم مِّن مُّصِيبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ أَيْدِيكُمْ (شوری: ۳۰) ''اور جو مصیبت تمہیں پہنچتی ہے وہ ان اعمال کی وجہ سے ہوتی ہے جو تمہارے ہاتھوں نے کمائے ہیں'' دوسری جگہ ارشاد ہے وَمَنْ أَعْرَضَ عَن ذِكْرِي فَإِنَّ لَهُ مَعِيشَةً ضَنكًا وَنَحْشُرُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَعْمَىٰ (طہ: ۱۲۴) ''اور جس شخص نے میری یاد سے منہ موڑا تو بلاشبہ اس کی زندگی تنگ ہوجاتی ہے اور قیامت کے دن ہم اسے اندھا کرکے اٹھائیں گے''۔ قرانِ کریم میں گذشتہ ہلاک شدہ اقوام وامم کا متعدد مقامات پر تذکرہ ہے اس کا سبب بھی ان کی سرکشی، نافرمانی اور اور وقت کے نبی کی تعلیمات سے انحراف کو بیان کیا گیا ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اپنے ارشادات میں مختلف گناہوں کو مختلف مصیبتوں کے نازل ہونے کا سبب بتایا ہے، سننِ ابنِ ماجہ میں حضرت عبداللہ بن عمرؓ کی روایت سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: اے مہاجرین! پانچ چیزیں ایسی ہیں کہ جب تم ان میں مبتلا ہوجاؤ گے اور میں اللہ سے پناہ چاہتا ہوں اس بات سے کہ تم ان کا ارتکاب کرو (۱) جب کسی قوم میں اعلانیہ بے حیائی ہوگی تو اس میں طاعون اور ایسی ایسی بیماریاں جنم لیں گی جو انھوں نے اور ان کے آباء و اجداد نے بھی نہیں سنی ہوں گی۔ (۲) جو قوم زکوۃ ادا نہیں کرے گی وہ بارش سے محروم ہو جائے گی اور اگر جانور نہ ہوتے تو پانی کی ایک بوند نہ برستی (۳) جو قوم ناپ تول میں کمی کرے گی وہ قحط سالی، رزق کی تنگی اور بادشاہوں کے ظلم میں گرفتار ہو جائے گی (۴) جب امراء اللہ کے نازل کردہ احکام کے خلاف فیصلے کریں گے تو دشمن ان پر مسلط ہو جائے گا جو ان کی چیزیں ان سے چھین لے گا (۵) جب لوگ اللہ کی کتاب اور اس کے نبی کی سنت کو چھوڑ بیٹھیں گے تو باہمی خانہ جنگی میں پڑ جائیں گے۔

مسائل کے حل اور مصائب کو رفع کرنے کے سلسلہ میں شریعت نے چار اعمال کرنے کی ترغیب دی ہے جو غم کو ہلکا کرنے اور دل کی تسلی میں معاون ومددگار ثابت ہوتے ہیں، سب سے پہلا کام یہ ہے کہ غم کی خبر سنتے ہی استرجاع یعنی ''انا للہ وانا الیہ راجعون'' پڑھے جس کی حقیقت اللہ تعالی کے اس فیصلے کو برضاء ورغبت قبول کرنے کا اعلان ہے، دوسرا کام اپنے آپ پر ضبط کرنا اور خدا تعالی کے بارے میں کسی بھی فاسد خیال یا زبان سے کسی نامناسب جملہ کے ادا کرنے سے بچنا ہے، اس کو صبر کہا جاتا ہے۔ تیسرے نمبر پر مبتلاء بہ شخص کے کرنے کا کام یہ ہے کہ صلوۃ الحاجت ادا کرکے تمام آداب کی رعایت رکھتے ہوئے خوب عاجزی اور انکساری سے دعا مانگے، آخری ہدایت یہ ہے کہ حسبِ استطاعت صدقہ ادا کرنے کا اہتمام کرے اور اگر فی الوقت دینے کے لیے کچھ نہ ہو تو بعد کے لیے نذر مان لے، اس سب کے بعد بھی اگر مشکل سے نکلنے کا کوئی راستہ نظر نہ آئے تو یہ سمجھ لینا چاہیے کہ اللہ تعالی نے اس کا اجر آخرت کے لیے ذخیرہ کرلیا ہے یا چھوٹی مصیبت دے کر بڑی مصیبت سے بچالیا ہے، ترمذی میں حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا يَوَدُّ أهْلُ العافيةِ يومَ القيامةِ حينَ يُعْطىٰ أهْلُ البلاءِ الثوابَ لو أنّ جلودَهم كانت قُرِضَتْ في الدنيا بالمقاريض ''جب اہلِ بلاء کو قیامت کے دن بدلہ دیا جائے گا تو تو اہلِ عافیت یہ خواہش کریں گے کہ کاش! دنیا میں ان کی کھالوں کو قینچیوں سے کاٹ دیا جاتا''۔

گذرتے ماہ وسال اور امت مسلمہ

محمد سلمان بجنوری

وقت کا سفر حسب معمول جاری ہے اور ایک بار پھر شمسی کیلنڈر تبدیل ہونے جارہا ہے، سال کی تبدیلی خواہ شمسی ہو یا قمری، کسی نہ کسی درجے میں غور وفکر پر مجبور کرتی ہے کہ ختم ہونے والا سال کیسا گذرا اور اُس میں ہم نے کیا کھویا کیا پایا؟ یہ سوال ہر شخص کی ذاتی زندگی سے متعلق بھی ہوسکتا ہے اور پوری امت کی اجتماعی صورت حال سے بھی، ذاتی معاملات پر گفتگو کا یہ محل نہیں ہے، ہر آدمی کو اپنے طور پر غور وفکر کرکے اپنے حالات ومعاملات کی بہتری کے لیے مستعد ہونا چاہیے؛ لیکن اجتماعی معاملات پر یہاں بات کی جاسکتی ہے اور کی جانی چاہیے۔

جب ہم امت کے اجتماعی حالات پر نظر ڈالتے ہیں تو احساس ہوتا ہے کہ وقت کا پہیہ تو بے شک گھوم گیا ہے؛ لیکن ہم اپنے سفر کی اُسی منزل پر ہیں جہاں تھے؛ بلکہ شاید منزل سے مزید پیچھے نہ ہو گئے ہوں، اس میں شک نہیں کہ ہم میں کچھ فکرمند لوگ بھی ہیں اور ہلکی رفتار ہی سے سہی، بیداری کی ایک لہر بھی ہے؛ لیکن اس کا تناسب بہت کم ہے اور حالات کی سنگینی کا صحیح ادراک رکھنے والے اور کم ہیں اور اس کے لیے عملی پہلوؤں پر نظر رکھنے اور کوشش کرنے والوں کی تعداد اس سے بھی کم ہے، اکثریت کا جو حال ہے اُس پر، تو یہ شعر پوری طرح صادق نظر آتا ہے کہ

نہ کسی کو فکرِ منزل نہ کوئی سراغِ جادہ
یہ عجیب کارواں ہے جو رواں ہے بے ارادہ

حالات کی تبدیلی کے لیے سب سے زیادہ اہمیت قیادت کے کردار کی ہوسکتی ہے اس پہلو سے اگر مسلم ممالک کی قیادت اور وہاں کی مقتدر طاقتوں پر نظر ڈالیں تو ایک دو ملکوں کو چھوڑ کر امید کی کرن نظر آنے کا لفظ بولنا بھی مشکل ہے، عمومی طور پر مسلم ممالک کی قیادت کا کوئی ارادہ کتاب وسنت کی تعلیمات اور صحابہ کے کردار ونظام کو اختیار کرنے کا تو کیا ہوتا وہاں تو اپنے فیصلے پوری آزادی کے ساتھ خود کرنے کی منزل بھی دور نظر آتی ہے وہ تو ابھی تک اُسی عطار سے دوا لینے کی روش پر قائم ہیں جو تمام بیماریوں کا سبب ہے، جہاں تک مسلم اقلیتی ممالک کی قیادت کا تعلق ہے، اس کو بھی حوصلہ مندی کے ساتھ امروز کی شورش میں اندیشۂ فردا کا حامل بننے کی ضرورت ہے جس کے آثار ابھی تک کمزور ہیں۔

مزید یہ کہ مسلم اکثریتی ممالک ہوں یا مسلم اقلیتی ممالک، ساری دنیا ہی میں اسلامی شریعت کے مطابق زندگی گزارنا مشکل ہوتا جارہا ہے، عدالتوں کے فیصلے ہوں یا میڈیا کے ہنگامے یا قانون ساز اداروں کی سرگرمیاں سب کا رُخ یہی ہے کہ انسان کے لیے اسلامی طرز زندگی پر قائم رہنا مشکل سے مشکل تر بنادیا جائے۔ ذہن سازی کی سطح پر دیکھیں تو سوشل میڈیا اور تمام وسائل وذرائع کا استعمال اسلامی افکار ونظریات کی تردید کے لیے ہورہا ہے اور اس کے مقابلے کا کام دس فی صد بھی نہیں ہو پا رہا ہے۔ اسی طرح تعلیم کی راہ سے بھی کفر والحاد پھیلانے کے انتظامات مضبوط کر دیے گئے ہیں اور اس زہر کا تریاق بھی ابھی تک امت کے پاس بقدرِ ضرورت نہیں ہے۔

مجموعی صورت حال ہر صاحب ایمان کے لیے تشویش ناک ہے، بے شک مایوسی غلط ہے؛ لیکن حالات کی اصلاح کے لیے جس یقینِ محکم، قوت ادراک اور عملِ پیہم کی ضرورت ہے اور جن مربوط اجتماعی کوششوں کے بغیر تبدیلی ناممکن ہے اُن کے آثار ابھی نظر نہیں آرہے ہیں۔ اللہ رب العزت اس کارواں کو وہ احساسِ زیاں عطا کردے جس کے بعد متاعِ گم شدہ کی تلاش میں کامیابی حاصل ہونا یقینی ہوجاتا ہے۔

Scanned with CamScanner

انتخابی نتائج مایوس کن، لیکن حوصلہ افزا بھی!

ڈاکٹر منظور عالم

پانچ ریاستوں میں ہوئے انتخابات کے نتائج نے عوام کو مایوس کیا ہے لیکن اس میں امید کی کرن ہے، کانگریس اور دوسری پارٹیوں کو اپنی غلطیاں سدھارنے کا موقع ہے اور آئندہ کیلئے سبق بھی ہے، زیادہ تر ریاستوں میں بی جے پی کی جیت ہوئی ہے، ایک ریاست میں کانگریس کو سرکار بنانے کا عوام نے موقع دیا ہے اور ایک ریاست میں علاقائی پارٹی پر عوام نے بھروسہ جتایا ہے، جمہوریت میں انتخاب کی سب سے زیادہ اہمیت ہوتی ہے کیوں کہ اس کے ذریعہ عوام کو اپنی مرضی کا حکمراں منتخب کرنے کا موقع ملتا ہے، اگر غلطیوں کا ارتکاب ہوجاتا ہے تو پھر آئندہ سالوں میں اسے سدھارنے کا آپشن رہتا ہے، حالیہ دنوں میں مدھیہ پردیش، چھتیس گڑھ، راجستھان، تلنگانہ اور میزورم میں انتخابات ہوئے، تین ریاستوں یعنی مدھیہ پردیش، چھتیس گڑھ اور راجستھان میں لڑائی صرف دو پارٹیوں کے درمیان تھی، ایک طرف بی جے پی تھی، دوسری طرف کانگریس تھی ان دونوں پارٹیوں میں سرکار بنانے کا موقع بی جے پی نے حاصل کیا ہے لیکن کانگریس کا ووٹ فیصد بھی قابل ذکر ہے جس سے اندازہ ہورہا ہے کہ نظریاتی لڑائی میں کانگریس مضبوط ہورہی ہے، عوام کا اعتماد بڑھ رہا ہے اور اسی طرح جدوجہد جاری رہی تو سیکولرزم کا نظریہ ہی حاوی رہے گا اور عوام کیلئے بنیادی ترجیح سیکولر اقدار کی حامل پارٹیاں ہی ہوں گی۔

ملک میں اس وقت دو نظریہ کے درمیان لڑائی ہے، ایک طرف فاشزم اور فرقہ پرستی کا نظریہ ہے دوسری طرف سیکولرزم کا نظریہ ہے، ایک پارٹی ملک میں نفرت پھیلانا چاہتی ہے، اقتدار اور طاقت کے حصول کیلئے عوام کو بانٹ رہی ہے، ملک کا ماحول زہر آلود کررہی ہے، سماجی تانا بانا خراب کررہی ہے، ہندو مسلم یکجہتی اور بھائی چارہ کو پراگندہ کررہی ہے دوسری طرف سیکولرزم کا نظریہ ہے جس کے پیش نظر ملک سے نفرت کا خاتمہ، سبھی کو ساتھ لیکر چلنا، مختلف مذاہب اور قوموں کے درمیان یکجہتی اور ہم آہنگی کو فروغ دینا ہے۔

گذشتہ کئی سالوں سے ملک کا ماحول خراب کرنے کی سازش رچی جارہی ہے، میڈیا کا اس مقصد کیلئے سب سے زیادہ استعمال کیا جارہا ہے، دسیوں تنظیموں کو اس کام پر لگایا گیا ہے، ملک کے بڑے بڑے بزنس مین، کمپنیاں، ایجنسیاں اور ادارے فرقہ پرستی کا ساتھ دے رہے ہیں، اس کے باوجود عوام کا شعور بیدار ہے، انہیں اپنے اردگرد پیش آمدہ واقعات کا اندازہ ہے اور یہی وجہ ہے کہ سیکولرزم کے نظریہ کی حامل پارٹی چالیس فیصد سے زیادہ ووٹ حاصل کرنے میں کامیاب ہوئی ہے تاہم کچھ غلطیوں اور خراب پالیسی کی وجہ سے عوام کا مکمل اعتماد حاصل کرنے میں ناکام رہی۔ عوام میں پائی جانے والی یہ بیداری بھی کم نہیں ہے اور اس کو بالکل بھی نظر انداز نہیں کیا جاسکتا ہے، اس نہج پر مزید سوچنے اور غور وفکر کرنے کی ضرورت ہے، اس زاویہ کو آگے بڑھانا ہے تاکہ ملک میں سیکولرزم کا نظریہ حاوی ہو، یکجہتی اور بھائی چارہ کو فروغ ملے، نفرت، شدت پسندی اور فرقہ پرستی کا خاتمہ ہو اور سیکولر کہی جانے والی پارٹیاں اپنے اصول، طریقہ کار اور حکمت عملی کا ازسرنو جائزہ لے۔

پانچ ریاستوں میں ہوئے انتخابات کے نتائج کو سامنے رکھتے ہوئے یہ بات کہی جاسکتی ہے کہ مسلمانوں نے بہت شعور کے ساتھ اور سوچ سمجھ کر ووٹ کیا ہے، اپنے ووٹ کا کہیں بھی غلط استعمال نہیں کیا ہے، ایک ذمہ دار شہری ہونے کا کردار نبھایا ہے اور یہی سوچ ملک اور ریاست کے حق میں بہتر ہے۔

حالیہ نتائج سے مایوس ہونے کی کوئی ضرورت نہیں ہے، جو لوگ ملک میں سیکولرزم کا فروغ چاہتے ہیں ان کیلئے یہ نتائج امید کی کرن ہے اور سال 2024 کے عام انتخابات میں اس سے بڑی مدد حاصل کی جاسکتی ہے، عام انتخابات کو سامنے رکھتے ہوئے مزید محنت، جدوجہد اور صحیح رہنمائی کی ضرورت ہے کیوں اس دیش کی مٹی میں نرمی، اخوت، بھائی چارہ، محبت، یکجہتی اور سیکولرزم ہے، بس لوگوں کو سمجھانے اور حقیقت سے واقف کرانے کی ضرورت ہے، دھیرے دھیرے یقینی طور پر حالات بدلیں گے، رخ تبدیل ہوگا اور فرقہ پرستی کے خلاف سیکولرزم کے نظریہ کی جیت ہوگی۔ اس کے علاوہ کانگریس اور دیگر پارٹیوں کو بھی اپنا جائزہ لینا ہوگا، اپنا محاسبہ کرنا ہوگا جنہیں سیکولر کہا جاتا ہے جن کے بارے میں یہ رائے عامہ ہے کہ یہ پارٹی فرقہ اور نفرت کے خلاف بھائی چارہ اور یکجہتی کے فروغ پر یقین رکھتی ہے۔

سچائی یہ ہے کہ سیکولرزم کا حامی بھرنے والی پارٹیوں نے قربانی دینا بند کردیا ہے جبکہ سیکولرزم کی فطرت میں قربانی ہے۔ کمیونل کا راستہ چھوڑنا، سب کو ساتھ لیکر چلنا اور بھائی چارہ کا فروغ ہے، کانگریس عوام کا اعتماد جیتنے میں ناکام رہی، عوام کے درمیان اپنی پہلی جیسی شبیہ قائم نہیں کرسکی، کانگریس قیادت میں انا اور تکبر بھی شکست کی بڑی وجہ ہے، کانگریس کے لیڈران کی ایک خوبی مختلف لیڈروں اور رہنما سے صلاح ومشورہ اور بات چیت رہی ہے لیکن کانگریس کی حالیہ قیادت نے اپنی پرانی روش کو نظر انداز کردیا ہے، مشورہ کا سلسلہ بند کردیا ہے، ملک کے دانشوران سے ملاقات کو چھوڑ دیا ہے جس کا نتیجہ ہے کانگریس عوام کا ذہن پڑھنے میں ناکام ثابت ہورہی ہے، حقیقی مسائل کا تجزیہ کرنے سے قاصر ہے، عوام کے درمیان اس کی مقبولیت کم ہورہی ہے، فاشزم کا نظریہ حاوی ہورہا ہے۔ کانگریس قیادت کو چاہیے کہ اپنے نظریہ کو مکمل طور پر فاشزم سے علاحدہ رکھے، سیکولرزم کے تمام اصولوں کی پاسداری کو یقینی بنائے، سینئر رہنما اور دانشوران کے ساتھ مشاورت کا سلسلہ دوبارہ بحال کرے، مشوروں پر عمل کرکے اپنی سیاسی حکمت عملی بنائے۔ عوام سے اپنا رابطہ مضبوط رکھے، زمین پر اپنی زیادہ سے زیادہ موجودگی درج کرائے، سوشل میڈیا کے ساتھ جب تک زمین پر موثر موجودگی نظر نہیں آئے گی، مختلف اداروں، تنظیموں اور این جی اوز کو ساتھ ملا کر کانگریس کام نہیں کرے گی اس وقت تک کامیابی ممکن نہیں ہے۔ کامیابی اور جیت کیلئے قربانی ضروری ہے، سب کا ساتھ، سب کا ہاتھ، باہمی اتحاد اور مشورہ لازمی ہے۔

بقیہ: کامیابی کے سات قرآنی اصول ....

تو کہیں خدا کی دیگر مخلوقات پر غور وفکر کرنے کا حکم دیا گیا ہے تاکہ اس سوچنے کے نتیجے میں انسان اللہ رب العزت کی معرفت حاصل کرے۔ قرآن پاک میں سینکڑوں مقامات پر غور وفکر کرنے کا حکم دیا گیا ہے کسی معاملے میں تدبر کرنا انسان کو گہرائی سے سوچنے والا بنا دیتا ہے اور جس معاملے میں انسان- گہرائی سے تدبر و نظر کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسی سمت اس کے لیے نئی نئی جہت سے روشناس کردیتا ہے اور یوں نئے نئے علوم اور مصنوعات وجود میں آتے ہیں یہ انسان کی کامیابی کو یقینی بناتے ہیں جو کہ ان کے غور وفکر کرنے کا نتیجہ ہوتا ہے۔ اگر انسان غور وفکر کرنا چھوڑ دے تو نئی نئی چیزیں ایجاد ہونا بند ہوجائیں گی جس کے سبب دنیا ترقی کرنے کے بجائے پستی میں چلی جائے گی۔

پانچواں: اپنی حالت خود بدلو۔ ہر فرد اور ہر قوم کو اپنی حالت خود بدلنی ہوتی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ اس قوم کی حالت کبھی نہیں بدلتا جو خود اپنی حالت نہ بدلے اگر ہمیں ایک کامیاب شخص بننا ہے تو اپنی حالت خود بدلنی ہوگی ہم اپنے پاس موجودہ ذرائع اسباب، طاقت وقوت اور ذہانت کا استعمال کریں اس کے بعد مثبت نتائج کے لیے اللہ کی رحمت کے منتظر ہوں تو اس سورت میں حقیقی عبدیت کا اظہار ہوتا ہے بغیر عمل کے کامیابی کی امید رکھنا سوائے غلط فہمی کے کچھ نہیں ہے اکثر لوگ صبر کی تعریف کو جانے بغیر بے عملی اور گھر بیٹھے رہنے کو صبر سمجھتے ہیں حالانکہ یہ بالکل غلط ہے انسان تمام ممکنہ اسباب پورا کرے پھر دعا کرے تو انشاء اللہ کامیابی قدم چومتے ہوئے نظر آئے گی۔

چھٹا: کوشش کرو۔ کیونکہ انسان جس چیز میں کوشش کرتا ہے وہی چیز پاتا ہے۔ جس راستے میں ہم کامیابی حاصل کرنا چاہتے ہیں اس میں کوشش کرنا لازم اور ضروری ہے، بعض لوگوں کے اندر کچھ بری عادتیں پائی جاتی ہیں وہ اسے دور کرنے کی کوشش نہیں کرتے بلکہ یوں ہی کامیابی کے متلاشی ہوتے ہیں یاد رکھیں کہ انسان کی سب سے بدترین چیز یہ ہے کہ وہ اپنی خواہشات کا غلام بن جائے اس میں ہوتا یہ ہے کہ انسان اپنے آپ کا ہی مالک نہیں رہتا وہ اپنی خواہشات اور مرضیات کے مطابق چلتا رہتا ہے جب انسان کی حالت ایسی ہوجائے تو وہ ایک روبوٹ کے مانند ہوجاتا ہے جسے کوئی اور استعمال کررہا ہوتا ہے اور وہ اپنی عادتوں کا اسیر بن کررہ جاتا ہے۔ دنیا میں کوئی ایسی چیز نہیں کہ جسے نہ حاصل کیا جاسکے لیکن اس کے حصول کے لیے کوشش ایک لازمی شئی ہے اور کوشش کرنے سے پہلے سب سے ضروری چیز یہ ہے کہ آپ اپنی جہت کو متعین کرلیں پھر اس میں کوشش کریں تو مقصد میں کامیابی ملتی ہوئی نظر آئے گی۔

ساتواں: کسی بھی کام کو اچھے طریقے سے کرو۔ اللہ تعالیٰ نے موت وحیات کو پیدا ہی اس لیے کیا تاکہ معلوم ہو کہ احسن عمل کون کرتا ہے۔ یعنی آپ جس کام کو کریں تو اس کو اس قدر شاندار طریقے سے سرانجام دیں کہ فی نفسہ اس کا حق ادا ہوجائے یہ امور خواہ دنیوی ہو یا دینی۔ اسے اس قدر اچھے سے کیا جائے کہ اس کا مالک خوش ہوجائے کیونکہ اگر ہم دنیاوی کاموں کو کرکے مالک کو خوش کردیتے ہیں تو یہ ہماری دنیا میں کامیاب ہونے کی دلیل ہے اور اگر دینی معاملے میں ہم کوئی کام یعنی عبادات کو احسن طریقے سے ادا کرتے ہیں جس سے ہمارا مالک حقیقی خوش ہوجائے تو یہ ہمارے لئے آخرت میں کامیاب ہونے کی ضمانت ہے۔ اگر ہم دنیا وآخرت میں کامیابی چاہتے ہیں تو ہمیں مذکورہ تمام باتوں پر مکمل طور سے عمل کرنا ہوگا اللہ تعالیٰ ہم سب کو دنیا وآخرت کی کامیابیاں نصیب فرمائے۔

ندوۃ العلماء لکھنؤ کے اساتذہ اور طلبہ کا امارت شرعیہ میں استقبال

ملک کے مرکزی ادارہ دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ کے طلبہ کا ایک وفد مولانا محمد ظفر عالم ندوی استاذ ندوۃ العلماء کی قیادت میں امارت شرعیہ پھلواری شریف، پٹنہ آیا، اس وفد میں تخصص فی الفقہ کے ۱۸ر طلبہ نے نظامِ قضاء کو دیکھا اور مراجع کی کتابوں سے استفادہ کیا، مولانا عبدالباسط ندوی سکریٹری المعہد العالی نے نظام تعلیم وتربیت اور درس وتدریس کے طریقوں پر جب کہ مولانا رضوان احمد ندوی نے فکرِ امارت اور نظامِ امارت پر روشنی ڈالی اور یہاں کے شعبۂ جات کا تعارف کرایا اور کہا کہ امارت شرعیہ کا سارا نظام کتاب وسنت، آثار صحابہ کے نہج پر قائم ہے اور امیر شریعت مولانا محمد سید احمد ولی فیصل رحمانی کی مضبوط قیادت میں ترقی کی راہ پر گامزن ہے، مولانا مجیب الرحمان قاسمی نے دارالقضاء کے موضوع پر گفتگو کی اور کہا کہ امارت شرعیہ کا پورا نظام شرعی اصولوں پر ہے، جہاں مسلمانوں کو ایک امیر کے ماتحت متحد ومنظّم زندگی گزارنے کی تلقین کی جاتی ہے، طلبہ میں زیادہ تر کا تعلق جنوبی ہند سے تھا، وہ سب امارت شرعیہ کے کام کو دیکھ کر کافی متأثر ہوئے اور اکابر امارت شرعیہ کی جہد مسلسل کی ستائش کی۔

Scanned with CamScanner

انسان کا اصلی سرمایہ ”وقت“ ہے

عارف عزیز (بھوپال)

یکم جنوری ۲۰۲۴ء سے دنیا ۲۱ویں صدی کے ۲۴ویں سال میں داخل ہورہی ہے اس موقع پر جشن منانا یا تقریبات منعقد کرنا، حقیقت میں مغرب کی تقلید کا نتیجہ ہے جس میں ہم ہندوستانی کسی سے پیچھے نہیں، اسی لئے ہر سال یکم جنوری کی آمد پر ہمارے ملک میں یوروپ کی طرح جشن منایا جاتا ہے، کئی دن پہلے سے اس کی تیاریاں شروع ہوجاتی ہیں، تہنیتی کارڈ اپنے دوستوں اور عزیزوں کو ارسال کئے جاتے ہیں گویا یہ کسی خوشی کا دن ہے حالانکہ جن کی حقیقت پر نظر ہے وہ اِس راز کو بخوبی سمجھتے ہیں کہ نیا سال آنے پر اُن کی زندگی کا ایک سال کم ہوگیا ہے اور اس طرح قوت، عمل، جذبہ، کوشش اور محنت کے لئے بھی ان کے پاس وقت محدود ہوگیا ہے ۔

غافل مجھے گڑھیال یہ دیتا ہے منادی
گردوں نے گھڑی عمر کی، اک اور گھٹادی

اسلامی نظریہ کے مطابق دن، مہینے اور سال، سب خدا کے بنائے ہوئے ہیں اس لئے نہ کوئی دن، نہ مہینہ اور نہ سال اپنی ہیئت میں منحوس ہوتا ہے نہ مبارک ہوتا ہے، سب کے اچھے یا برے ہونے میں خدا کے حکم اور انسانی اعمال کا دخل ہے۔ اس بارے میں کسی کو کوئی وہم نہیں ہونا چاہئے جو کچھ سعد یا قبیح پیش آتا ہے پہلے سے مقدر ہوجاتا ہے، اِسی لئے اسلام نے تمام واہموں کی نفی کی ہے اور انسانوں کو یہ تعلیم دی ہے کہ اچھا عمل کرو اور رحمت خداوندی سے مایوس نہ ہو، مصیبت آئے تو صبر کرو اور اپنے مالکِ حقیقی سے دعا کرو کہ ناخوشگوار دن جلد دور ہوجائیں، راحت ملے تو شکر بجالاؤ، انسان کے ساتھ قضا قدر لگے ہوئے ہیں، دکھ اور سکھ سب انسانوں کے لئے ہیں اور ان کو عمل کی طاقت عطا کرکے اپنی زندگی کو اچھا یا برا بنانے کا مجاز بنادیا گیا ہے بقول مولانا شبیر احمد عثمانی ”انسان کا اِس سے بڑھ کر ٹوٹا کیا ہوگا کہ برف بیچنے والے دوکاندار کی طرح اس کی تجارت کا راس المال جسے ”عمر عزیز“ کہتے ہیں دم بدم کم ہوتا جارہا ہے، اگر اس رواروی میں انسان نے کوئی اچھا کام نہ کرلیا، جس سے کہ یہ عمر رفتہ ٹھکانے لگ جائے اور ایک ابدی اور غیر فانی متاع بن کر ہمیشہ کے لئے کارآمد بن جائے تو پھر خسارہ کی کوئی انتہا نہیں، زمانہ کی تاریخ پڑھ جاؤ اور خود اپنی زندگی کے واقعات پر غور کرو تو ثابت ہوجائے گا کہ جن لوگوں نے انجام بینی سے کام نہ لیا اور مستقبل سے بے پرواہ ہوکر محض خالی لذتوں میں وقت گزار دیا وہ آخر کار ناکام و نامراد بلکہ تباہ و برباد ہوکر رہ گئے، آدمی کو چاہئے کہ وقت کی قدر پہچانے اور عمر عزیز کے لمحات کو یونہی غفلت و شرارت یا لہو ولعب میں نہ گنوادے، جو اوقات، تحصیل شرف مجد اور اکتسابِ فضل و کمال کی گرم بازاری کے ہیں، اگر غفلت و نسیان میں گزار دیئے گئے تو سمجھو کہ اس سے بڑھ کر آدمی کا کوئی خسارہ نہیں، بس خوش نصیب اور اقبال مند انسان وہی ہیں جو اِس عمر فانی کو باقی اور ناکارہ زندگی کو کارآمد بنانے کے لئے جدوجہد کرتے ہیں“

سالِ نو کا جشن منانے والوں کے سامنے مذکورہ فکر انگیز گفتگو کے ساتھ اگر علامہ اقبال کا یہ پیغام بھی رہے تو شاید ان کا نقطہ نظر تبدیل ہوجائے ۔

اسی روز شب میں الجھ کر نہ رہ جا
کہ تیرے زماں و مکاں اور بھی ہیں

ایک حدیث میں آتا ہے کہ دو نعمتیں ایسی ہیں جن کے بارے میں اکثر لوگ غفلت میں مبتلا رہتے ہیں ”ایک تندرسی اور دوسری فراغت“ بسا اوقات یہ نعمتیں انسان سے اچانک چھین لی جاتی ہیں اور اُس وقت انسان کو اِس کی قدر و اہمیت کا اندازہ ہوتا ہے ایک دوسری حدیث میں سرور دو عالم ﷺ نے فرمایا ”پانچ چیزوں کو پانچ چیزوں سے پہلے غنیمت جانو۔ بڑھاپے سے پہلے جوانی کو، بیماری سے پہلے تندرستی کو، فقر و افلاس سے پہلے مالداری کو، تفکرات سے پہلے فراغت کو اور موت سے پہلے زندگی کو“۔

واقعہ یہ ہے کہ انسان کا اصل سرمایہ اس کا وقت ہی ہے اور دنیا حقیقت میں عمل کرنے کی جگہ ہے جو شخص یہاں جیسا عمل کرے گا جو کمائے گا موت کے بعد آخرت کی زندگی میں اس کو ویسا ہی بدلہ ملے گا۔ اسی لئے بزرگوں کا قول ہے کہ ”قوت کی قدر ہر سعادت و برکت کا دروازہ کھولتی ہے اور اس کی ناقدری پریشانیوں اور ناکامیوں کو دعوت دیتی ہے۔“

اشتہارات کے لئے رابطہ کریں

ہفتہ وار نقیب امارت شرعیہ بہار، اڈیشہ وجھارکھنڈ کا ترجمان ہے جو تقریباً سو سالوں سے مسلسل شائع ہورہا ہے، اللہ کا فضل و کرم ہے کہ ملک و بیرون ملک میں قارئین کی تعداد میں روز بروز اضافہ ہورہا ہے، اس کی عمدہ طباعت، معیاری مضامین اور دیگر خصوصیات کی وجہ سے لوگ اسے ہاتھوں ہاتھ لے رہے ہیں، ادارہ قارئین نقیب سے درخواست کرتا ہے کہ وہ اپنے **مدارس، اسکول، کالج، ہاسپیٹل اور دکان وغیرہ کے لئے رعایتی قیمت پر غیر تصویری اشتہارات** (Advertisements) دے کر اپنے ادارہ اور کاروبار کو فروغ دے سکتے ہیں، نیز ادارہ نقیب کے اعزازی ممبران سے بھی درخواست کرتا ہے کہ وہ نقیب کی اشاعت میں مالی مدد کریں، ضروری معلومات کے لیے رابطہ کریں: **9576507798** (منیجر نقیب)

اپنے بچوں سے لاتعلق مت رہیں

بچے جسمانی طور پر بڑھ رہے ہوتے ہیں اور دینی اعتبار سے چھوٹے رہ جاتے ہیں، وہ کھانا تو پیٹ بھر کر کھا رہے ہوتے ہیں؛ مگر محبت تعلق اور ساتھ کے بھوکے رہ جاتے ہیں، جو دن آپ اپنے بچے سے لاتعلق ہوکر گذارتے ہیں اس دن اس کی عقل پہ دسیوں برے خیالات کا حملہ ہوتا ہے، اس کی نگاہ برے مناظر پر پڑتی ہے اور اس کے اوقات قسم قسم کی برائیوں کے نرغے میں ہوتے ہیں، زرا سوچیں کہ جس بچے کو مہینوں تک کسی نصیحت اور تربیتی نشست کا موقع ہی نا ملتا ہو؟؟

اے ماں اور اے باپ!! آپ کے بچے کو نت نئے کپڑوں کی ایسی ضرورت نہیں نا ہی بڑے جیب خرچ کی نا ہی لمبی چوڑی میراث کی، جتنی ضرورت ان کو اس چیز کی ہے کہ آپ انہیں اپنی نگرانی میں اللہ کی محبت کو اور اس عقیدہ کو کہ وہ ہمیں دیکھ رہا ہے ان کی شخصیت کے خمیر میں ڈال دیں، آپ دیکھتے رہیں کہ کونسی نیک خصلتیں آپ کے بچے میں موجود ہیں آپ ان کو پختہ کیجئے اور انہیں بڑھائیے، نظر رکھیے کہ کونسے برے رجحانات ان میں نمو پا رہے ہیں سو آپ ان کو اکھاڑ پھینکیں، بچوں کی اخلاقیات کو ان سے پاک کریں۔

باپ کو توجہ دینا ہوگا! وقت کی کمی کا بہانہ مت بنائیں یہ خود پہ ہنسنے والی بات ہوگی، صحابہ کرام پوری دنیا فتح کرتے پھر اپنے بچوں کے پاس لوٹتے تو ان کے دلوں کو فتح کرتے ان کی بہترین تربیت کرتے، دین اور اخلاق کے زیور سے انہیں آراستہ کرتے۔ (منقول)

حج کمیٹی اف انڈیا نے حج درخواست دینے کی تاریخ میں توسیع کا اعلان کیا

ریاستی حج کمیٹیوں اور دیگر تنظیموں کی مانگ پر حج کمیٹی آف انڈیا کی جانب سے حج ۲۰۲۴ء کے لئے آن لائن حج درخواست فارم جمع کرنے کی مقررہ آخری تاریخ میں ۱۵ر جنوری ۲۰۲۳ء تک توسیع کر دی گئی ہے، لہٰذا ایسے عازمین حج ۲۰۲۴ء کے لئے آن لائن درخواست دینے کے اہل ہوں گے جن کے پاس مشین سے پڑھے جانے لائق مستند ہندوستانی بین الاقوامی پاسپورٹ ہو، جو ۱۵ر جنوری ۲۰۲۴ء کو یا اس سے قبل جاری کیا گیا ہو، اور اس کی میعاد کم از کم ۳۱ر جنوری ۲۰۲۵ء تک ہو، حج درخواست فارم حج کمیٹی آف انڈیا کی ویب سائٹ https://hajcommittee.gov.in پر آن لائن بھر سکتے ہیں، تمام درخواست دہندگان کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ حج درخواست فارم بھرنے سے قبل حج گائیڈ لائنس ۲۰۲۴ء میں درج ہدایات کا بغور مطالعہ کرلیں، اور انہیں ذہن نشیں کرلیں۔

اعلان مفقود الخبری

معاملہ نمبر ۱۴۴۵/۱۹۵۹/۴۶ھ

(متدائرہ دارالقضاء امارت شرعیہ گواپوکھر، ضلع مدھوبنی)

شہانہ خاتون بنت عبدالغفور، مقام اسلام پور، ڈاکخانہ مرزاپور، ضلع مدھوبنی ۔۔۔۔۔۔۔۔فریق اول

بنام

نور العین ولد جلاء الدین، مقام سرسنڈ، ڈاکخانہ سرسنڈ، ضلع سیتامڑھی ۔۔۔۔۔۔۔۔فریق دوم

اطلاع بنام فریق دوم

معاملہ ہذا میں فریق اول نے آپ فریق دوم کے خلاف عرصہ پانچ سال سے غائب ولا پتہ ہونے اور نان ونفقہ اور حقوق زوجیت ادا نہ کرنے کی بنیاد پر دارالقضا امارت شرعیہ مدرسہ فلاح المسلمین گواپوکھر، ضلع مدھوبنی میں فسخ نکاح کا معاملہ درج کیا ہے، اس اعلان کے ذریعہ آپ کو آگاہ کیا جاتا ہے کہ آپ جہاں کہیں بھی ہوں فوراً اپنی موجودگی کی اطلاع مرکزی دارالقضاء امارت شرعیہ پھلواری شریف، پٹنہ کو دیں ۔اور آئندہ تاریخ سماعت ۔۱۳ر جنوری ۲۰۲۴ء مطابق ۳۰ر جمادی الاخریٰ ۱۴۴۵ھ روز سنیچر کو آپ خود مع شواہد و ثبوت بوقت ۹ر بجے دن مرکزی دارالقضاء امارت شرعیہ پھلواری شریف، پٹنہ میں حاضر ہوکر رفع الزام کریں ۔واضح رہے کہ تاریخ مذکور پر حاضر نہ ہونے یا کوئی پیروی نہ کرنے کی صورت میں معاملہ ہذا کا تصفیہ کردیا جائے گا۔فقط قاضی شریعت

Scanned with CamScanner

هفتۂ رفتہ

محمد اظہار

آسام کے 1281/مدارس پر مکمل سرکاری قبضہ

آسام کی بی جے پی حکومت نے ایک بار پھر یک طرفہ قدم اٹھاتے ہوئے ریاست کے 31/اضلاع میں کم از کم 1281/مدارس کے نام تبدیل کر کے انہیں اسکولوں میں تبدیل کر دیا۔ آسام کے اسکول واعلیٰ تعلیم کے وزیر پنوچ پیگو نے اس سلسلہ میں اطلاع دیتے ہوئے کہا کہ ریاست میں 1281/مدارس کے نام تبدیل کر کے اس کو مڈل انگلش اسکول کر دیا گیا۔ واضح رہے کہ ریاستی حکومت کے اس یک طرفہ اقدام کے خلاف پہلے ہی سپریم کورٹ میں عرضی زیر التواء ہے جس میں کہا گیا ہے کہ ریاستی حکومت نے سرکاری امداد یافتہ 400 سے زائد مدارس کو اسکولوں میں تبدیل کر کے ان کی جائیدادیں ہڑپ کرلیں۔ سپریم کورٹ نے اس پر ہیمنت بسواسرما حکومت سے جواب بھی طلب کیا تھا۔ آسام مدارس انتظامیہ کمیٹی نے اس سلسلہ میں گوہائی ہائی کورٹ کے اس فیصلے کو عدالت عظمیٰ میں چیلنج کیا تھا جس میں ریاستی حکومت کے اقدامات کو برقرار رکھا گیا تھا۔ سپریم کورٹ میں دائر عرضی سے یہ انکشاف ہوا تھا کہ جن 400 سے زائد مدارس کو اسکول میں تبدیل کرنے کے نام پر حکومت نے اپنے قبضے میں لیا تھا، وہ دراصل اقلیتی برادری کی ملکیت والے ہیں اور ان کی تعمیر ملت کے صدقات وزکوۃ کی رقم سے ہوئی، ریاستی حکومت کی مدد صرف عملے کی تنخواہوں تک محدود تھی۔ درخواست گزاروں نے اس سے قبل ہائی کورٹ کے سامنے اپنی دلیل میں ریاستی حکومت سے یکطرفہ اور من مانے اقدام کو آئین کے آرٹیکل 29 اور 30 کی خلاف ورزی قرار دیا تھا لیکن ہائی کورٹ کی یک رکنی بنچ نے آسام مدرسہ تعلیم (صوبہ جاتی) ایکٹ، 1995ء اور مدرسہ تعلیم (اساتذہ خدمات اور تعلیمی اداروں کی صوبائی کاری) اور تعلیمی اداروں کی تنظیم نوا یکٹ 2018ء کو منسوخ کرنے کیلئے ریاستی حکومت کے 2020ء کے ایکٹ کو برقرار رکھا تھا۔ عدالت نے ریاست کے تقریباً 400/مدارس کو ریاستی تعلیمی بورڈ کے تحت باقاعدہ اسکولوں میں تبدیل کرنے کے لیے ریاستی حکومت کی طرف سے جاری کردہ دیگر تمام نوٹیفکیشن کو بھی برقرار رکھا تھا۔ سپریم کورٹ میں دائر درخواست میں عرضی گزاروں نے کہا تھا کہ آسام کی بی جے پی حکومت نے قانون سازی اور انتظامی دونوں اختیارات کا من مانے ڈھنگ سے استعمال کیا۔ عرضی میں کہا گیا تھا کہ حکومت اقلیتی برادری کی جائیدادیں ہڑپ کر رہی ہے، ایسے میں مناسب معاوضے کی ادائیگی کے بغیر مدارس کے مالکانہ حقوق میں مداخلت آرٹیکل 30 (1) کی خلاف ورزی کی۔ عرضی میں یہ بھی کہا گیا تھا کہ آرٹیکل 30 (1) کے تحت اقلیتوں کے ذریعہ تعلیمی اداروں کے قائم کرنے اور انتظام کے حقوق بھی چھین لیے گئے۔ درخواست میں کہا گیا تھا کہ 1995ء کا ایکٹ جسے بعد میں 2020ء میں منسوخ کر دیا گیا مدارس میں تعینات تدریسی اور غیر تدریسی عملے کو تنخواہوں اور اس کے نتیجے میں مراعات کی ادائیگی کے لیے ریاست کی ذمہ داری تک محدود تھا۔ تاہم، منسوخی ایکٹ کے ذریعہ حکومت مدارس کی جائیدادیں ہڑپ کر رہی ہے جبکہ نوٹی لیشن صرف مدارس میں تعینات ملازمین اور یا اساتذہ کی خدمات یا اساتذہ کی خدمات سے مشروط ہے۔ خیال رہے کہ آسام کے وزیر اعلیٰ سورت بسواشرما کئی موقع پر مدارس کے خلاف نفرت کا اظہار کر چکے ہیں۔ آسام میں ہیمنت بسواشرما نے کئی مدارس پر بلڈوز بھی چلائے جس پر مسلم حلقوں نے سخت ردعمل کا اظہار کیا تھا۔ (انقلاب بیورو)

مدارس میں انوکمپا کی بنیاد پر بحالی

مدرسہ ایجوکیشن بورڈ کے افسران وملازمین ساتھ ہی مدارس ملحقہ کے اساتذہ وملازمین کی سبکدوشی سے قبل از وقت انتقال ہوگیا ہے تو ان کے وارثین کی انوکمپا کی بنیاد پر بحالی کی کاروائی کا آغاز ہو چکا ہے۔ ڈاکٹر محمد نور اسلام نے بتایا کہ متذکرہ بالا بیان جناب سلیم پرویز چیئرمین مدرسہ بورڈ نے مورخہ 18 اکتوبر 2023 کو منعقد مدرسہ ایجوکیشن بورڈ کی میٹنگ کے فیصلے کی روشنی میں دی ہے۔ انہوں نے کہا کہ امداد یافتہ مدارس میں کام کر رہے مدرسین وملازمین اور بہار اسٹیٹ مدرسہ ایجوکیشن بورڈ میں کام کر رہے ملازمین کی مدت ملازمت میں انتقال ہونے پر وارثوں کو انوکمپا کا فائدہ دینے کے سلسلے میں ڈائرکٹر محکمہ تعلیم کے مکتوب نمبر 1372 مورخہ 15.09.2023 کی روشنی میں غور وخوض کیا گیا جس پر اتفاق رائے سے انوکمپا کا فائدہ دیتے ہوئے سرکاری ضابطہ کے مطابق وارثین کو بحال کرنے کی اتفاق رائے سے منظوری دی گئی ہے۔ جناب سلیم پرویز چیئرمین مدرسہ بورڈ اور جناب عبدالسلام انصاری سکریٹری بہار اسٹیٹ مدرسہ ایجوکیشن بورڈ نے مشترکہ طور پر تمام ایسے مدارس جہاں کے اساتذہ وملازمین مدت ملازمت سے قبل ہی رحلت فرما گئے ہیں ضابطہ کے مطابق متعلقہ وارثین کمیٹی کے توسط سے انوکمپا سے متعلق تمام تر کاغذات دفتر میں موصول کرانے کی زحمت کریں۔ انوکمپا کی بنیاد پر بحالی کی کاروائی شروع کر دی گئی ہے۔ جن مدارس کے ذمہ دار پہلے انوکمپا کی بنیاد پر بحالی سے متعلق کاغذات دفتر مدرسہ بورڈ میں جمع کر چکے ہیں وہ ضابطہ کے مطابق کمیٹی کے توسط سے کاغذات از سر نو دفتر مدرسہ بورڈ میں پیش کریں اور جن وارثین نے تاہنوز انوکمپا کی بنیاد پر بحالی کیلئے کاغذات جمع نہیں کیا ہے وہ سرکاری ضابطہ کے مطابق تمام کاغذات دفتر مدرسہ بورڈ میں پیش کریں اس کے بعد ہی آگے کی کاروائی کی جائے گی۔ (پریس رپورٹ)

آسام میں تعدادازدواج مخالف بل لائے گی سرکار

آسام کے وزیر اعلی بسواسرما نے اعلان کیا ہے کہ فروری 2024 میں آسام اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں تعدد ازدواج کو غیر قانونی قرار دینے کا ایک بل پیش کیا جائے گا۔ ان کے مطابق تنظیموں سے کئی مہینوں کی مشاورت کے بعد یہ بل تیار کیا گیا ہے۔ آسام وزیر اعلی سرما نے پہلے اعلان کیا تھا کہ اس بل میں کچھ دفعات شامل ہوں گی جن کا مقصد ریاست کے اندر سے لو جہاد کو ختم کرنا ہے۔ عہدیداروں نے اطلاع دی کہ ایک سے زیادہ شادیوں پر پابندی کے مجوزہ قانون پر رائے طلب کرنے والے عوامی نوٹس کے جواب میں ریاستی انتظامیہ کو 149 سفارشات موصول ہوئی ہیں۔ عہدیداروں نے مزید کہا کہ ان میں سے 146 سفارشات نے اس اقدام کی حمایت کی۔ تین تنظیموں نے کہا ہے کہ وہ اس بل کے خلاف ہیں۔ ریاست آسام میں 21 اگست کو ریاستی انتظامیہ کی جانب سے ایک نوٹس شائع کی گئی تھی جس میں ایک سے زیادہ شادیاں کرنے کی ممانعت کے بارے میں عوام سے رائے طلب کی گئی۔ نوٹیفکیشن میں آسام کے لوگوں سے کہا گیا تھا کہ وہ 30 اگست تک بذریعہ ڈاک یا ای میل کے ذریعے اپنی رائے بھیجیں۔ (سماج نیوز سروس)

کووڈ جے این-1 کی نئی شکل

صحت وخاندانی فلاح وبہبود کی مرکزی وزارت نے ہفتہ کو یہاں کہا کہ کیرالہ میں کووڈ جے این 1 کی نئی شکل کا ایک معاملہ سامنے آیا ہے۔ یہ معاملہ ہندوستانی سارس سی او وی-2 جینوکس کنسورشیم (آئی این ایس اے سی او جی) کی باقاعدہ نگرانی میں آیا ہے۔ وزارت نے کہا ہے کہ "مرکزی حکام ریاستی صحت کے حکام کے ساتھ مسلسل رابطے میں ہیں اور صورتحال پر نظر رکھے ہوئے ہیں۔ یہ معاملہ ایک ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب وزارت صحت کی ہنگامی صورتحال سے نمٹنے کی تیاریوں کے تحت ایک موک ڈرل کر رہی تھی۔ انڈین میڈیکل کونسل (آئی سی ایم آر) کے ڈائریکٹر جنرل ڈاکٹر راجیو بہل نے کہا کہ 8 دسمبر کو کیرالہ کے ترواعتنا پورم میں کراکم سے آرٹی پی سی آر کے نمونے میں اس کیس کا پتہ چلا۔ نمونے کا آرٹی۔ پی سی آر ٹیسٹ 18 نومبر کو کیا گیا تھا۔ مریض میں انفلوئنزا جیسی بیماری کی ہلکی علامات تھیں۔ یہ مریض کووڈ-19 انفیکشن سے صحت یاب ہوا ہے۔ انفلوئنزا کے مریضوں کا کوڈ-19 کے تناظر میں نظر ثانی شدہ نگرانی کے رہنما خطوط کے مطابق ٹیسٹ کیا جاتا ہے اور مثبت کیسز کو مکمل جینوم کی ترتیب کے لیے بھیجا جاتا ہے۔ پچھلے کچھ ہفتوں سے کیرالہ میں کووڈ 19 کے معاملات میں اضافہ کا رجحان ہے۔ (ایو این آئی)

طب وصحت

سردیوں میں تیل مالش کے فوائد

سردی کے موسم میں تیل مالش کے کئی فوائد ہیں۔ زیادہ تر گھروں میں لوگ مالش کے لئے سرسوں کے تیل کا استعمال کرتے ہیں۔ لیکن صرف تیل مالش کرنا ہی کافی نہیں ہے۔ تیل مالش کرتے وقت چند احتیاط برتنے کی ضرورت ہوتی ہے۔

گرم تیل سے مالش: سرسوں کا تیل سردیوں میں مالش کے لئے مفید سمجھا جاتا ہے۔ سرسوں کے تیل کو گرم کر کے مالش کرنے سے جلد کی خشکی دور ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ تھکان اور جوڑوں کے درد سے بھی نجات ملتی ہے۔ مساج سے اسکن ٹون ہوتی ہے۔ جلد کو غذائیت ملتی ہے۔ خون کا دوران بہتر ہوتا ہے۔ جلد نرم وملائم ہوتی ہے۔

مالش کا طریقہ: سردی کے موسم میں مالش کرنے سے قبل تیل گرم کریں۔ مالش کرتے وقت احتیاط برتیں۔ مثال کے طور پر کندھے، کہنی اور کلائی کے جوڑ پر گولائی کی شکل میں مساج کریں۔ بانہوں اور پیروں کے عضلات پر نیچے سے اوپر کی جانب مالش کریں۔ پیٹ کی مالش ناف سے شروع ہو کر باہر کی جانب گولائی میں ہونی چاہئے۔ اوپر پیٹ کے لئے سمت دائیں سے بائیں ہونی چاہئے جبکہ نچلے پیٹ کے لئے گولائی میں بائیں سے دائیں ہونا چاہئے۔ پیٹھ کے لئے مالش ریڑھ پر منحصر ہونی چاہئے، ریڑھ کی ہڈی سے پسلیوں تک، اوپر اور باہر کی جانب مالش کرنی چاہئے۔

جلد پر سرسوں کا تیل لگانے کے فوائد: سرسوں کا تیل بطور اینٹی ایجنگ اور موئسچرائزر کا کام انجام دیتا ہے۔ یہ جلد کی نمی برقرار رکھتا ہے، فری ریڈیکلز سے ہونے والے نقصان سے بچاتا ہے، جس سے جلد پر بڑھتی عمر کے اثرات زائل ہوتے ہیں۔ سرسوں کا تیل کالیجن بڑھانے کا کام بھی کرتا ہے جس سے جلد کی شادابی بڑھ جاتی ہے۔ اس کے علاوہ کیل مہاسے، الرجی، کھجلی، خراش جیسی پریشانیوں سے نجات ملتی ہیں۔ وٹامن اور منرلز سے بھرپور سرسوں کا تیل سن اسکرن کے طور پر بھی کام کرتا ہے اور جلد کو سورج کی نقصاندہ شعاعوں سے محفوظ رکھتا ہے۔ اسکن ٹیننگ اور داغ دھبوں سے بچاتا ہے۔

سرسوں کا تیل بالوں کیلئے بھی مفید: سرسوں کے تیل میں موجود پروٹین اور اومیگا ۳ فیٹی ایسڈ، سر اور بالوں کے عام مسائل سے چھٹکارا دلانے میں مدد کرتے ہیں۔ یہ بالوں کو مضبوط بناتے ہیں، بالوں کی نمی برقرار رکھتے ہیں اور ان کا جھڑنا روکتے ہیں۔ ہفتے میں دو بار سرسوں کا تیل لگانا چاہئے۔

زیتون کا تیل: موسم سرما میں زیتون کے تیل کی مالش کرنا صدیوں پرانا نسخہ ہے۔ زیتون کے تیل کے دس قطروں کو سر پر ٹپکا کر اس کی مالش کریں اور سر کو کسی ٹوپی یا تولیے میں ڈھانپ کر سو جائیں، اس کا استعمال نہانے سے قبل جلد پر مالش کے لئے بھی استعمال کیا جا سکتا ہے جبکہ نہانے کے فوراً بعد پورے جسم پر زیتون کا تیل لگا لینے سے خشکی سے کافی حد تک نجات ملتی ہے۔

کھوپرے کا تیل: کھوپرے کا تیل خشکی کا آزمودہ اور مؤثر علاج ہے جبکہ اس کی خوشبو بھی قابل قبول ہوتی ہے۔ سرد موسم میں جلد کو خشکی سے بچانے کے لئے نہانے سے قبل تین سے پانچ چھوٹے چمچے نیم گرم کھوپرے کے تیل سے بالوں کی جڑوں اور جسم پر مالش کر لیں۔ بعد ازاں کسی اچھے شیمپو اور صابن سے نہالیں، کوشش کریں کہ ایسا صابن اور شیمپو استعمال کیا جائے جس کے اجزاء میں کھوپرے کے تیل کی خصوصیات پائی جاتی ہوں۔

Volume:63/73,Issue:49 R.N.I.N. Delhi Regd. No.BIHURD/4136/61Printed & Published by Sohail Ahmad Nadwi, on behalf of Imarat Shariah Phulwari Sharif, Patna, Printed at Azimabad Printers, R.C.F./105, Ground Floor, B.H. Colony, Bhootnath Road, Kankarbagh, Patna-800026 and Published from Naqueeb Office Imarat Shariah, Phulwari Sharif, Patna-801505, Editior: (Mufti) Mohammad Sanaul Hoda (Quasmi)

Scanned with CamScanner

LEADING URDU JOURNAL OF IMARAT SHARIAH
BIHAR ODISHA & JHARKHAND
NAQUEEB WEEKLY
PHULWARI SHARIF, PATNA-801505
SSPOS PATNA Regd.No.PT 14-6-21-23
R.N.I.N.Delhi, Regd No-BIHURD/4136/61

وفا، اخلاص، قربانی، محبت
اب ان لفظوں کا پیچھا کیوں کریں ہم
(جون ایلیا)

حلال اشیاء پر پابندی یوپی حکومت کا نیا شوشہ

رام پنیانی

بی جے پی فرقہ پرستی کیلئے بدنام ہے یہ کسی سے ڈھکی چھپی بات نہیں، جہاں تک بی جے پی کے تخریبی اور فرقہ وارانہ ایجنڈہ کا سوال ہے اس ایجنڈہ پر اگر کہیں بطورِ خاص استعمال ہوتا ہے تو وہ آبادی کے لحاظ سے ہندوستان کی سب سے بڑی ریاست اُتر پردیش ہے۔ یوپی کی یوگی حکومت وقفہ وقفہ سے ایسے اقدامات کرتی ہے جو حقیقت میں فرقہ وارانہ ہم آہنگی کیلئے انتہائی نقصاندہ ہیں۔ اب اُتر پردیش کی بی جے پی حکومت نے ایک نیا تخریبی ایجنڈہ اپنایا ہے، حکومت اُتر پردیش تصدیق شدہ حلال خوردنی اشیاء (کھانے پینے کی اشیاء) کی فروخت پر پابندی عائد کررہی ہے۔ یوگی حکومت نے صاف طور پر کہہ دیا ہے کہ ریاست میں ایسی اشیاء پر جنہیں حلال ہیں کا سرٹیفکیٹ دیا گیا ہے ان کی فروخت پر پابندی عائد کی جائے گی، اس ضمن میں وہ عجیب وغریب منطق پیش کرتی ہے۔ آگے کی سطور میں ہم اس کی منطق کے بارے میں آپ کو بتائیں گے۔ آپ ذرہ غور کیجئے کہ یہ ایک ایسی ریاست میں ہورہا ہے جس نے ملک کے سب سے زیادہ وزرائے اعظم دیئے ہیں، جہاں ایودھیا اور کاشی جیسے اہم مذہبی مقامات واقع ہیں اور جنہیں ہندو بہت مقدس مانتے ہیں۔ حکومت کے مذکورہ منصوبہ سے ایسا لگتا ہے کہ اس نے 2024 کے عام انتخابات سے قبل ایک نیا مسئلہ چھیڑا ہے اور وہ چاہتی ہے کہ ایک ایسے موضوع کو جو کسی بھی طرح مسئلہ نہیں ہے ایک مسئلہ بنا کر اس کا بھرپور سیاسی فائدہ اُٹھایا جائے۔ جہاں تک رائے دہندوں کا سوال ہے وہ معاشی سُست روی اور بیروزگاری کے ناقص ریکارڈ کے باعث پریشان ہوکر دور ہٹنا چاہتے ہیں۔

ایسا محسوس ہوتا ہے کہ انہیں یوپی میں متحرک کرنے کیلئے مذہبی بنیاد پر لوگوں کو تقسیم کرنے جیسے مسئلوں کی کوئی کمی نہیں ہے۔ اس کی شروعات کئی دہوں قبل رام مندر کے مسئلہ سے ہوئی تھی لیکن اب یہ سیاست کاشی وشواناتھ مندر مسئلہ میں تبدیل ہورہی ہے۔ گوشت اور گوشت کا استعمال باقاعدگی سے سرخیوں میں آرہا ہے جبکہ کچھ لوگ اس بات کو نوٹ کرتے ہیں کہ کسی طرح ریاست اُتر پردیش آوارہ مویشیوں کے مرکز میں تبدیل ہوگئی ہے۔ ان آوارہ مویشیوں کو سڑکوں پر گھومنے پھرنے کی اجازت ہے۔ سڑکوں پر ان آوارہ مویشیوں کے گھومنے پھرنے سے عوام کو پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور راستے سے گذرنے والی گاڑیوں اور اس میں سفر کرنے والے لوگوں کیلئے حادثات کے خطرات میں اضافہ ہوجاتا ہے اور یہ گاڑیاں ان جانوروں کے باعث حادثات کا شکار ہوجاتی ہیں۔ دوسری طرف چھاپہ مار کر کسانوں کو معاشی نقصان پہنچاتے ہیں۔ مویشیوں خاص کر گائیوں کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ یہ کھیتوں کو تباہ کردیتی ہیں۔ جہاں تک آوارہ مویشیوں کا سوال ہے عوام ان جانوروں سے نالاں ہیں ایک تو یہ کھڑی فصل کی تباہی کا باعث بنتے ہیں دوسرے گائے کا گوشت کھانے کے الزامات کے نتیجہ میں معاشرہ میں نفرت وعداوت یہاں تک کہ قتل وغارت گری کا بھی باعث بنتے ہیں۔ ذبیحہ گاؤ اور بڑے جانور کا گوشت کھانے کے مسئلہ پر اُتر پردیش میں بے شمار لوگوں کو اپنی زندگیوں سے محروم ہونا پڑا، اس ضمن میں محمد اخلاق، حافظ جنید اور راکبر خان کے بشمول دوسرے کئی مسلمانوں کے قتل کی مثالیں ہمارے سامنے ہیں اور قتل کے ان واقعات نے ان کے اپنے خاندانوں کو صدمہ سے دوچار کردیا لیکن حکمرانی کرنے والوں کی گوشت کا مسئلہ اُٹھانے سے متعلق بھوک کم نہیں ہوئی بلکہ گذرتے وقت کے ساتھ اس میں اضافہ ہی ہوتا جاتا ہے۔ اُتر پردیش میں جب بھی فرقہ وارانہ سیاست کو اُٹھایا گیا اس کا خمیازہ ریاست کے عوام کو بھگتنا پڑا۔ مثال کے طور پر یوپی میں جب خود ساختہ لو جہاد کا نعرہ بلند کیا گیا تو آپ اور ہم تمام نے دیکھا کہ 2013 میں کس طرح مظفر نگر میں تشدد برپا ہوا، اور بے شمار بے قصوروں کی جانیں گئیں۔ دوسری طرف یوگی آدتیہ ناتھ عہدہ چیف منسٹری پر 2017 سے فائز ہیں اور تب سے ریاست میں اس طرح کے مسائل میں صرف اضافہ ہوا ہے۔ اشتعال انگیز تقاریر اور بیانات دینے والوں کی تعداد میں اضافہ کے ساتھ ساتھ ان اشتعال انگیز بیانات و تقاریر کے نتیجہ میں ماحول زہرآلود بھی ہوا۔ یوگی حکومت نے گائے کے گوشت کی دکانات پر دھاوے کئے جس نے مسلمانوں اور دلتوں کے ایک طبقہ کی معیشت کو تباہ و برباد کرکے رکھ دیا۔ اس کے علاوہ یوگی حکومت میں بلڈوزر سے انصاف کروانے کے نتیجہ میں پہلے ہی سے کمزور اور مظلوم طبقات بالخصوص مذہبی اقلیتوں پر بھیانک اثرات مرتب ہوئے (یوگی حکومت پر بار بار یہ الزام عائد کیا گیا کہ وہ صرف اور صرف مسلمانوں کو نشانہ بنانے بلڈوزر کا استعمال کرتی ہے جبکہ کئی ایسے واقعات پیش آچکے ہیں جہاں بلڈوزر استعمال کرنے کی ضرورت تھی مگر چونکہ معاملہ غیر مسلم کا تھا ایسے میں وہاں بلڈوزر نہیں چلائے گئے باالفاظ دیگر یوپی میں بلڈوزر کا بھی چنندہ طور پر استعمال ہورہا ہے اور چن چن کر مسلمانوں کو نشانہ بنایا جارہا ہے)۔

> ”دلچسپی کی بات یه هے که کھانے پینے کی جن اشیاء کیلئے حلال سرٹیفکیٹ جاری کئے گئے هیں ان پر پابندی کا اطلاق صرف مقامی مارکٹ پر هوگا لیکن جو اشیاء اکسپورٹ کی جاتی هیں انهیں اس پابندی سے مستثنیٰ رکھا گیا هے کیونکه جن ملکوں کو گوشت اکسپورٹ کیا جاتا هے وهاں گوشت کے استعمال کیلئے حلال سرٹیفکیٹ کا هونا ضروری هے“

دلچسپی کی بات یہ ہے کہ کھانے پینے کی جن اشیاء کیلئے حلال سرٹیفکیٹ جاری کئے گئے ہیں ان پر پابندی کا اطلاق صرف مقامی مارکٹ پر ہوگا لیکن جو اشیاء اکسپورٹ کی جاتی ہیں انہیں اس پابندی سے مستثنیٰ رکھا گیا ہے کیونکہ جن ملکوں کو گوشت اکسپورٹ کیا جاتا ہے وہاں گوشت کے استعمال کیلئے حلال سرٹیفکیٹ کا ہونا ضروری ہے۔ جہاں تک حلال کا سوال ہے عربی میں اس کے معنیٰ اسلامی تعلیمات کے مطابق جن چیزوں کے کھانے، پینے یا استعمال کرنے کی اجازت دی گئی ہے وہ حلال ہے۔ گوشت اور گوشت کی اشیاء کے بارے میں جو حلال سرٹیفکیٹ (تصدیق نامے) جاری کئے جاتے ہیں اس کے ذریعہ یہ گیارنٹی دی جاتی ہے کہ جس جانور (گائے، بکرے اور مرغی) کا گوشت آپ کھارہے ہیں انہیں اسلامی طریقہ سے ذبح کیا گیا ہے۔ ہندوستان میں ملک گیر سطح پر کوئی ایسا قانون نہیں جو کہتا ہو کہ حلال گوشت فروخت کرنے کی ضرورت ہے بلکہ یہ کسی بھی فرد کی ترجیحات پر چھوڑ دیا گیا ہے یعنی وہ اپنی پسند کے مطابق کھا سکتا ہے، پی سکتا ہے۔ ایسا گوشت جو اکسپورٹ ہو عام طور پر حلال سرٹیفکیٹ سے متعلق مناسب تنقیح کا متقاضی ہوتا ہے۔ جہاں تک حلال تجارت کا سوال ہے معاشی نقطہ نظر سے دیکھا جائے تو اس کی بہت زیادہ اہمیت ہے اور ہندوستانیوں کو حلال اکسپورٹس کے فروغ سے بہت زیادہ فائدہ ہوا، اور اس کی اہمیت کے حامل تجارتی شراکت داروں میں او آئی سی کے رکن ممالک اور ساؤتھ۔ ایسٹ ایشین نیشنس کے رکن ممالک شامل ہیں۔

بہرحال حکومت اُتر پردیش نے یہ کہتے ہوئے حلال خوردنی اشیاء پر پابندی کو حق بجانب قرار دیا ہے کہ مالی فوائد حاصل کرنے کی خاطر بعض کمپنیوں نے جعلی حلال سرٹیفکیٹس جاری کئے ہیں اور اس کا مطلب یہ ہوا کہ اس طرح کی حرکتوں کے ذریعہ ان کمپنیوں نے مروجہ اُصول وضوابط کی خلاف ورزی کا ارتکاب کیا ہے لیکن کمپنیوں کا دعوٰی ہے کہ انہوں نے اُصول وضوابط کی پابندی کی ہے۔ حدتو یہ ہے کہ حلال سرٹیفکیٹس کی اجرائی کے معاملہ میں جعلی سرٹیفکیٹس جاری کئے جانے کے الزامات عائد کرنے کو بھی مذہبی رنگ دے دیا گیا ہے اور یہ کہا جارہا ہے کہ ان کمپنیوں نے سماجی عداوت کو فروغ دینے کا کام کیا ہے، مفاد عامہ کو نقصان پہنچایا ہے۔

☆ اس دائرہ میں سرخ نشان کا مطلب ہے کہ آپ کی خریداری کی مدت ختم ہوگئی ہے، فوراً آئندہ کے لیے سالانہ زرتعاون ارسال فرمائیں، اور منی آرڈر کوپن پر اپنا خریداری نمبر ضرور لکھیں، موبائل یا فون نمبر اور پتے کے ساتھ پن کوڈ بھی لکھیں، مندرجہ ذیل اکاؤنٹ نمبر پر آپ سالانہ یا ششماہی زرتعاون اور بقایہ جات بھیج سکتے ہیں، رقم بھیج کر درج ذیل موبائل نمبر پر خبر کردیں۔ **رابطہ اور واٹس اپ نمبر 9576507798**
A/C Name: THE NAQUEEB, A/C No: 10331726168, Bank: SBI, Branch J.C. Road, Patna, IFSC Code: SBIN0001233
نقیب کے شائقین نقیب کے آفیشیل ویب سائٹ **www.imaratshariah.com** پر بھی لاگ ان کرکے نقیب سے استفادہ کرسکتے ہیں۔ (**محمد اسعد اللہ قاسمی منیجر نقیب**)
WEEK ENDING-25/12/2023, Fax : 0612-2555280, Phone:2555351,2555014,2555668, E-mail: naqueeb.imarat@gmail.com, Web. www.imaratshariah.com,
نقیب قیمت فی شمارہ -/8 روپے ششماہی -/250 روپے سالانہ -/400 روپے

Print & Design by : Azimabad Printers, Patna-06 # 8434419421

Scanned with CamScanner